تاریکی سے روشنی کی طرف

تبلیغی جماعت کی سچی داستان



محبوب علی خان سیفی

منجانب: ایک بندۂ خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

پس خادم الاولیاء و العماء حقانی فقیر سید احمد علی شاہ صاحب عرض پرداز ہے کہ یہ بات اظہر من الشمس معلوم ہے کہ امت مرحومہ اصحاب کرام کے زمانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی کے مطابق "ستفرق امتی" ہر دور میں ایسے بہت سے فرقے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اسلامی جمعیت کا شیرازہ بکھیرنے کی بے انتہا کوششیں کیں اور اسلام کی مضبوط عمارت کو تباہ کرنے کی مساعی کیں اور بہت سے نیم خواندہ مسلمانوں کے عقائد متزلزل کئے۔ اس بناء پر ہر زمانے میں اہل سنت والجماعت حقانی علماء نے ان باطل فرقوں کی عملی، تقریری، تحریری تردید کمال وجہ سے کی اور ان کے باطل عقائد پر تمام امت کو خبردار کیا۔

اسی طرح ہمارے زمانے میں شیخ نجدی کے باطل عقائد کی اشاعت کا غلبہ پیدا ہوا ہے۔ اولیائے کرام تو درکنار حضور علیہ السلام کی مقدس روضے کی زیارت کو جانا بھی شرک کہتے ہیں۔ درود شریف پڑھنے کو جوکہ قرآن کریم کا منصوصی حکم ہے۔ گناہ بلکہ زنا سے بھی بدتر کہتے ہیں۔ سلف صالحین اور آئمہ اربعہ کی تقلید کو بھی شرک کہتے ہیں۔ دعا کو خصوصاً دعا بعد الصلوۃ کو لغو اور بے فائدہ کہتے ہیں۔ گویا کہ ان کو خدا سے کوئی احتیاج نہیں ہے اور اللہ پاک سے سوال کرنے سے اپنے آپ کو مستغنی جانتے ہیں قرآن پاک میں مشرکین کے متعلق جتنی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ وہ مسلمانوں پر منطبق اور چسپاں کرتے ہیں۔

جیسا کہ بخاری شریف میں خوارج کے باب میں ذکر ہوا ہے۔

کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین بخاری شریف۔

خوارج وہ آیتیں جو کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ یعنی خوارج، زنادقہ، مرجیہ جبریہ وہ لوگ ہیں کہ جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔

خوارج وہابیوں کے حق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الخوارج کلاب النار۔ یعنی خوارج جہنم کے کتے ہیں۔ اھل البدع شر الخلق و الخلیقہ بدمذہب تمام مخلوق اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بدمذہبوں کے بارے میں فرما چکے ہیں۔

ان مرضو افلا تعو دوھم وان ماتوا فلا تشھدھم وان لقیتمو ھم فلا تسلموا ھم ولا تجالسلوھم ولا تشار بوھم ولا تواہ کلوھم ولا تنا کحوھم ولا تصلو علیھم ولا تصلوا معھم (ابن ماجہ)

اور اگر بدمذہب بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت پہ نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائے۔ تو اس کے مومن ہونے کی گواہی مت دو اور اگر ملاقات ہوجائے۔ تو ان سے سلام مت کرو۔ اور ان کے ساتھ مت بیٹھو۔ نہ ہی ان کے ساتھ پیؤ۔ نہ ان کے ساتھ کھاؤ۔ اور نہ ہی ان کے ساتھ نکاح کرو۔ نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ نہ ہی ان کے ساتھ نماز پڑھا کرو۔ تنقیح الحامد باب الردۃ میں صفحہ ۱۰۳ میں لکھتے ہیں۔

اعلم ان ھؤلاء الکفرۃ والبغات الفجرۃ اجمعو بین اصناف الکفر والبغی والعناد و انواع الفشق والزندیقۃ والالحاد ومن شک فی کفر ھم الحاد ہم و جوب قتالھم فھو کافر مثلھم۔

کہ یہی کافر۔ باغی اور نافرمانوں نے جمع کیا ہے۔ اقسام کفر بغاوت اور بدبختی کے اور اقسام فسق اور زندیق والوں کے اور کفر کے اور جو کوئی شک کرتا ہے۔ ان کے کفر میں تو وہ بھی کافر ہے اور ان کے دین سے نکلنے میں اور ان کے وجوب قتل میں وہ بھی کافر ہے۔ بمثل ان کے (بحوالہ الاثبات الاغراض ص ۳۶ مفتی صوبہ سرحد قاطع الخبدیث والوہابیت حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب الانتقام التحقیق میں ذکر کیا ہے کہ ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی دونوں زندیق ہیں۔ تو لازم ہوئے ان کے اوپر حکم زندیقیت کے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زندیقوں کو آگ میں جلادیئے تھے۔ یعنی آگ کے کنویں میں پھینک دیئے تھے۔ (بخاری شریف ص ۱۰۲۳)

بحوالہ الانتقام التحقیق ص ۳۵-۲۴-۱۹ یہ وہابی بہت وجوہ سے کافر ہیں۔ ومن

وجوہ الکفر انھم یستخفون الدین ویستھزئون بالشرع المبین تنقیح الحامدیہ ص ۱۰۳ جلد ا

اور بعض وجوہ کفر میں سے ان کا توہین کرتے ہیں دین کے ساتھ اور مسخرے کرتے ہیں شرع واضح کے ساتھ (یعنی احکام دین اور شرع کے ساتھ) جیسا کہ صدقہ مردوں کے لئے بہ نیت ثواب اور دورۂ اسقاط۔ اور جہراً" درود' سلام کے ساتھ وغیرہ وغیرہ بحوالہ' اثبات الاغراض ص ۳۷

ومنھا انھم یستحلون المحرمات ویھتکون المحرمات۔ (تنقیح الحامدیہ ص ۱۰۳ جلد ا روۃ

خدا کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال کہتے ہیں اور قابل احترام اشیاء کی اہانت کرتے ہیں جیسے کہ انبیاء علیہم السلام کے تبرکات۔ بحوالہ اثبات الاغراض ص ۳۷

ومنھا وقول ابن تیمیہ بالجسمیہ والجھتہ والانتقال وانہ بقدر لااصغر ولااکبر تعالی اللہ عن ھذا لافتراء لشنیع القبیح والکفر البراح الصریح (الفتاوی حدیثیہ ص ۵۸)

اور ان کی وجوہات کفر میں سے ایک یہ قول ابن تیمیہ کا اللہ تعالی کے جسم پر ثبوت ہے۔

محبوب علی خان صاحب تقریبا بارہ سال تک تحریک رائیونڈ میں رائیونڈیوں کے ساتھ منسلک رہے۔ لیکن جب ان کے تقدیر کا ستارہ چمکا تو اس نے ایک پیر کامل' مکمل انسان سے بیعت کی۔ جو دور حاضر کا مجدد اور رہنما ہے۔ خواجہ خواجگان الحاج حضرت سیف الرحمن آخندزادہ پیرارچی کے نام سے موصوف ہے۔ جن کی مبارک زندگی اسوۂ حسنہ کا آئینہ دار قرآن مجید کی علمی تفسیر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تشریح ہے جن کی خداداد صلاحیت عمل و اخلاص نے کئی لاکھ مردہ دل زندہ کئے۔ سینکڑوں فاسق' فاجر جابر اور ظالم قسم کے لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کردیا۔ اس کے علاوہ سینکڑوں جید جید علماء نے فیض حاصل کرکے راہ سلوک اختیار کرلیا ہے۔ تہہ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالی حضرت قبلہ آخندزادہ سیف الرحمن پیرارچی کو حیات خضری عطا فرمائے۔ آمین

محبوب علی خان بھی ان سے چاروں طریقوں میں فیضیاب ہوئے ہیں۔ دور حاضر میں حضرت محبوب علی صاحب اہل سنت والجماعت کے بے مثال اور مخلص مبلغ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پتنگ اور شیدا ہے وہابیوں رائیونڈیوں کے لئے آسمانی بجلی کی مانند ہے۔

تمام اہل سنت والجماعت کو التماس ہے۔ جو بھی رائیونڈیوں کے احوال، کردار معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے اس رسالہ کی ورق گردانی ضرور کرنی چاہئے۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

محررہ کاتب الحروف فقیر سید احمد علی شاہ سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

پس عرض کرتا ہے خادم الاولیاء والعلماء فقیر محبوب علی خان ولد فضل معبود خان کہ ۱۹۶۸ء میں ہمارے گاؤں میں رائے ونڈ سے جاری شدہ تحریک کی ایک جماعت آئی' یہ لوگ اپنے آپ کو مبلغین ظاہر کرتے تھے ہمارے گاؤں والوں کے لئے اس تحریک کے لوگوں سے ملنے کا یہ پہلا موقع تھا' اس سے پہلے ہمارے گاؤں کے لوگ اس تحریک کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے' اس وجہ سے تمام لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے اور بہت شوق سے ان کی باتیں سننے لگے' میں بھی ان لوگوں میں سے ایک تھا' انہوں نے جو کچھ کہا وہ میں نے سنا' اس وقت میری عمر تقریباً "چودہ برس تھی' میرا ذہن اتنا پختہ نہیں تھا کہ ان کی باتوں سے حق و باطل کی تفریق کرتا' اور گاؤں کے علماء نے ان کی جانب کوئی توجہ نہ کی اور نہ ہی ان کے غلط یا صحیح ہونے کے بارے میں گاؤں والوں کو کوئی رائے دی۔

ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ لباس خضر میں ابلیس ہوں گے یہ تو بعد میں معلوم ہوا مگر اس وقت ان کی وضع قطع اور ان کا انداز تبلیغ میرے دل پر اثر انداز ہوا' ویسے بچپن ہی سے مجھے مذہب کے ساتھ لگاؤں تھا' اور اسی لئے میں نے ان کے ساتھ جانے کا ارادہ کرلیا۔ میرے اسکول کے ماسٹر بھی اسی تحریک سے تعلق رکھتا تھا اس لئے میں اپنے ماسٹر صاحب کے ساتھ شب جمعہ کو مرکز میں چلا گیا۔ وہاں پر انہوں نے مجھے مزید تین دن کے لئے مجبور کیا اور مجھے ایک جماعت کے ساتھ بٹ خیلہ سے نیچے "نخار" گائن میں بھیج دیا' اس سہ روزہ میں مجھے کچھ بھی سمجھ نہ آیا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں اور ان کا کیا مقصد ہے۔ کچھ دنوں کے بعد میں پھر ان کے ساتھ تین دن کے لئے چلا گیا' اس مرتبہ سوات کے گاؤں "بروزر ٹیلہ" بھیجا گیا تو اس وقت اتنی بات سمجھ آئی کہ ان کے اس کام میں یہ چھ باتیں یا چھ نمبر نہایت ضروری ہیں۔ (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) علم و ذکر (۴) اکرام مسلم (۵) صحیح نیت (۶) تبلیغ

یہ لوگ ہر نمبر کا مقصد اور فضیلت بیان کرتے ہیں' لیکن ان تین دن میں یہ بھی یاد نہ ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد غالباً "۱۹۷۰ء میں کالو خان نامی گاؤں جو کہ ضلع مردان میں واقع ہے میں اجتماع کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے چھوٹی چھوٹی کئی جماعتیں اردگرد کے دیہاتوں میں بھیجی گئیں' مجھے دس دن کے لئے "تولا ندی" نامی گاؤں میں بھیجا گیا۔ میں نے ان دنوں میں ان کے چھ نمبر یاد کر لئے تھے' یہ چھ نمبر ایک تقریر ہے جو ہر رائیونڈی کو یاد ہوتی ہے۔ دوران تقریر انہی نمبروں کو دہراتے رہتے ہیں' رائیونڈی بزرگوں کا یہ کہنا ہے کہ بیان میں یہی نمبر ہمارا ٹارگٹ ہوں گے۔ اگر ان سے ہٹ کر کچھ بیان کرو گے تو غرق ہو جانے کا خطرہ ہے اس کے لئے وہ ریل گاڑی کی مثال پیش کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ جب ریل گاڑی پٹڑی پر جاری ہوتی ہے تو وہ منزل تک پہنچ جاتی ہے' اور جب پٹڑی سے اتر جاتی ہے تو خود بھی تباہ ہوتی ہے اور مسافروں کو بھی ساتھ تباہ کر دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رائے ونڈی چاہے نیا ہو یا پرانا اس کے بیان کی گاڑی انہی چھ نمبروں کے گرد گھومتی ہے۔ کالو خان کے اجتماع سے واپسی کی بعد ایک طویل عرصے تک میں ان کے ساتھ نہ جا سکا' اس وقت تک تبلیغی جماعت سے مجھے نہ کوئی شکایت تھی اور نہ اختلاف بس سستی اور کاہلی کے سبب ان کے ساتھ نہ جا سکا' ہاں تحریک کے لوگ مجھ سے ملتے رہتے تھے۔

پھر ایک دفعہ تیمر گرہ ضلع دیر میں ان کا اجتماع ہو رہا تھا میرے گاؤں کے رائے ونڈی میرے پیچھے پڑ گئے اور اصرار کر کے مجھے تیمر گرہ ضلع دیر کے اجتماع میں لے گئے۔

اجتماع تیمر گرہ ضلع دیر

یہ اجتماع ۱۹۷۱ء میں تیمر گرہ کے مقام پر منعقد ہوا' ان دنوں رائے ونڈی تحریک عروج پر تھی تقریباً" ہر کان تک ان کی آواز پہنچ چکی تھی۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے انہوں نے ہر گاؤں میں کچھ بندے

مقرر' کر دیئے تھے ہمارے گاؤں میں بھی کچھ آدمیوں کا تقرر کیا گیا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اجتماع میں آئیں اس اجتماع میں کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ رائے ونڈ کے بزرگ بھی اس اجتماع میں آئے تھے اس اجتماع میں کوئٹہ کے ایک قاری صاحب اور شوہ گاؤں کے مولوی صاحب بھی تھے۔

یہ اجتماع تین دن تک رہا' ان تین دنوں میں مجھے اس تحریک کے بارے میں جو اندازہ ہوا وہ یہ ہے کہ پہلے پہل یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس تحریک کو سمجھنے کے لئے چار ماہ کا عرصہ درکار ہے اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے چار ماہ زندگی میں ایک دفعہ لگائیں اور دعوت کا کام سیکھیں جو شخص چار ماہ ان کے ساتھ گزارے تو پھر یہ اس سے چالیس دن لگانے کا مطالبہ کرتے ہیں اور چالیس دن کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ انسان چالیس دن تک رحم مادر میں ہوتا ہے۔ دوسرے چالیس دن خون کا قطرہ رہتا ہے' تیسرے چالیس دن کے بعد انسان کی شکل بن جاتی ہے اور اسی طرح مزید چالیس دن کی توجیہیں کرتے رہتے ہیں اور آدمی کو اپنے ساتھ لگائے رکھتے ہیں تاوقتیکہ وہ پختہ ہو جائی اور ان کے عقائد باطلہ کو تسلیم کرنے لگ جائے کیونکہ اپنے خاص عقائد تو یہ بعد میں بتاتے ہیں ابتدا سیدھی سادی باتیں کر کے یہ بندے کو پھنساتے ہیں۔ عالم کے لئے نو مہینے ہیں اس لئے نو مہینے میں مادر رحم میں مکمل انسان بن جاتا ہے۔ اس طرح عالم جب ہمارے ساتھ نو مہینے صرف کرے تو اس سے ہی مکمل انسان بن جاتا ہے اور عام آدمی چار مہینوں میں صرف انسانی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

ان کی لچھے دار باتوں نے میرے دل میں بھی چالیس دن لگانے کی رغبت پیدا کر دی مگر والدین کی اجازت کے بغیر میں ان کے ساتھ نہیں جا سکتا تھا اور مجھے والدین نے ان کے ساتھ جانے کی اجازت نہ دی اس لئے میں واپس اپنے گاؤں آ گیا اور والدین کے ساتھ گھریلو کام کاج میں ہاتھ بٹانے لگا۔

مگر اس کے ساتھ ساتھ تحریک کے مقامی معاملات میں بھی شریک ہوتا یعنی گشت تعلیم شب جمعہ اور مشورہ وغیرہ اور کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہا خصوصاً" تبلیغی نصاب جس کا نام ابھی تبدیل کر کے فضائل اعمال رکھا گیا ہے یہ کتاب چند رسائل پر مشتمل ہے حکایات صحابہ' فضائل تبلیغ' فضائل ذکر' فضائل

قرآن، فضائل رمضان، فضائل نماز اور فضائل درود شریف ابھی فضائل درود شریف کو کتاب سے نکال دیا گیا ہے۔

پھر کچھ دنوں بعد والدین سے اجازت لے کر چالیس دن کے لئے ان کے ساتھ چلا گیا، یہاں یہ لوگ جو بات بھی کرتے رائے ونڈی بزرگوں کی طرف منسوب کرتے، رائے ونڈی بزرگوں اور رائے ونڈ مرکز کی یہ لوگ ہمیشہ ہر جگہ تعریف کرتے، اسی لئے میرے ذہن میں رائے ونڈ مرکز اور وہاں مقیم لوگوں کا ایک اچھا خاکہ بنا ہوا تھا، اور رائے ونڈ جانے کی بڑی خواہش تھی جو آخر کار پوری ہو گئی۔

رائے ونڈ کا مرکز

صبح کا وقت تھا جب ہم رائے ونڈ مرکز میں پہنچے، اپنے بستر ایک جگہ رکھ دیئے تھوڑی دیر بعد دو آدمی آئے اور ہمیں کہنے لگے ہمارے ساتھ آؤ، وہ ہمیں ایک آدمی کے پاس لے گئے یہ آدمی مسجد کے برآمدے کے بائیں طرف بیٹھا تھا۔ ہمارے ساتھ جو پرانے رائے ونڈی تھے وہ اس شخص کے ساتھ بڑے ادب واحترام سے ملے میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں اس نے جواب دیا کہ یہ شاہ جہان صاحب ہیں جنہوں نے تمام عمر اللہ کے راستے میں وقف کر رکھی ہے اور بڑے جاں نثار آدمی ہیں۔ شاہ جہان صاحب نے ہمیں رائے ونڈ مرکز میں وقت گزارنے کے طریقے بتلائے کہ یہاں پر فضول وقت نہ گزاریں اور شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے شیطان بہت کوشش کرتا ہے کہ تمہارے اوقات خراب کرے تم تو یہاں پیسے خرچ کر کے آئے ہو اور شیطان بغیر پیسے خرچ کے یہاں آتا ہے اس لئے تم لوگوں کو اپنا اور اپنے وقت کا خیال کرنا چاہئے۔

• اب بھی اندر بیان شروع ہے تم لوگ جاؤ اور بیان سنو، ہم اسی وقت بیان سننے کے لئے چلے گئے۔

پھر جب دوپہر کے کھانے کا وقت ہوا تو میں لنگر خانے میں چلا گیا لنگر خانے میں پہنچ کر مجھے حیرت ہوئی کہ وہ

لوگ جنہیں میں نہایت خوش اخلاق اور مہذب سمجھتا تھا جو کہ نون دین کی تبلیغ کرتے اور لوگوں کو انسانیت سکھاتے تھے ان کا یہ حال تھا کہ ایک ایک روٹی کے لئے لڑ رہے تھے ایک دوسرے پہ جھپٹ رہے تھے ہر شخص دوسرے سے پہلے روٹی حاصل کرنے کی دوڑ میں لگا ہوا تھا کسی شخص کو تہذیب و شرافت کا پاس نہ تھا۔

عشاء کی نماز کے مولوی ظاہر شاہ صاحب نے حکایات صحابہ سے پڑھ کر سنانا شروع کیا ہم لوگ بیٹھے ہوئے سن رہے تھے کہ پرانے ساتھیوں نے اپنے بستر بچھانا شروع کر دیئے اور مسجد میں سونے کے لئے جگہوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ میں نے اپنے گاؤں والوں سے پوچھا کہ یہ لوگ مولوی صاحب کا بیان کیوں نہیں سن رہے، مولوی صاحب کا بیان ہو رہا ہے اور یہ جگہ گھیرنے میں لگے ہوئے ہیں جواب میں مجھے کہا گیا کہ یہ لوگ تبلیغ کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ہمارا اصول یہ نہیں، تو میں سمجھ گیا کہ یہ سارے اصول نئے لوگوں کے لئے ہیں۔ پرانے جو چاہیں کرتے پھریں، میرے ساتھی سمجھ گئے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں آئی تو فوراً "مجھ سے کہنے لگے کہ دیکھوں یہاں نئے آدمی شیطان بہت وسوسے ڈالتا ہے اور اپنے تبلیغی ساتھیوں نے عیوب دکھتا ہے تاکہ یہ نیا شخص اس عظیم کام سے محروم ہو جائے، ان کی اس تسلی سے میں خاموش ہو گیا چونکہ میں نیا آدمی تھا اور ان کی وہ باتیں سمجھنے سے قاصر تھا جو اہل سنت والجماعت کے خلاف تھیں۔ لیکن ظاہری اور عام غلطیوں کو سمجھتا تھا، جیسا کہ کوئٹہ (بلوچستان) میں ہم مسجد تو بہ گئے رمضان المبارک کا مہینہ تھا، وہاں کے ایک مقامی عالم جو کہ قاری صاحب کے نام سے مشہور تھے قرآن پاک کا درس دے رہے تھے ہمارے امیر صاحب کو ان کا درس بڑا ناگوار گزرا فوراً "دو آدمی کوئٹہ کے مرکز صدیقیہ مسجد میں بھیج دیئے کہ ہم کیا کریں؟ یہاں تو درس قرآن ہو رہا ہے ہم درس قرآن میں بیٹھیں یا کہ دوسری مسجد میں چلے جائیں تو مرکز والوں نے جواب دیا کہ قاری صاحب کے درس قرآن میں نہ بیٹھیں بلکہ دوسری مسجد چلے جائیں۔ آج امت کو درس قرآن شریف کی نہیں بلکہ دعوت کے کام کی اشد ضرورت ہے، میرے یہ چالیس دن جیسے بھی تھے گزر گئے مگر میں اس دوران تبلیغ

کی حقیقت کو نہ سمجھ سکا۔ میرے ذہن میں اس تبلیغی کام کا جو نقشہ تھا اس کے خلاف ہی پایا وہ چھ نمبر جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں' چالیس دن تک انہی چھ نمبروں کو سنتا رہا اور اس عرصے میں اتنا سمجھ میں آگیا کہ یہ اوپر سے لے کر نیچے تک سب جاہل ہیں اور ان کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔

چالیس دن لگانے کے بعد جب میں گھر واپس آگیا تو یہ لوگ پھر میرے پیچھے لگ گئے کہ تم اپنی مسجد میں تعلیم اور گشت کا سلسلہ شروع کرو' ہمارے محلے کی مسجد میں پہلے یہ رائے ونڈی تبلیغ منع تھی۔ اسی وجہ سے یہ لوگ کوشش کر رہے تھے کہ یہ کام میرے ذریعے یہاں شروع ہو جائے اور ایسا ہی ہوا میں نے فضائل اعمال سے تعلیم شروع کی اور اس مسجد میں ہفتہ وار "گشت" بھی میں نے ہی شروع کیا جو آج بھی جاری ہے لیکن دوسری طرف میں نے مولانا ذکریا کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا' کتابوں کے مطالعہ سے مجھے ایک بات سمجھ آئی اور وہ یہ کہ جو کام یہ لوگ عملی طور پر کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں تو ان کا ثبوت یا اشارہ کتابوں سے نہیں ملتا۔ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں ایک طرف یہ سوچ میرے اندر پیدا ہو رہی تھی اور دوسری طرف ان کے کام میں برابر شریک تھا' وجہ یہ تھی کہ مجھے کوئی دوسرا راستہ معلوم نہ تھا' اور یہ لوگ بھی مجھے کہتے رہے کہ آج کے دور میں کوئی دوسرا راستہ ہے نہیں سوائے دعوت و تبلیغ کے۔

چار مہینے :

۱۹۷۰ء میں میں ان کے ساتھ چار مہینے کے لئے چلا گیا' ان چار مہینوں میں انہوں نے میری تشکیل مختلف علاقوں میں کی۔ پہلی تشکیل صوبہ سندھ سکھر شہر میں ہوئی' دوسری تشکیل صوبہ بلوچستان مستونگ شہر میں ہوئی' چوتھی صوبہ پنجاب میں تیسری تشکیل ہوئی آخری بیس دن مقیمین کی خدمت میں گزارے (رائے ونڈ مرکز کے سیدھے ہاتھ کی طرف بہت بڑا کمرہ ہے' اسی کو مقیمین کا کمرہ کہتے ہیں۔ مقیمین وہ بزرگ کہلاتے ہیں جو ایک مہینہ رائیونڈ میں گزارے اور دوسرا مہینہ گھر پر گزارے) یہاں

مجھے یہ بتایا گیا کہ یہ بزرگ ہیں ان کی خدمت کرو' خدمت کرنے پر خدا ملتا ہے اور پھر بزرگوں کی خدمت پر ..... سبحان اللہ تم بڑے خوش قسمت ہو کہ ان کی خدمت کا موقع ہاتھ آیا۔ ان کی خدمت میں ہاتھ' پاؤں دبوانا بہت زیادہ تھا اور یہی کام میرے لئے بہت مشکل تھا۔ لیکن میں کیا کرتا تھا' رائے ونڈی جو تھا اور ہمارے بزرگ تھے۔ یہ لوگ فجر کی اذان سے پہلے دودھ پیتے تھے ان کے لئے مطبخ سے میں دودھ لایا کرتا تھا اور ان میں تقسیم کرتا تھا۔ روزانہ مجھے صبح دس بجے رائے ونڈ شہر کے ڈاک خانہ بھیجتے تاکہ ان کے نام آئے ہوئے خطوط کو لے آؤں' اس ڈاک میں زیادہ تر منی آرڈر اور خطوط ہوا کرتے تھے۔ اسی کمرہ میں راولپنڈی کا ایک آدمی تھا جس کا نام خواجہ صفدر تھا پورا دن لکھائی کا کام کرتا تھا مختلف نقشے اس کے پاس تھے بعض اوقات ان کی مطالعہ میں مصروف رہتا تھا۔ ان سے اور بڑے بزرگ دوسرے کمرے میں تھے ان کے کمرے میں میرا جانا منع تھا' وہاں صرف خاص لوگ جاتے تھے۔

اس کمرے میں جو بزرگ تھے ان کے نام عبدالوہاب' مشتاق' جمشید اور احسان وغیرہ تھے اس مسجد کے بائیں طرف دوسرا ہال تھا۔ اس میں بیرونی ممالک کے باشندے رہتے تھے قریب ہی ایک اور کمرہ تھا میں آنے والی جماعتوں کی کارگزاری سنائی جاتی تھی۔ یہ مسجد اور اس کے کمرے اور ہال کچھ اس انداز سے بنائے گئے ہیں یہاں نیا شخص تو در کنار پرانے رائے ونڈ اس کے مکمل احاطے سے واقف نہیں اور نہ ہی کوئی واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

۱۹۷۹ء میں کعبۃ اللہ پر حملہ :

جب میں چار مہینے گزارنے کے بعد واپس گھر آگیا تو چند دنوں بعد مسجد حرام پر حملہ کر کے قبضہ کیا گیا' ان میں سے ایک نے امام مہدی کا دعویٰ کیا مسجد حرام بائیس (۲۲) دن بند رہی۔ اس دوران نہ کسی نے مسجد حرام میں نماز ادا کی اور نہ کسی نے کعبہ شریف کا طواف کیا یہ تو درکنار یہ لوگ حرم شریف میں

اجابت ..... بھی کرتے رہے یہ دنیا کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ مسجد حرام کی اس طرح بے حرمتی ہوئی۔

یہ کس نے کیا؟

یہ حملہ کرنے والے رائے ونڈی ہی تھے جن سے آج سادہ لوح عوام دھوکا کھا رہے ہیں۔ اس بات سے کوئی بھی رائے ونڈی انکار نہیں کر سکتا کہ مکہ مکرمہ میں فاروق صاحب اور مدینہ منورہ میں مسجد نور کے امام مولوی سعید خان کو سعودی عرب کی حکومت نے گرفتار کرلیا اور بھی بہت سے غیر معروف آدمی گرفتار ہوئے۔ جن آدمیوں کا حکومت نے جسمانی ریمانڈ دیا وہ آدمی ریمانڈ کے بعد پولیس والوں کو انفار مسجد لے گئے اور کہا کہ ہمارے دوسرے ساتھی یہ ہیں انفار مسجد سے شب جمعہ کو تمام لوگ گرفتار کرلئے گئے اور پولیس نے ان سے تبلیغی نصاب کے چند نسخے بھی اپنے قبضے میں لے لئے جس پر سعودی حکومت نے پابندی عائد کردی اسی وجہ سے تبلیغی نصاب کا نام تبدیل کر کے انہوں نے فضائل اعمال رکھ دیا۔

کعبہ شریف پر حملہ اتنا منظم اور خفیہ تھا کہ آج تک بہت سے رائے ونڈی اس سے بے خبر ہیں اس سال جو لوگ حج کرنے گئے تھے اور ان کے ساتھ تھوڑا بہت تعلق رکھ لیا تھا ان سب کو معلوم ہے کہ اس سال رائے ونڈی تحریک کے اکثر اکابرین حج کے بہانے پہنچ چکے تھے یہاں تک کہ دنیا کے امیر مولوی انعام الحسن جن کو رائے ونڈی حضرت جی کے نام سے یاد کرتے ہیں مکہ مکرمہ پہنچ چکے تھے اس لئے کہ اس حملے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان کا وجود ہونا ضروری تھا لیکن جب حملہ ناکام ہوا تو انہوں نے واپس آنے میں دیر نہیں کی اور آتے ہی یہ بات مشہور کردی کہ آج مسلمان دعوت کا کام چھوڑ گئے ہیں اس لئے کعبۃ اللہ پر حملے ہو رہے ہیں اس طرح یہ راز صرف خاص الخاص رائے ونڈیوں کے سینوں میں

رہ گیا اور عام رائے ونڈی اس راز کو نہ جان سکے بعض رائے ونڈیوں کو شبہ ہوا تو خاص الخاص رائے ونڈیوں نے ان کو ہدایت کی کہ ان باتوں میں نہ پڑو ورنہ دعوت کا کام کی خیر و برکت سے محروم ہو جائیں گے۔

ٹنڈو آدم شہر میں میری تشکیل!

کچھ ہی عرصے بعد میں پھر ان کے ساتھ چالیس دن کے لئے چلا گیا رائے ونڈ والوں نے میری تشکیل صوبہ سندھ کی شہر ٹنڈو آدم میں کردی اور جماعت کا امیر بھی مجھے مقرر کردیا ایک رات کچھ ساتھی نماز تہجد کے لئے اٹھے، پنجاب کا ایک آدمی جو ہمارا ساتھی تھا اس پر اچانک جذب کی کیفیت طاری ہوگئی اور اس کے منہ سے بے اختیار اللہ ھو اللہ ھو کی صدائیں نکلنا شروع ہوگئیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ شاید میں بزرگ بن گیا ہوں کہ میری امارت میں یہ نیا آدمی کمال تک پہنچ گیا ہے لیکن بزرگی کا یہ خیال زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا اس لئے اس کے دوسرے ساتھی نے مجھے کہا کہ یہ آدمی ایک پیر صاحب کا مرید ہے اور یہ کیفیت اس کی دوسرے پیر بھائیوں پر بھی طاری ہوتی رہتی ہے۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ ذکر کم کیا کریں اس کی بات کے سنتے ہی میں سوچ میں پڑ گیا، اس لئے کہ میں نے اپنی زندگی میں پیر کا نام تک نہ سنا تھا اور نہ ہی پیری مریدی کی باتیں سنی تھیں، اور نہ میرا یہ خیال تک رائے ونڈ کے علاوہ اور بھی کوئی راستہ ہوگا اور پھر ایسا کہ اللہ کی محبت میں انسان مست ہو جائے اسی وقت میرے دل میں پیر طریقت کی تلاش کا خیال پیدا ہوگیا۔

کی مروت

ایک سال بعد ۱۹۸۱ء میں میں پھر چالیس دن کے لئے رائے ونڈ چلا گیا انہوں نے پھر مجھے جماعت کا امیر مقرر کر دیا اور کلی مروت بھیج دیا وہاں ہم جس گاؤں میں گئے تمام حضرات اہل سنت والجماعت کا عقیدہ رکھتے تھے اور پیر صاحبان کی باتیں کرتے تھے۔ ان کی یہ باتیں مجھے اچھی لگتیں تھیں اسی علاقے میں ایک مولوی صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ مولوی صاحب کیا پیر سے بیعت کرنا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب دیا جن کا پیر نہ ہو ان کا پیر شیطان ہوتا ہے اس بات نے مجھے اور حیران کر دیا کہ ہم تمام رائے ونڈی تو شیطان کے مرید ہیں۔

اجتماع کے میدان

کلی مروت سے جب میں رائے ونڈ پہنچا تو سالانہ اجتماع کی تیاریاں شروع تھیں' رائے ونڈ والوں نے مجھے اسی میدان کی خدمت کی غرض سے بھیجا تو وہاں میں حیران رہ گیا' اس لئے کہ اس میدان کے ہر کونے میں بجلی کا ٹرانسفارمر لگ گیا اور اس کے لئے بجلی کی اسپیشل لائن بچھائی گئی لاکھوں گز کپڑا اور بے حساب بانس لائے گئے سینکڑوں لیٹرین بنا دیئے گئے۔ اس میدان کے اندر جگہ جگہ شامیانے نصب ہو گئے اور اکابرین رائے ونڈ یعنی (بزرگوں کے لئے) الگ خیمے لگا دیئے گئے الغرض یہ پروگرام فنڈ کے برداشت کرنے کی بات نہ تھی اور پاکستان کی حکومت کو بھی اتنی فرصت نہیں ہی کہ ہر سال ان کے سالانہ اجتماع پر لاکھوں روپے خرچ کرے اور یہ لوگ چندہ بھی جمع نہیں کرتے نہ عوام سے اور نہ خواص سے۔ ظاہر بات یہ ہے کہ برطانوی امداد ان کے ساتھ ہے' آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ملک انگریز یہاں سے گئے تو بہت سے فتنے چھوڑ گئے کچھ تو ایسے ہیں جن کو ہر شخص اور کچھ ایسے ہیں جن پر خواص کی نظر رہتی ہے عوام اس کو نہیں سمجھتے' اور ان فتنوں میں سے ایک فتنہ رائے ونڈ کا ہے اگر رائے ونڈی تحریک کی تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو ہمیں اس وقت اس تحریک کی ابتداء ہوئی جب انگریز برطانیہ

جا رہے تھے' اجتماع کے اختتام پر میں گھر واپس آ گیا۔

کتاب کا کہنا کچھ اور۔ رائے ونڈیوں کا عمل کچھ اور

ان کی کتاب فضائل اعمال میں مولوی ذکریا صاحب نے تصوف اور پیر کامل سے بیعت کرنے پر بہت بحث کی ہے نمونے کے طور پر اس کا کچھ حصہ بیان کرنا چاہتا ہوں' مولوی ذکریا صاحب لکھتے ہیں کہ ناظرین کی خدمت میں ایک اہم درخواست ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دوستوں سے ربط و تعلق ان کی خدمت میں حاضری' ان کی مجالس میں اٹھنا بیٹھنا دینی کاموں میں تقویت اور خیر و برکت کا سبب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے **الا ادلک علی ملاک هذا الا الذی تصب بہ خیر الدنیا و الاخرہ علیک بمجالس اهل الذکر مشکوٰۃ**

اے میں تمہیں بہت قوت والی چیز نہ بتاؤں جس پر تم دین دنیا کی کامیابیوں تک پہنچ جاؤ گے' وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کی مجلسیں ہیں اور جب تنہا ہو تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر رطب اللسان رکھو "فضائل اعمال" میں اس سے چند سطر آگے لکھا ہے کہ اس تمام تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ پس اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ آدمی اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے ہے تو ان سے زیادہ تعلق رکھنا ان کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ حاضری دینا ان کے علوم سے فائدہ حاصل کرنا' دین کی ترقی کا سبب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی یہی ہے ارشاد عالی ہے "جب جنت کے باغوں سے گزرا کرو تو کچھ حاصل بھی کر لیا کرو تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنت کے باغ کیا چیز ہیں تو محبوب خدا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ علمی مجالس ہیں۔

دوسری حدیث مبارکہ میں کہ ذکر کے حلقے (ذکر کی مجالس) اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کر چکا تھا کہ عالموں کی خدمت میں بیٹھنا ضروری سمجھو

اور حکمائے امت کے ارشادات غور سے سنو کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کی روشنی سے مردہ دلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین بارش سے زندگی پاتی ہے حکمائے دین جاننے والے ہیں نہ کہ دوسرے لوگ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بہترین ہم نشین ہمارے لوگوں کے لئے کون ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دیکھنے سے اللہ کی یاد پیدا ہو جائے جس کی باتوں سے علم میں ترقی ہوتی ہے جس کے عمل سے آخرت کی یاد آجائے پھر آگے لکھتے ہیں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے **یاایھا الذین امنو اللہ و کونو مع الصادقین** پ نمبر ۱۱ ترجمہ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ مفسرین لکھتے کہ صادقین سے مراد یہاں مشائخ عظام اور صوفیائے کرام ہیں جب کوئی ان کے خادموں میں شمار ہو جاتا ہے تو ان کی تربیت اور قوت ولایت کی برکت سے بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتی ہے۔

شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں اگر تمہارے کام دوسے کی مرضی کے تابع نہیں ہو جاتے تو کبھی بھی تم اپنی نفس کی خواہشات کے خلاف نہیں کر سکتے اگرچہ تمام عمر مجاہدہ کرے۔ اسی وجہ سے جب کبھی تجھے ایسا بندہ نظر آجائے کہ اس کا احترام تیرا دل کرے تو اس کی خدمت کیا کرو اور اس کے سامنے مردے کی طرح رہو کہ وہ جس طرح چاہے تم میں تصرف کرے اور تیری اپنی ذاتی کوئی خواہش باقی نہ رہے اس کے حکم ماننے میں جلدی کرو تاخیر نہ ہو اور جس سے منع کرے اس سے بچتے رہو اگر کسب حلال کا حکم دے تو وہ پیشہ اختیار کرو لیکن ان کے حکم کے مطابق نہ کہ اپنی رائے سے 'اگر بیٹھنے کا حکم کریں تو بیٹھ جاؤ اسی وجہ سے ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں کوشش کریں اس لئے کہ وہ تیری ذات اللہ تعالیٰ میں پیوست کریں (فضائل اعمال فضائل تبلیغ فصل سابع)

ایک دوسری جگہ پر لکھتے ہیں' آج خانقاہوں میں بیٹھنے والوں پر ہر طرف سے الزام ہے اور ان کو بد راہ کہا جاتا ہے اور جتنا تیرا دل چاہے آج ان کی برائی کر اور ان کی توہین کر لیکن کل جب آنکھیں کھل

جائیں گی تو اس وقت حقیقت معلوم ہو جائے گی کہ مسجد کی ان دریوں پر بیٹھنے والوں نے کیا کچھ کمایا اور جب یہ منبر اور بالا خانوں پر ہوتے ہیں تو ہنسی مذاق اور گالی گلوچ کرنے والوں نے کیا کچھ کمایا فسوف ترا اذا انکشف الغبار۔ افرس تحت رجلک ام حمار ترجمہ۔ پس جب گرد اٹھ جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ سوار گھوڑے پر سوار تھا یا گدھے پر ان خانقاہوں کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی قدر ہے جن کو آج گالیاں دی جارہی ہیں یہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے جن میں ان کی فضیلتیں ذکر ہوئی ہیں۔ (فضائل اعمال رسالہ فضائل ذکر)

اگر میں ان کی کتابوں پیرو مرشد کے متعلق باتیں نکالنے لگوں تو ان کی ساری کتاب نقل ہو جائے گی لیکن نمونے کے لئے یہی کافی ہے۔

ان کی کتابوں میں تو یہ لکھا ہے لیکن ان کا عمل یہ ہے کہ پیر طریقت کا نام ہی ان کو برا لگتا ہے مجھے ان کی کتاب سے یہی راستہ نظر آیا اور ان کی کتاب ہی انسان کی اصلاح کے لئے تصوف کا راستہ دکھاتی ہے۔ اس میں کسی جگہ بھی یہ رائے ونڈ اور بستری کی تبلیغ نہیں ہے عوام کا تو یہ خیال ہے کہ یہ بات ان کی کتابوں میں ہوگی اور پھر خصوصاً" فضائل اعمال میں ہوگی لیکن افسوس یہ ہے کہ کتاب اور ان کے عمل میں تضاد پایا جاتا ہے یہ رائے ونڈی لوگ شیوخ طریقت کو بہت گھٹیا سمجھتے ہیں اور ثبوت یہ ہے کہ رائے ونڈی کبھی بھی کسی پیر طریقت کا مرید نہیں ہوگا اپنے آپ کو بہت اونچا تصور کرتے ہیں' کہتے ہیں ہم پیغمبری کا کام کرتے ہیں ہمارا یہ تبلیغ کا کام نبیوں والا کام ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک رائے ونڈی اپنی تعریف کر رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا آپ تو بہت بڑے آدمی بن گئے ہیں رائے ونڈی کہنے لگا بڑا آدمی کیا ہوتا ہے نبوت اور پیغمبری کی بات کر' بات تصوف کی ہو رہی تھی کہ تصوف کی طرف میری طبیعت آہستہ آہستہ مائل ہوتی رہی آخر کار میں نے کسی پیر کامل کی تلاش کا ارادہ کر لیا کیونکہ میرا مقصود اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔

مقصود الا اللہ کسی ایک پارٹی کے ساتھ ہونا خواہ مخواہ اپنے جھل پر کھڑا ہونا اچھی بات نہیں۔ جیسا

کہ ابو جہل کی طرح یہ رائے ونڈی کمرے ہیں ان کی جہالت کی ایک مثال میں پیش کرتا ہوں' ان کو کسی مسئلے میں قرآن پاک سے دلیل پیش کی جائے تو یہ لوگ نہیں مانتے جواب میں کہتے ہیں ہم نا سمجھ ہیں ہمیں جو کچھ بزرگوں نے بتایا سکھایا ہے وہی کرتی ہیں ایک طرف قرآن مجید دوسری طرف ان کے بزرگ' فیصلہ آپ خود کرلیں۔

صوبہ سندھ کے باباجی رحمتہ اللہ علیہ

کے دست مبارک پر میرا بیعت

یہ باباجی صوبہ سندھ ضلع خیرپور کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں مقیم تھے۔ یہ گاؤں ان کے والد صاحب کے نام سے (ولی محمد گوٹھ) مشہور تھا لیکن بعد میں باباجی نے اس گاؤں کا نام بدل کر فیض پور رکھ دیا۔ باباجی کا اپنا نام حضرت خواجہ محمد لعل صاحب" تھا اور ان کے والد کا نام ولی محمد تھا۔ لاڑکانہ کے حضرت خواجہ عبدالغفار پیر مٹھا" کے مرید اور خلیفہ تھے۔ باباجی صاحب" ہر سال سوات تشریف لایا کرتے تھے ہمارے گاؤں توتانو بانڈہ کے پیچھے پہاڑوں میں ان کے مرید رہتے تھے یہ لوگ باباجی" کے ہاتھ پر کراچی میں بیعت کر چکے تھے۔ ان کا ایک مرید ہمارے گاؤں میں بھی تھا میں نے اس سے کہا کہ میں کسی پیر طریقت سے بیعت کرنا چاہتا ہوں اس نے مجھے بولا کہ اس موقع پر ہمارا سندھ کا باباجی" سوات میں موجود ہے ان سے بیعت کرلینا اگر آپ راضی ہوں؟ اور کل وہ ہمارے گاؤں تشریف لارہے ہیں میں بہت خوش ہوا اس لئے کہ جو بات میرے دل میں گھوم رہی تھی جس کی مجھے طلب تھی جس پر میں سوچتا رہا کل وہ تصدیق پذیر ہورہی تھی میں نے عرض کیا کل اگر باباجی صاحب" ہمارے گاؤں تشریف لے آئے تو ہماری جگہ یعنی ہمارے ہاں ضرور لے آئیے گا۔ اور اس نے مجھ سے وعدہ کیا اور کہا فکر نہ کریں کل تقریباً" دس بجے کا وقت تھا میں اپنے حجرہ میں بیٹھا تھا کہ اللہ' اللہ کی ندائیں میرے کانوں میں گونج اٹھیں تو میں سمجھ

گیا کہ باباجی صاحب" آرہے ہیں ان کی عادت مبارک یہ تھی جہاں کہیں جاتے تھے تو ساتھ مریدان محترم ذکر بالجہر کیا کرتے تھے۔ میری روح اس وقت بہت بے قرار ہوگی یہ اندازہ وہ آدمی لگا سکتا ہے جو روحانی بھوک اور پیاس رکھتا ہو۔

میں ان کے استقبال کے لئے باہر چلا گیا انہوں نے میرے ساتھ بڑی پیار و محبت سے معانقہ کیا۔ میرے ساتھ میرے غریب خانہ اپنے بھاری اور مبارک قدم اٹھا کر چلے گئے میں پیر و مرشد کے ادب سے ناواقف تھا بلکہ میں پہلے کسی پیر طریقت سے ملا ہی نہیں تھا۔ یعنی ملاقات نہیں ہوئی تھی بیعت کرنا اور ذکر لینا تو دور کنار میں نے ارشاد تا "اپنے گاؤں والے مرید سے پوچھا کہ میں کیا کروں؟ تو اس نے باباجیؒ سے میرا بیعت لینے کے بارے میں عرض کیا۔ اس مہربان اور شفیق انسان نے بغیر کسی تردد کے مجھے مرید بنالیا اور طریقہ نقشبندیہ" میں ذکر کی تلقین کی اس مبارک کی توجہ اتنی تیز تھی کہ میرا قلب اسی وقت ذاکر ہو کر اللہ' اللہ کہنے لگا۔ پھر انہوں نے فرمایا میں نے پشاور میں کسی سے وعدہ کیا ہے اس وجہ سے میں تم لوگوں سے رخصت ہو کر جا رہا ہوں پھر بھی اللہ تعالیٰ کی رضا ہو ملاقات ہو جائے گی اور مجھے اپنا پتہ دے دیا۔ اور فرمایا کہ اس پر خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھو باباجیؒ" رخصت ہوا اور میرا دل ان کے تصور سے معمور ہو گیا میں حیران تھا کہ ایک اجنبی ناآشنا شخص کے ساتھ اتنے کم وقت میں مجھے اتنی محبت کس طرح ہو گئی جتنی محبت زیادہ ہوتی جاتی تھی ذکر میں اتنی ترقی ہوتی جاتی تھی پچھلی زندگی جس میں' میں رائے ونڈی امیر بھی رہ چکا تھا اور رائے ونڈی مجھے بزرگ سمجھنے لگے تھے اور خود میرا نفس بھی بزرگی کا دعویٰ کرتا تھا یہ سب کچھ مجھے بے معنی نظر آنے لگا میں گمراہ شخص تھا باباجی رحمتہ اللہ علیہ نے میری دنیا یکسر بدل ڈالی ایک دن باباجیؒ کو میں نے خط میں یہ شعر لکھا

کس طرح فریاد کرتے ہیں بتادو قاعدہ
اے اسیران قفس میں نو گرفتاروں میں ہوں

اور پھر جب مجھے ان سے مزید فیض حاصل ہوا تو پھر میں نے خط کے سرنامے پر یہ شعر لکھا کرتا تھا۔

فیض پور کے پیر نے بخشا ہے مجھ کو ایسا فیض
کہ ہر وقت حاضر ہے دل ذکر خدا کے واسطے

الہ ڈنڈ ڈھیری والے باباجی سے ملاقات

میں نے سندھ کے باباجیؒ سے بیعت تو کیا مگر رائے ونڈیوں کے ساتھ پھر بھی گھومتا رہا ایک بار منگورہ کے مرکز سے تین دن کی جماعت کا امیر بنا کر الہ ڈنڈ ڈھیری بھیج دیا گیا اس گاؤں میں بھی ایک صاحب طریقت بزرگ رہتے تھے میں فجر کی نماز کے بعد ان سے ملنے کے لئے چلا گیا وہ صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے اور قرآن عظیم کی تلاوت فرما رہے تھے میں بیٹھ گیا جب وہ فارغ ہوئے تو میرے ساتھ مصافحہ کیا پھر پوچھا اے جوان تم کہاں سے آئے ہو میں نے عرض کیا کہ سوات تو تانوبانڈہ سے آیا ہوں انہوں نے پھر پوچھا رات کس کے ہاں گزاری میں نے کہا میں تبلیغی ہوں تبلیغیوں کے ساتھ آیا ہوں اور وہ دوسری مسجد میں رات گزاری' لیکن آپ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا ہوں تاکہ میرے لئے دعا کریں میری ان باتوں پر یہ صاحب بہت غصے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ یہ رائے ونڈی جو چلے لگاتے ہیں بستر پر کمر در بدر گاؤں گاؤں پھرتے ہیں یہ کون سی کتاب میں ہے حضور علیہ السلام نے تو غار حرا میں چلہ کیا تھا یہ اگر طریقہ پیغمبری کے دعویدار ہیں تو ایک چلہ تو ایسا کر کے دکھائیں دوسری بات یہ ہے کہ ان کی تحریک جہاد کے خلاف ہے جہاد کے حق میں جو آیات یا احادیث آئی ہیں وہ یہ لوگ اپنے کام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ رائے ونڈی اس تبلیغ کو اتنا بڑا کام سمجھتے ہیں کہ باقی سارا دین ان کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور کہتے ہیں کہ یہ تبلیغی جماعت کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جو نہ سوار ہوا وہ ڈوب گیا۔

ان صاحب کی باتوں نے میرے دل پہ اثر کیا اس لئے کہ اس نے حقیقت بیان کی جس سے میں آگاہ تھا اور میں نے پہلی دفعہ کوئی شخص دیکھا جو اس طرح تبلیغی جماعت کے خلاف بول رہا تھا۔

شام کے وقت سوات سے ایک بڑا رائے ونڈی الہ ڈنڈ پہنچا نماز مغرب کے بعد اس نے تقریر شروع کی تمام تقریر طنز اور تنقید پر مبنی تھی اہل طریقت صوفیاء کے خلاف بہت سی باتیں کی اپنی اور اپنے کام کی بہت تعریف کی اس کی اس تقریر نے مجھ پر بہت برا اثر کیا ایک طرف تو اپنی چھ نمبری تقریر میں ذکر کے نمبر میں وضاحت سے کہتے ہیں کہ جس نے باشریعت پیر سے وظیفہ لیا ہو اسے پابندی سے پڑھا کریں دوسری

طرف پیروں کی مخالفت کرتے ہیں۔

دوسری تین روزہ تشکیل

میں تین دن کے لئے ایک جماعت کے ساتھ چلا گیا امیر دوسرا آدمی تھا اس امیر نے راستے میں کرامات کی باتیں شروع کردیں اس نے کہا کہ یہ پیر کرامات کے دعوے کرتے ہیں حالانکہ فرعون ان سے بڑا پیر تھا۔ اس لئے اس کی زبان سے بڑے بڑے کام ہوتے تھے رائے ونڈی کے کہنے کے مطابق فرعون جب پانی کو حکم دیتا تو پانی نیچے سے اوپر پہاڑ پر چڑھ جاتا ابھی کوئی پیر ایسی کرامت دکھائے تو ہم مان جائیں گے میں نے کچھ تردید نہیں کی اس لئے کہ اس وقت میں رائے ونڈی تھا یعنی یہ بے غیرتی کی چادر میرے سر پر تھی کہ امیر کے ساتھ اختلاف نہیں کریں گے لیکن یہاں مجھے اچھی طرح معلوم ہوا کہ یہ فرقہ فرعونی فرقہ ہے لہٰذا ضروری ہے کہ فرعونی فرقہ کے خلاف موسوی فرقہ کو تلاش کرنا چاہئے ہم جس گاؤں میں پہنچے اس کی مسجد کے امام صاحب نے نماز کے بعد اجتماعی دعا کی ہمارے امیر نے کہا کہ یہ دعا کرنا غلط ہے اگر یہ دعا ہوتی تو ہمارے رائے ونڈ کے بزرگ بھی کرتے جو کام ہمارے رائے ونڈ کے بزرگ نہیں کرتے وہ دین میں نہیں ہوتا لہٰذا یہ لوگ تو بدعتی اور مشرک ہیں۔

سندھ کے باباجی کا سوات آنا

میری بیعت کے ایک سال بعد باباجیؒ سوات تشریف لے آئے ایک دن ہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے زیادہ باتیں اس طرح کی تھیں کہ میں سوال کرتا اور وہ جواب دیتے تھے میں نے پوچھا کہ ہمارے رائے ونڈی تبلیغ والوں کے کام میں کیا فرق ہے؟ مجھے اچھی طرح یاد ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمارے کام میں اور رائے ونڈیوں کے کام میں زمین آسمان کا فرق ہے میرا خیال یہ تھا کہ باباجی کا مقصد کام کی ترتیب کی

طرف ہے باباجی سمجھ گئے فرمایا کہ ان کا کام ہدایت کی بجائے بندے کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے اور ہمارا کام انسان کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لے جاتا ہے انسان اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست بن جاتا ہے میں نے باباجی کو یہ بات کبھی نہیں بتائی تھی کہ میں رائے ونڈی ہوں یہ بات میں نے چھپا کر رکھی تھی لیکن وہ سمجھ چکے تھے کیونکہ میرے ساتھ اکثر باتیں رائے ونڈیوں سے متعلق کرتے رہے۔

رائے ونڈیوں کے ساتھ ایک سال کا سفر

میں نے ۱۹۸۲ء میں ان کے ساتھ ایک سال کے سفر کا ارادہ کیا سوات کا امیر مجھے رائے ونڈی بزرگوں کے پاس لے گیا تاکہ وہ مجھے دیکھ لیں کہ باہر کے ممالک میں جانے کے قابل ہوں یا نہیں رائے ونڈ کے بزرگوں نے پرتگال پیدل جانے والی جماعت کے لئے منتخب کیا اور کہا کہ اب گھر چلے جاؤ رقم اور پاسپورٹ کا بندوبست کرلینا رقم راولپنڈی کے مسعود احمد زبیری کے نام ڈرافٹ کرنا ڈراف کا کاغذ بمعہ پاسپورٹ خود یہاں رائے ونڈ لے آنا۔ میں ان سے رخصت ہو کر سوات چلا گیا پاسپورٹ بنوایا اور روپے ان کے بتائے ہوئے آدمی کے نام ڈرافٹ کئے اور ڈراف کا کاغذ رائے ونڈ کے بزرگوں کو لا کر دے دیا انہوں نے مجھے کہا کہ رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع کے لئے آؤ گے تو گھر سے رخصت لے کر آنا اجتماع سے ہم جماعتوں کو بھیجیں گے اجتماع کو چند دن ہی باقی تھے میں نے دل میں سوچا کہ سندھ چلا جاؤں باباجی سے رخصت لے لوں کیوں کہ دن کم ہیں پھر کیا معلوم موقع ملے گا بھی یا کہ نہیں۔

رخصت کے لئے سندھ کے باباجی کے پاس جانا

رائے ونڈ کے مرکز سے نکل کر خیرپور کی گاڑی میں سوار ہوا راستے میں مجھے بڑی تکلیف تھی کیونکہ

میں تنہا تھا اور پہلی دفعہ میں اکیلے سفر کر رہا تھا۔ راستے میں پتہ چلا کہ یہ گاڑی خیر پور نہیں بلکہ سکھر جا رہی ہے ساتھ بیٹھے ہوئے مسافروں سے میں نے پوچھا کہ سکھر سے خیر پور کیسے جایا جائے گا ایک مسافر تھا جس کو روہڑی اسٹیشن پر اترنا تھا اس نے مجھے کافی تسلی دی اور کہا گھبراؤ نہیں بہت آسانی سے اپنے مرشد تک پہنچ جاؤ گے رات کو سکھر پہنچ گیا۔ رات اسٹیشن پر گزاری صبح باباجی کے گاؤں روانہ ہو گیا جب میں وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ باباجی کراچی گئے ہوئے ہیں یہ سن کر میں بہت پریشان ہوا اور اسی وقت واپسی کا ارادہ کر لیا باباجی کا ایک بیٹا محمد شبیر جو اس وقت کم سن تھا کہنے لگا رات یہاں گزارو تھکے ہوئے ہو آرام کر لینا لیکن میں نے کہا کہ میں جا رہا ہوں اور باباجی کے نام ایک خط لکھ کر اسے دے دیا۔ اس میں تمام احوال لکھ دیا کہ میں رائے ونڈ کی طرف سے غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے جا رہا ہوں اور فیض پور سے روانہ ہو کر سیدھا سوات چلا گیا۔

باباجی کا خط

میرے جانے میں ابھی چند دن باقی تھے اپنے رشتہ داروں سے الوداعی ملاقاتیں کر رہا تھا اور سامان سفر کی تیاری کر رہا تھا تقریباً جانے سے ایک روز قبل باباجی کا خط موصول ہوا جسے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی مگر خط پڑھنے کے بعد میں سوچ میں پڑ گیا کیونکہ باباجی نے تبلیغ پر جانے سے منع فرمایا تھا ایک طرف سفر کی تیاری مکمل کر چکا تھا دوسری طرف باباجی کی ناراضگی تھی میں اس کشمکش میں پڑ گیا کہ اب کیا کروں کہ نہ رہ سکتا ہوں اور نہ جا سکتا ہوں بالآخر میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ باباجی کو بعد میں راضی کر لیں گے فی الحال چلے جانا چاہیے اس لئے کہ بہت سے لوگوں کو میں بتا چکا ہوں کہ میں جا رہا ہوں اور اب اگر میں نہ گیا تو ان کے قسم قسم کی سوالوں کے جواب دینا پڑیں گے۔

باباجی کے خط کا متن

محترمہ میاں محبوب علی سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا حالات معلوم ہوئے کراچی سے واپس آتے ہی جب آپ کا جانا معلوم ہوا تو بہت افسوس ہوا آپ کو نفس اور شیطان نے دھوکا دیا اور آپ کو معلوم نہ ہوا اور نہ معلوم ہو گا جب تک اس منزل پہ نہ پہنچو گے آپ کو کیا پتہ کہ شیطان کس کس طریقہ سے انسان کو دھوکہ دیتا ہے افسوس تو یہی ہے کہ آپ کو مرشد کی صحبت اور دیدار کے لئے نفس اور شیطان نے ایک منٹ بھی رہنے نہ دیا جس میں حقیقی محبت اور اخلاص پیدا ہوتا ہے لیکن باہر جانے کے لئے ایک سال کے لمبے سفر کے لئے تم تیار ہو چکے ہو جو کہ مرشد کی صحبت کے مقابلے میں ایک معمولی کام ہے اس بات کا آپ کو کیا پتہ کہ مرشد کی صحبت آپ کے لئے اس سفر سے بہت بہتر ہے اللہ والوں نے فرمایا۔ بیت

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ ۔ اللہ والوں کی صحبت میں تھوڑا سا وقت گزارنا سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

گر بہ خواہی ہمنشینی با خدا
گو نشینی در حضور اولیاء

ترجمہ ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا کے حضور بیٹھوں تو جاؤ کسی ولی اللہ کے حضور میں بیٹھ جاؤ۔

میرے پیارے! آپ خوب سوچ لو اور سمجھ لو اگر آپ کو سلوک کرنا ہے اور اخلاص حاصل کرنا ہے تو سوائے مرشد کے مشورے اور اجازت کے آپ کو کوئی کام نہیں کرنا چاہئے ہر بات مرشد سے پوچھ کر اور

اجازت لے کر کرنی چاہئے اگر آپ تماشائی مذہب ہیں تو پھر آپ اپنی مرضی پہ چل سکتے ہیں اس عاجز کا آپ سے کوئی واسطہ نہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا لیکن آپ کا یہ خیال غلط ہے اس لئے کہ خدا نے تو کرم فرما کر آپ کو مرشد کی خدمت میں بھیج دیا لیکن نفس اور شیطان نے آپ کو یہاں ایک منٹ بھی نہ رہنے دیا اور بے قرار ہو کر واپس چلے گئے شیطان کو یہ پتہ ہے کہ مرشد کی صحبت میں طالب کو کیا ملتا ہے اس لئے شیطان نے آپ کے اندر اپنا کام شروع کر دیا اور فوراً" واپس کر دیا' تبلیغ میں ایک سال تک جانے کو تیار ہو گئے اور کوئی فکر نہیں ہے۔

عزیزا تبلیغ رائے ونڈ میں سو سال جاؤ اور پیر کی صحبت میں ایک ساعت بیٹھو یہ ایک ساعت اس سے بہت بہتر ہے اس کے متعلق قرآن شریف حدیث مبارکہ کا حوالہ لکھوں تو خط بہت طویل ہو جائے گا اس لئے یہ مختصر عبارت کافی ہے اللہ تعالیٰ اپنا کرم فرمائیں کہ یہ بات آپ کی سمجھ میں آ جائے۔ آمین ثم آمین

منجانب ۔ فقیر محمد علی غفاری

میں ساری رات سوچتا رہا رات گزر گئی صبح ہو گئی اور میں رائے ونڈیوں کے ساتھ روانہ ہوا دل میں ارادہ کیا کہ رائے ونڈ سے باباجی کے ساتھ خط و کتابت کر کے راضی کر لوں گا اور اجازت بھی حاصل کر لوں گا۔

رائے ونڈ کے مرکز میں چند دن

جب میں رائے ونڈ پہنچا تو سالانہ اجتماع میں دو چار روز باقی تھے اجتماع تک میں اسی مرکز میں رہا پھر اجتماع کے میدان میں بھیج دیا گیا۔ تین دن تک اجتماع رہا اسی اجتماع میں انہوں نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ شامل کر دیا اور ہماری تشکیل یورپ کے لئے کر دی گئی اور ہمیں یہیں بتا دیا گیا کہ ان ان ملکوں میں جانا ہے۔

انگلینڈ' فرانس' اسپین' پرتگال' اٹلی' یوگوسلاویہ' بلغاریہ' ترک' شام' اردن اور سعودی عرب ہماری جماعت کو پرتگال پیدل جماعت کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اجتماع کے آخری دن دعا کے بعد مولوی انعام الحسن اسٹیج پر بیٹھ گئے اور غیر ممالک میں جانے والی جماعتوں سے ملاقات شروع کر دی مولوی جمشید صاحب باری باری لاؤڈ اسپیکر پر ہر جماعت کا نام پکارتے وہ جماعت اسٹیج پر آتی اور مولوی انعام الحسن صاحب سے مصافحہ کرتی اسی طرح ہمارا نمبر آیا مولوی جمشید صاحب لاؤڈ اسپیکر پر آواز دے کر کہنے لگے کہ یہ ایک جماعت ہے جو پرتگال سے پیدل حجاز مقدس جائے گی۔ اب یہ جماعت آ جائے تاکہ حضرت جی صاحب سے مصافحہ کر لیں اور رخصت ہو جائیں ہمارا امیر پہلے اور ہم اس کے پیچھے ایک ایک کر کے جاتے اور مصافحہ کر کے آگے نکل جاتے میری باری آئی میں نے تمام دنیا کے اس امیر کو سلام کیا اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر مصافحہ کیا لیکن سلام کا جواب نہیں دیا یعنی وعلیکم السلام نہیں کہا میں حیران ہو کر رہ گیا کہ یہ اسلام کا دعویدار اور بین الاقوامی تبلیغی جماعت کا امیر اور ان کا یہ عمل' لیکن جب میں نے آنکھ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو اس کا منہ پان سے بھرا ہوا تھا۔ اجتماع کے میدان میں ہم رائے ونڈ کے مرکز آئے یہاں انہوں نے چند دن ٹھہرایا اور مختلف اوقات میں مختلف موضوعات پر ہدایات دیتے رہے۔ رائے ونڈ میں شفیق نام کا ایک بزرگ ہے اس نے ہمیں بلایا اور ایک تقریر کی اس نے اپنی تقریر میں دو باتوں پر زیادہ زور دیا ایک تو اس نے کہا کہ لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ لوگ امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہی عن المنکر نہیں کرتے دیکھو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

ان الصلواۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر نماز فحش اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے دیکھو جب ہم امر بالمعروف کرتے ہیں اور ایک آدمی نمازی بن جاتا ہے تو خود بخود منکرات سے منع ہوا جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز کے ساتھ منع ہو جائے گی تو ہم کیوں منع کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک دن مولانا یوسف نے میرے سامنے اپنے بڑے بڑے علماء کرام سے دریافت کیا کہ میں یہ اپچاس کروڑ والی

حدیث بیان کرتا ہوں یہ صحیح ہے یا غلط ان علماء نے کہا یہ بالکل صحیح ہے ان علماء میں فیصل آباد کے مفتی زین العابدین بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ اگر کوئی اس سلسلے میں تم پر اعتراض کرے تو کسی کی بات کی کوئی پرواہ نہ کرنا یہ بات بالکل صحیح ہے ایک دن ہمیں مولوی جمشید صاحب نے بلایا اور کہا کہ مولوی یوسف کہہ رہے تھے کہ میں اس بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ کہیں ہمارا یہ کام رسم و رواج میں نہ بدل جائے۔ دوسری بات یہ کہی ہے کہ تم لوگوں میں سے جو کوئی حج وغیرہ کا ارادہ رکھتا ہے ہمیں بتادے تاکہ ان کو یہاں چھوڑ دیا جائے اور حکومت کا جو قانون حج کے لئے مقرر ہے اس کے حساب سے چلا جائے۔ کیونکہ ہمارے کام میں دوسرے کام کی نیت کرنا یہ کام کے نہ جاننے کی پہچان ہے ہم تمام خاموش رہ گئے کیوں کہ حج کا ارادہ تو میرا بھی تھا دوسروں کا پتہ نہیں لیکن اس وجہ سے خاموش رہا کہ اگر حج کا کہا تو روک دیا جاؤں گا دوسری بات اس نے یہ کہی کہ کسی سے تحفہ قبول نہ کریں۔ دوسرے دن مشتاق صاحب نے ہمیں بلالیا انہوں نے اولیاء کرام کے خلاف بہت توہین آمیز تقریر کی اپنی تقریر میں انگریزوں کی تعریف کی اور یہودیوں کی مخالفت کی اس سال تیرہ جماعتیں بیرون ملک تبلیغ کے لئے جانے والی تھیں ہر جماعت کے ساتھ ایک برائے نام عالم بھی بھیجا جاتا ہے ہمارے ساتھ بھی ایک عالم کو شریک جماعت بنادیا گیا ان کے حساب میں وہ عالم تھا ویسے وہ بڑا جاہل آدمی تھا عالم صاحب کی جہالتیں آئندہ صفحات پر خود بخود سامنے آتی رہیں گی۔

علماء کو روپے رائے ونڈ کا مرکز دیتا ہے

ہمارے ساتھ جو ملا صاحب تھے وہ ظاہری صورت سے ہی غریب آدمی معلوم ہوتے تھے میں نے ان سے مالی حالت کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے پشاور کے نواح میں ناصر برج نامی گاؤں میں امام تھا لیکن اب وہ امامت بھی نہیں رہی میں نے ان سے پوچھا مولوی صاحب آپ کے پاس اتنے روپے ہیں جن کی

مدد سے آپ بیرون ملک چلے جائیں گے انہوں نے جواب دیا کہ اس راستہ میں یقین کی ضرورت ہوتی ہے روپوں کی نہیں مجھے مخاطب ہو کر بولے کہ تم بیرون ممالک میں جا رہے ہو عالمی سطح پر مبلغ ہو گے اور تمہارا ابھی تک اتنا یقین نہیں کہ سب کچھ اللہ کرتا ہے مخلوق کچھ نہیں کر سکتی میں نے کہا مولوی صاحب یہاں آنے کے لئے جس یقین کی ضرورت ہے تو وہ ہم نے ڈرافٹ کی شکل میں مسعود احمد زبیری کے نام پر بنادیا ہے وہ ہنسے اور کہنے لگے کہ ہمیں یہ یقین تو رائے ونڈ مرکز والے ہی کرائیں گے علماء کو روپے تو مرکز والے ہی دیتے ہیں میں نے کہا کہ یہ تو تیرہ جماعتیں ہیں ہر جماعت میں ایک عالم ہے تو کل تیرہ علماء ہوئے اب ان تیرہ علماء کو مرکز والے روپے دیں گے یا کہ آپ کے کہنے کے مطابق ان کا یقین بنائیں گے اس نے پھر کہا کہ بزرگ دیکھتے ہیں کہ جو عالم غریب ہو تو اس کو روپے دے دیتے ہیں ہر کسی کو نہیں دیتے میں نے پوچھا یہ پارہ چنار کے مولوی عبدالغفور صاحب کیسے ہیں اس نے کہا میں نہیں جانتا غریب ہے یا مالدار اندازہ سے تو بہتر معلوم ہوتا ہے اگلے دن مولوی عبدالغفور کے ساتھ بیٹھا تھا میں نے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ کے روپوں کو کیا ہوا تو انہوں نے کہا کہ مولوی ظاہر شاہ کہہ چکے ہیں کہ روپیہ میں آٹھ آنہ آپ کہیں سے پیدا کریں باقی اللہ پاک دے گا۔ اس کو تو میں نے کچھ نہیں بولا لیکن بات یہ ہے کہ یہ باقی روپے جو اللہ پاک دے گا تو یہ آدھی رقم جو یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ تم پیدا کرو تو یہ بھی تو اللہ پاک ہی دے دے گا۔ دوسرے دن میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالغفور صاحب سینیگال کی جماعت میں شامل ہو کر چلا گیا اور ہمارے مولوی صاحب ہمارے ساتھ گئے رائے ونڈ والوں نے ہمارے مولوی صاحب کو پشاور مرکز بھیج کر کہنے لگے تمہیں وہیں پشاور میں روپے مل جائیں گے اور ویسا ہی ہوا ہم نے چند دن رائے ونڈ میں گزارے اور پھر انہوں نے ہمیں ویزوں کے لئے راولپنڈی مرکز بھیج دیا۔

راولپنڈی اور اسلام آباد

ویزوں اور کرنسی تبدیل کرنے کے لئے ہم راولپنڈی آئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم تبلیغ کا کام بھی کرتے رہے راولپنڈی کے مرکز والے ایک ہفتہ ہم کو راولپنڈی شہر میں رکھا کرتے تھے اور دوسرے ہفتہ کے لئے اسلام آباد بھیج دیتے ایک دن عشاء کے وقت مسعود احمد زبیری آئے کہنے لگے کل آپ تمام انگلینڈ ایمبیسی چلے جائیں' اپنے پاسپورٹ جمع کرائیں' تاکہ ویزے لگ جائیں اور اگر وہ پوچھیں کہ کس مقصد کے لئے جا رہے ہو تو آپ لوگ صاف ستھری بات کریں کہ تبلیغ کی غرض سے جا رہے ہیں اور اگر لندن ایئرپورٹ پر پوچھیں تو وہاں بھی یہی جواب ہو گا کہ تبلیغ کے لئے آئے ہیں کل ہم انگلینڈ ایمبیسی چلے گئے زبیری بھی وہاں پہنچ آئے ہم نے پاسپورٹ دے دیئے ایمبیسی والوں نے کہا کہ دو آدمی رکیں باقی جائیں آپ کے پاسپورٹوں پر جب ویزے لگ جائیں گے تو ہم ان کو دے دیں گے ہم نے ویسا ہی کیا دو آدمی رک گئے اور باقی چلے آئے تقریباً" دو بجے کے وقت وہ دو آدمی آئے پاسپورٹوں پر ویزے لگے ہوئے تھے اسی طرح ہم نے فرانس' اسپین' اٹلی' پرتگال کے ویزے حاصل کئے۔ ویزوں میں کسی قسم کی دشواری پیدا نہیں ہوئی اس لئے کہ پاسپورٹوں کے ساتھ ہم نے وہی مسعود احمد زبیری کا سربہ مہر خط دیا تھا جو زبیری نے ہمیں حوالہ کیا تھا ہمیں سمجھا کہ یہ خط زبیری کس سے لاتا ہے اور خدا جانے اس کے اندر کیا لکھا ہوا ہوتا ہے یہاں راولپنڈی اسلام آباد میں کافی باتیں ہوئیں۔ لیکن میں مختصر وہی باتیں تحریر کرتا جاؤں جو ہمارے اس مضمون (موضوع) کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

میرے منہ سے بے اختیار اللہ' اللہ کا نکلنا

اس وقت میں طریقہ نقشبندیہ" میں مبتدی تھا میرے صرف دو ہی سبق تھے میرا وہی حال تھا جو مبتدی کا ہوتا ہے میرے اس حال پر یہ میرے رائے ونڈی ساتھی بہت خوش تھے۔ اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ یہ اس رائے ونڈی تبلیغ کی برکت ہے اور میری اس کیفیت پر رشک کرتے تھے لیکن جب میں نے

ان کو بتایا کہ یہ کیفیت جو آپ لوگ دیکھ رہے ہیں یہ میرے مرشد مبارک کا فیض ہے اور ان ہی کی برکت ہے میرا یہ کہنا تھا کہ پھر یہ رائے ونڈی ساتھی بطور استہزاء یعنی بطور مسخرہ میری نقل کرتے جب بھی میرے مرشد کا خط آتا یا میں لکھتا تو اس پر یہ ساتھی ناراض ہوتے اور یہ کہتے کہ جس کسی کو اللہ پاک انبیاءؑ کا کام عطا کرے تو یہ پھر اولیاء اللہ کے پیچھے کیوں پھرتے ہیں اور کبھی کبھی مجھے نصیحت کرتے کہ اصل کام دعوت ہے۔ پیران عظام کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیں یہ پیران تمہیں گمراہ کر دیں گے اس قسم کے مختلف نصیحت مجھے کرتے لیکن میں نے ان کے نصائح سنے ہی نہیں کیوں کہ اللہ پاک نے ایک پیر کامل کی توجہ سے مجھے حیات قلبی عطا کر دی تھی ایسی دولت اللہ پاک نے مجھے عطا کی تھی جو ان کے پاس نہیں تھی اور نہ ہی پیدا ہو سکے گی۔

ہم راولپنڈی میں اہلسنت والجماعت کے مسجد گئے

قبل اس کے یہاں رائے ونڈی آئے ہی نہ تھے امیر نے ہمیں اکٹھا کر کے کہا کہ اس مسجد میں کوئی ترتیب رکھو اس مسجد کے مولوی صاحب اور مقتدی تمام ہمارے رائے ونڈی تبلیغ کے خلاف ہیں۔ یہ بات ہمیں راولپنڈی کے مرکز میں بتائی گئی تھی مشورہ یہ طے ہوا کہ دو آدمی مولوی صاحب کی ملاقات کے لئے چلے جائیں اور کچھ تحفہ بھی ساتھ لے جائیں لیکن جو تحفہ ہم عام مولویوں کے لئے لے جاتے ہیں وہ نہیں بلکہ ان کے لئے بازار سے عمامہ' جائے نماز اور کچھ مالٹے خریدتے ہیں۔ یہ آدمی مولوی صاحب کو صرف دعا کی درخواست کریں گے اور کچھ نہ کہیں گے اور دو آدمی محلے میں گشت کریں گے تاکہ مولوی صاحب کے آنے سے پہلے پہلے محلہ میں کچھ ساتھی بنالیں اور اس وقت محلے کے دوسرے لوگ جو مسجد میں آجائیں ان کا بھی اچھی طرح خاطر اکرام ہونا چاہئے' مطلب یہ ہے کہ ان کو بھی کچھ کھلایا پلایا جائے یہ باتیں امیر جماعت نے پسند کیں۔

مولوی صاحب کے ساتھ ہمارے ساتھیوں کی ملاقات

امیر نے جو دو آدمی مولوی صاحب کی ملاقات کے لئے بھیجے تو مولوی صاحب انہیں راستے میں ملے انہوں نے مولوی صاحب سے کہا ہم آپ کے گھر آ رہے تھے لیکن ارادہ یہ تھا کہ پہلے آپ کے لئے بازار سے کوئی تحفہ خرید لیں آپ کون ہیں مولوی صاحب نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم تبلیغ والے ہیں آپ کی مسجد میں آئے ہیں آپ بھی ہمارے لئے دعا کیجئے تاکہ اللہ پاک یہاں دین عام کرے اور ہدایت کی ہوا چلائے مولوی صاحب نے ان کو صرف اتنا کہا کہ ابھی تم لوگ جاؤ اور میں امامت کرنے آ رہا ہوں انہوں نے پھر کہا مولوی صاحب ہم آپ کے لئے کوئی تحفہ خریدنا چاہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے جوابا" کہا میں رشوت خور نہیں یہ تحفہ نہیں رشوت ہے ورنہ اس سے قبل میرے لئے تحفے کیوں نہیں لائے یہ کہتے ہوئے مولوی صاحب ان سے چلے گئے اور یہ لوگ اپنی مہم میں ناکام ہو کر واپس مسجد آئے۔

مولوی صاحب امامت کے لئے مسجد تشریف لائے

مولوی صاحب امامت کے لئے مسجد تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے عقائد کے موضوع پر بیان شروع کیا تقریر کرتے کرتے کہا کہ یہ جو رائے ونڈی آئے ہیں ان کے عقائد کفریہ ہیں لیکن میں اس وقت نہیں سمجھا کہ ہمارے عقائد کیسے کفریہ ہیں میں تو یہ سمجھتا ہوں جو آدمی خود مسلمان کہے بس وہ مسلمان ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ رائے ونڈ میں تو ہمیں فضائل کی تعلیم دی جاتی تھی اب بھی رائے ونڈی لوگ عقیدہ کی باتوں کو نہیں سمجھتے بلکہ عقیدہ جانتے ہی نہیں کہ عقیدہ کیا چیز ہے مولوی صاحب نے اشرف علی تھانوی کی تصانیف سے بھی کچھ حوالے دے کر بتایا اور یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ یہ باتیں کفر

کی ہیں اور اسی صاحب کو یہ لوگ حکیم الامت کہتے ہیں پھر ایک اشتہار اٹھایا کہنے لگے یہ دیکھو یہ کیا ہے؟ میں نے خود جب غور سے دیکھا تو اشتہار کی سرخی تھی "تبلیغ یا تخریب" اس کے نیچے ایک سنی مسلمان کا قصہ درج تھا جو کہ ان تبلیغ والوں کے ساتھ رائے ونڈ گیا تھا وہاں اس نے نعرہ رسالت بلند کیا یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگایا تھا پھر کیا ہوا؟ رائے ونڈ کے بزرگوں نے پکڑ کر اپنے عقوبت خانے میں پہنچایا اور وہاں مار مار کر شہید کر دیا اناللہ وانا الیہ راجعون (ط)

جب ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو میں نے امیر صاحب اور شریک جماعت مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ اس بات کی کچھ حقیقت ہے؟ یا کہ اس مولوی نے شدت مخالفت کی وجہ سے یہ بات بنائی ہے انہوں مجھے تصدیق کر کے بتایا کہ یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن ایسے شرک کا قتل ضروری تھا میں نے پوچھا کیسے مشرک تھا ہماری جماعت کے ساتھ جو مولوی تھا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا شرک ہے اور اس مسجد کا مولوی صاحب بھی بہت بڑا بدعتی اور مشرک ہے میں نے عرض کیا کہ امیر صاحب اس کے پیچھے جو ہم نے نماز ادا کی کیا ہماری نماز ادا ہو گئی امیر نے کہا کہ میرا تو یہ یقین ہے کہ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں لیکن اکابرین رائے ونڈ حکم دیتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھا کریں تمہاری نمازیں ہر کسی کے پیچھے ہوتی ہیں۔

عشاء کے وقت اسی مسجد میں ایک اور سنی عالم آئے

نماز کے بعد یہ مولوی صاحب اٹھے اور ان مقتدیوں کو مخاطب ہو کر پوچھا؟ کہ تبلیغ علماء کا کام ہے یا جاہلوں کا ان لوگوں نے جواب دیا علماء کا کام ہے۔ مولوی صاحب کہنے لگے یہ رائے ونڈی جو ہمیں تبلیغ کرنے آئے ہیں یہ تو تمام علماء ہوں گے اس لئے میں ان کے امیر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آئے اور ہمیں قرآن شریف کے نویں سپارہ کے پہلے رکوع کا ترجمہ سنائے اور ہمارے دلوں کو قرآن شریف

کے درس سے منور فرمائیے۔ امیر صاحب اٹھے اور کہنے لگے میں عالم تو نہیں ہوں مولوی صاحب نے کہا پھر یہاں لوگوں کو تبلیغ کرنے کیوں آئے ہو اس نے کہا میں نفس کی اصلاح کے لئے آیا ہوں مولوی صاحب نے کہا اگر نفس کی اصلاح چاہتے ہو تو اللہ والوں کا پیچھا کرو یہ تم کو کس نے کہا ہے کہ یہاں نفس کی اصلاح ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے تم منبر و محراب میں کھڑے ہونے کی کوشش کیوں کرتے ہو جب کہ تم عالم نہیں ہو پھر اس نے کہا ہمارے پاس عالم ہے وہ آپ لوگوں کو ترجمہ سنا دیں گے تو جماعت کے مولوی صاحب اٹھے مقامی مولوی صاحب نے قرآن پاک ان کے ہاتھ میں دیا تو ہماری جماعت کے مولوی صاحب کہنے لگے میرے بھائیو بات یہ ہے کہ میری زبان پشتو ہے اور میں اردو نہیں جانتا (یہ الفاظ اردو ہی میں کہے) کہ آپ لوگوں کو قرآن پاک کا درس دوں یہ کہنا تھا کہ سامعین میں سے ایک آدمی اٹھا اور اپنے مقامی مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ مولوی صاحب تو جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ بولتا اردو ہے اور کہتا ہے مجھے اردو نہیں آتی دوسرے آدمی نے دور سے آواز دے کر کہا یہ تو ابھی تمہید بنا رہے ہیں بہر حال ان لوگوں کے سامنے ہم بہت شرمندہ ہوئے ان لوگوں کو رائے ونڈی تبلیغ سے جو نفرت تھی اس میں مزید زیادتی ہو گی۔

اسلام آباد کی مسجد

یہاں ایک مسجد میں چند افغانی باشندے جمع تھے اور اپنے وطن کے حالات کے بارے میں بحث مباحثہ اور مشورے کر رہے تھے امیر جماعت نے کہا کہ ان کو بھی دعوت دینا چاہئے اس لئے کہ کل قیامت کے دن یہ لوگ ہمارے گریبان میں ہاتھ ڈالیں گے اور کہیں گے کہ آپ نے ہمیں دین کی دعوت نہیں دی تھی۔ ہمارے ساتھیوں میں جو مولوی صاحب تھے وہ اٹھے اور ان کے سامنے چھ نمبری تقریر شروع کر دی مولوی صاحب نے ابھی چند باتیں ہی کی ہوں گی کہ ایک افغانی غصہ میں ہو کر کہنے لگا آپ کا

پاکستان تو مذہبی اکھاڑہ ہے اس میں ہر چیز چلتی ہے تم لوگ گھومو پھرو ہمیں تمہاری تبلیغ کی ضرورت نہیں ہم مسلمان ہیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلدین ہیں اور اگر آپ لوگ اپنے آپ کو بہت زیادہ عاشقان دین سمجھتے ہیں تو پھر ہمارے ساتھ چلیں تاکہ روسیوں کو تبلیغ کی دعوت دیں' اور ہمارے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔ امیر جماعت کہنے لگا کہ جہاد کی اب ضرورت نہیں ہے اس وقت دعوت و تبلیغ کا کام سب سے بڑا جہاد ہے بلکہ یہی جہاد ہے انہوں نے امیر جماعت سے کہا کہ منہ بند رکھو ہمیں تمہاری دعوت کی ضرورت نہیں ہے یہاں ہم اپنے کام سے بیٹھے ہیں ہمیں تنگ نہ کرو۔

جب ہمارے ویزے لگ گئے

تو امیر جماعت ہمیں کہنے لگے کہ ہم عالمی سطح کے مبلغین ہیں۔ لوگ ہمارے اوپر بہت نیک گمان کریں گے تو ہمیں چاہئے کہ اپنا لباس ان کے گمان کے موافق بنا دیں اور اپنے لئے عمامے 'شیروانیاں' جبے 'عصا اور موزے خرید لیں بیرونی ممالک میں یہی چیزیں استعمال کریں گی ہم تمام نے سامان خریدا اور راولپنڈی سے دو دن کے لئے ہم رائے ونڈ چلے گئے تاکہ اپنے بزرگوں سے آخری ملاقات کر لیں اور ضروری ہدایت بھی لے لیں۔ پروگرام کے مطابق ہمیں رائے ونڈ مرکز سے کراچی جانا تھا کیونکہ لندن کے لئے ہماری فلائٹ کراچی ایئرپورٹ سے تھی۔

امیر جماعت سے میرا مشورہ

رائے ونڈ میں امیر جماعت سے مشورہ کرتے ہوئے میں نے ان سے کہا اگر اجازت ہو اور آپ راضی ہوں تو میں خیر پور چلا جاؤں تاکہ اپنے "مرشد" سے اجازت لے لوں میں کراچی آ کر آپ سے مل

جاؤں گا۔ میری یہ بات امیر کو اچھی نہیں لگی لیکن جواباً کہا کہ میں ساتھیوں سے مشورہ کرلوں پھر تھوڑی دیر بعد کہا کہ مشورہ میں یہ بات طے ہوئی کہ محبوب علی اپنے پیر صاحب کے ہاں نہیں جاسکتا یہ بات مجھے بری لگی لیکن کچھ کہہ نہ سکا اور پریشانی کی وجہ تمام رات جاگتا رہا دل پر سخت بوجھ تھا حالت ایسی تھی کہ بیان نہیں کرسکتا اگلے دن ہم کراچی روانہ ہوئے گاڑی پر سوار ہونے کے لئے رائے ونڈ سے لاہور اسٹیشن پہنچے چونکہ گاڑی رات دس بجے جاتی تھی اور ہم صبح سویرے یہاں پہنچے پورا دن گاڑی کا انتظار کرنا تھا۔

شامل جماعت مولوی صاحب کا امیر سے مشورہ

مولوی صاحب نے کہا امیر صاحب گاڑی نکلنے میں تو سارا دن باقی ہے اگر اجازت ہو تو یہاں لاہور میں میری سالی رہتی ہے اس سے ملاقات کرکے واپس آجاؤں گا امیر صاحب نے اجازت دے دی مولوی صاحب چلے گئے اور شام کو واپس آگئے رات کو جب ہم گاڑی میں سوار ہوئے تو مولوی صاحب برتھ پر چڑھ کر سوگئے رات کے دو بجے جاگے مگر طبیعت پر عجیب سی کیفیت طاری تھی اٹھے اور سیدھے لیٹرین میں گھس گئے چپکے سے مجھے ایک دوسرے ساتھی نے کہا مولوی صاحب کو احتلام ہوگیا میں نے پوچھا تمہیں کیا پتہ ہے اس نے کہا اس لئے کہ اس نے سارا دن سالی کے گھر پر گزارا وہاں کچھ ہاتھ نہیں آیا بس اسی سوچ فکر میں تھا جس کی وجہ سے احتلام ہوگیا میں نے کہا ایسے نہیں کہو یہ مولوی صاحب ہیں ان سے مذاق کرنا اچھی بات نہیں ہے ساتھی نے کہا اچھا مولوی صاحب ابھی لیٹرین سے باہر نکلیں گے اگر غسل کرکے نکلے تو میری بات درست ہوگی ورنہ نہیں تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب آگئے اور اس کی بات درست نکلی انہوں نے غسل کیا تھا۔

روہڑی اسٹیشن

ریل گاڑی جب روہڑی اسٹیشن پہنچی تو میں نے ایک ساتھی سے کہا کہ میں یہاں اتر رہا ہوں میں اپنے مرشد کا دیدار کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور ان کی اجازت کے بغیر میں نہیں جاسکتا یہ کہہ کر گاڑی سے اترا اور سیدھا مرشد کی خانقاہ پر حاضر ہوا ظہر سے عشاء تک میں مرشد کی خدمت میں حاضر رہا اس دوران باباجی کے ساتھ میری کافی باتیں ہوئیں وہ رائے ونڈیوں کے بارے میں پوچھتے رہے اور مجھے جو کچھ معلومات حاصل تھیں بتاتا رہا باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بہت سی باتوں کا رد کیا اور پھر فرمایا میرا دل نہیں چاہتا کہ تم ان کے ساتھ جاؤ لیکن تم گھر سے یہ نیت کرکے نکلے ہو تو چلے جاؤ لیکن دیکھو اس سفر کے بعد ان کے ساتھ جانا چھوڑدو میں نے مرشد مبارک سے وعدہ کیا، رخصت کے وقت مرشد مبارک نے میرے لطیفہ سر پر انگلی رکھ دی یہ طریقہ نقشبندیہ کا تیسرا سبق ہے اور پھر دعا فرما کر رخصت کیا نماز فجر کے وقت میں رائے ونڈیوں کے مرکز کی مسجد کراچی پہنچ گیا میرے ساتھیوں میں سے کسی نے بھی میرے ساتھ مصافحہ بلکہ زبانی سلام بھی نہیں کیا اس لئے کہ ان کے نزدیک میں نے یہ بہت بڑا جرم کیا کہ امیر کی اجازت کے بغیر میں مرشد مبارک کی زیارت کے لئے چلا گیا ایک ساتھی نے چپکے سے کہا کہ امیر آپ سے سخت ناراض ہے اور غصہ میں ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کرچکا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ نہیں جائے گا میں نے پوچھا ابھی کیا کروں اس نے مجھے کہا امیر صاحب سے معافی مانگ لینا یہاں میں حیران پریشان ہوگیا سوچتا رہا کہ اب میں کیا کروں ایک طرف نفس امارہ اس بات پہ مجبور کررہا ہے کہ اگر ان سے رہ گیا تو لوگ تمہارا مذاق اڑائیں گے اور کہیں گے مسافری نہیں کرسکتا تھا دوسری طرف ذہن پر یہ بوجھ تھا کہ رائے ونڈی کہیں گے کہ یہ اللہ کو پسند نہیں تھا اس لئے رہ گیا اس لئے ان لوگوں کا کہنا ہے کہ جو اللہ کو پسند آئے اسے اللہ تبلیغ کے کام پر لگادیتا ہے یہی باتیں سوچ کر بادل ناخواستہ جاکر امیر جماعت سے معافی مانگ لی اس نے کہا اچھا جب معافی مانگتے ہو تو میں نے تمہیں معاف کردیا لیکن آئندہ ایسے نہ کرنا اور مجھ

سے پوچھے بغیر کوئی کام نہ کرنا۔

کراچی ایئرپورٹ سے پرواز اور لندن ایئرپورٹ

رات کے تین بجے ہم کراچی ایئرپورٹ سے پرواز کر گئے اگلے دن لندن ٹائم کے مطابق ڈیڑھ بجے ہم لندن ایئرپورٹ پر پہنچ گئے تعجب کی بات یہ تھی کہ لندن کے ایئرپورٹ پر نہ تو ہماری تلاشی ہوئی اور نہ بوری بستر چیک ہوئے اور نہ ہی کسی قسم کی پوچھ گچھ ہوئی ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسا کہ یہ ہمارا اپنا ہی گھر ہو اور جب ایئرپورٹ سے باہر نکلے تو لندن میں پہلے سے موجود رائے ونڈی ہمارے استقبال کے لئے گاڑیوں سمیت کھڑے تھے۔ ہم گاڑیوں پر سوار ہو کر لندن کے مرکز میں چلے گئے برطانیہ میں رائے ونڈیوں کے دو مراکز ہیں ایک لندن میں ہے یہ چھوٹا مرکز ہے دوسرا ڈیوزبری میں ہے جو کہ بہت بڑا مرکز ہے جیسا کہ پاکستان میں رائے ونڈ لیکن یہ پوری دنیا کی سطح پر بڑا مرکز ہے لندن کے مرکز میں جب ہم کھانا کھانے بیٹھے تو قسم قسم کے کھانے دسترخوان پر سجے ہوئے نظر آئے ایک ساتھی نے کہا یہ ہمارے لئے من وسلویٰ ہے دوسرے ساتھی نے کہا یہاں کے لوگ تو جنتی ہیں۔

اسی مرکز میں ایک رائے ونڈی بزرگ کا تعویذ

ہمارے ساتھ شامل جماعت مولوی صاحب نے ایک آدمی کے لئے تعویذ لکھ دیا اور کچھ چینی دم کردی تو اس نے آدمی سے کچھ پونڈ مولوی صاحب کو دیئے اس معاملے کو مولوی صاحب نے ساتھیوں سے پوشیدہ رکھا دوسرے دن وہ آدمی مولوی صاحب کو ڈھونڈ رہا تھا مجھ سے پوچھنے لگا مولوی صاحب کہاں ہیں میں نے جواباً عرض کیا شاید دوسری منزل پر ہوں گے میں انہیں بلاتا ہوں آپ انتظار کریں میں اوپر

گیا مولوی صاحب ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں نشانی بتا کر کہا کہ فلاں آدمی آپ کو پوچھ رہا ہے مولوی صاحب کہنے لگے کہ جاؤ اسے کہو کہ مولوی صاحب نہیں ہیں۔ کہیں گشت پر گئے ہیں مجھے سامنے نہ کرنا اس آدمی کو میں نے تعویذ لکھ کر دیا تھا اس کا کام نہیں ہوا ہوگا ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے سامنے مجھ سے پیسے مانگے یہ بڑی بے عزتی کی بات ہے اور ان لوگوں کے سامنے ہماری بزرگی بھی خراب ہو جائے گی۔

لندن مرکز سے سوت آل شہر تشکیل

سوت آل برطانیہ کا ایک شہر ہے لندن مرکز والوں نے ہمیں اس شہر میں تین دن کے لئے بھیجا یہاں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ رکھنے والے لوگ زیادہ تھے لیکن مسجد میں دو امام رکھتے تھے ایک امام اہل سنت وجماعت کا تھا اور دوسرا امام رائے ونڈی تھا۔ عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں اہل سنت وجماعت کے امام صاحب پڑھاتے جن کا نام داؤد صاحب تھا یہاں کے لوگوں نے ہم سے سخت نفرت ظاہر کی امیر صاحب بھی یہاں آکر خفا تھے کافی خطرہ محسوس کر رہے تھے اور یہ کہتے تھے یہاں بہت نحوست ہے کوئی انوارات یہاں نہیں ہیں (پہلے تو ہم انوارات جانتے ہی نہ تھے لیکن سال کے آخر میں سمجھ گئے کہ انوارات کسے کہتے ہیں جہاں ہماری دعوتیں زیادہ ہوں اور کھانے بھی اچھے ہوں تو کہا جاتا یہاں انوارات بہت ہیں) لیکن پھر بھی یہاں تین دن گزارے۔

مولوی داؤد صاحب نے میری اور میرے ساتھی مولوی صاحب کی ملاقات ایک پیر طریقت سے کرائی

پیر صاحب نے مولوی داؤد صاحب سے دریافت کیا کہ یہ مہمان کہاں کے ہیں اور یہاں کس غرض سے آئے ہیں مولوی داؤد صاحب نے مختصراً جواب دیا کہ یہ حضرات پاکستان سے پیدل تبلیغ کے لئے آئے ہیں لیکن یہاں آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ہیں ہمارے مولوی صاحب نے جو شریک جماعت تھے پیر صاحب کے سامنے تبلیغ کی اہمیت بیان کرنی شروع کردی اور باقی تمام دین کے کاموں کو غیر ضروری ثابت کرنے لگے پیر صاحب خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے اور ساتھ ساتھ شاید نفی اثبات کا ذکر بھی فرما رہے تھے یہ بات اگرچہ ہمارے مولوی صاحب کو ناگوار گزر رہی تھی' آخر میں پیر صاحب فرمانے لگے کہ ادب بہت اچھی چیز ہے اور دین تمام ادب ہے باادب بانصیب اور بے ادب بے نصیب' یہ فرماتے ہوئے ہمیں رخصت کردیا تین دن بعد وہاں سے واپس لندن مرکز آئے یہاں اپنے لئے پندرہ سیٹر ویگن خریدی۔

"گاڑی کے جعلی کاغذات"

مجھے اس بات پر تعجب ہو رہا تھا کہ بزرگان لندن (رائے ونڈی تحریک کے اکابرین) نے ہمارے امیر کو مشورہ دیا کہ آپ اپنی گاڑی کے کاغذات اشرف کے نام پر بنوائیں تاکہ بعد میں پاکستانی کسٹم کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے اشرف جب رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع میں حاضری کی غرض سے پاکستان آئیں گے تو آپ کی گاڑی بھی کسٹم سے چھڑا دیں گے' بزرگان لندن کا یہ مشورہ ہمارے امیر نے بلا سوچے سمجھے قبول کیا۔ حیرانگی اور سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ مشورہ بزرگان لندن نے دیا جو کہ خلاف قانون اور خلاف شریعت ہے اور ہمارے امیر صاحب نے قبول کیا جو کہ خود بھی بزرگی کے دعویدار ہیں اور ہم نے اس مشورے اور چکر کا انجام دیکھا جس کی تفصیل آئندہ صفحات پر آئے گی'

ڈیوزبری کا سفر

گاڑی کے کاغذات بنوانے کے بعد پھر ہم ڈیوزبری شہر آگئے تاکہ حافظ پٹیل اور مولوی یعقوب صاحب اور دوسرے بزرگوں کے ساتھ ملاقات اور گفت وشنید ہوسکے اور ان کے مشورہ سے ہم انگلینڈ میں کام کرسکیں۔ جب ہم ان حضرات کے پاس حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ یہ دونوں انتہائی مغرور ہیں انہوں نے سنت کے خلاف ایک ہاتھ سے ہم سے مصافحہ کیا' میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر عمل کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے اور سنت پر عمل نہ کرنے سے ناکامی ہوتی ہے اور ان بزرگوں میں سے ایک حافظ ہے اور دوسرا عالم' ہمارا تمام خرچ مرکز کے ذمہ تھا یہ مسجد ایک عجیب طرز کی بنی ہوئی تھی ایسی مسجد پورے برطانیہ میں نہیں ہے گیٹ کے اندر کار پارکنگ' مدرسہ' مسجد وضو خانے' غسل خانے' لنگر خانہ اور دیگر تمام سہولتیں موجود ہیں۔ برطانیہ کے رائے ونڈیوں کا اجتماع اسی مسجد میں ہوتا ہے یہاں کے بزرگوں کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ تمام تنخواہ دار ہیں اور پاکستان میں رائے ونڈ مرکز میں بھی مولوی طاہر شاہ جمشید اور احسان بھی تنخواہ لیتے ہیں پاکستان میں میں نے اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا لیکن یہاں آکر میں نے یہ سوچا کہ ان کی تنخواہ آخر آتی کہاں سے ہے چندہ یہ لوگ نہیں کرتے فنڈ ان کا نہیں ہے یہ لوگ اپنے خواص سے بھی چندہ جمع نہیں کرتے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ اتنی بڑی رقم کہاں سے آتی ہے اس کا جواب یہ ہے جو لوگ برطانیہ گئے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ انگریز ان کے ساتھ کتنا تعاون کرتے ہیں' اور ان کے کام میں کوئی رکاوٹ یا خلل نہیں ڈالتے برطانیہ کا قانون ہے کہ ہر بچہ اٹھارہ سال تک تعلیم حاصل کرتا ہے اگر حکومت یہ دیکھے کہ والدین بچے کی تربیت میں سستی کررہے ہیں تو حکومت بچے کو اپنی تحویل میں لے کر تعلیم دلواتی ہے رائے ونڈیوں کے لئے انہوں نے اپنے قانون میں ترمیم تو نہیں کی البتہ بہت نرمی کر رکھی ہے اس لئے کہ جو کوئی رائے ونڈیوں کے پاس ڈیوزبری میں اپنے بچے داخل کرانا چاہے تو حکومت

برطانیہ ان سے چشم پوشی کر کے انہیں کچھ نہیں کہتی۔

بریڈ فورڈ شہر میں ایک سنی مسلمان سے ملاقات

اس شہر میں زیادہ تر پٹھان آباد ہیں ہم جب اس شہر میں پہنچے تو مقامی رائے ونڈی حضرات نے ہمیں کہا کہ یہاں ایک بہت کام کا آدمی ہے اگر اس پر آپ لوگوں نے کچھ محنت کی تو بہتر ہو گا یہ کسی پیر کے ہاتھ آیا ہوا ہے اگر ہمارے ہاتھ آجائے تو بہت اچھی بات ہو گی امیر صاحب نے میرا اور ایک دوسرے ساتھ کا انتخاب کر کے اس کے پاس بھیج دیا فرد مذکور دکاندار پیشہ تھا وہ دکان میں بیٹھا ذکر الٰہی میں مشغول تھا لیکن اس نے جب ہمیں دیکھا تو فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور پوچھنے لگا کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ہم نے کہا ہاں کہنے کے لئے تو آئے ہیں۔ میرے ساتھی تقریر کرتے رہے اور وہ سنتا رہا آخر کار میرے ساتھی کی بات کاٹتے ہوئے اس نے کہا آپ کے ساتھ وہ آدمی جائے جس کا پیر نہ ہو الحمد للہ میں ایک پیر کامل رکھتا ہوں میرے پیر صاحب پاکستان کے شہر راولپنڈی میں رہتے ہیں اور وہیں سے مجھے برابر فیض دیتے ہیں حکومت برطانیہ میں اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزار رہا ہوں مجھے تمہاری تبلیغ کی کوئی ضرورت نہیں جس راستے سے آئے ہو اسی راستے سے واپس چلے جاؤ اور میرے پاس دوبارہ آنے کی زحمت نہ کرنا' ان صاحب سے ہم بڑی مایوسی اور شرمندگی سے واپس آئے' واپسی پر میں نے ان صاحب کی باتوں پر غور کیا اور سوچا' تو ہر بات میں میرے لئے سبق موجود تھا اپنے دل میں کہا کہ یہ سبق ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھوں گا۔

پیر کے ہیں تین حق رکھ ان کو یاد
اعتماد و اعتقاد و انقیاد

رائے ونڈ سے عورتوں کی جماعتیں بھی برطانیہ جاتی ہیں

ہم نے برطانیہ کے مختلف شہروں میں دن گزارے ایک دن شہر ڈیوزبری میں ایک رائے ونڈی گزشتہ سال پاکستان سے آئے ہوئے رائے ونڈیوں کی باتیں سنا رہا تھا' اس نے بتایا کہ گزشتہ سال چار مہینے کیلئے خواتین کی جماعت بھی آئی تھی میں نے پوچھا وہ کس طرح تبلیغ کرتی ہیں' تو وہ کہنے لگا یہ دو جماعتیں تھیں ایک مردانہ دوسرا زنانہ یہ آدمی ان خواتین کے شوہر تھے مرد حضرات مسجد میں کام کرتے تھے اور خواتین کے لئے ہم ایک مکان خالی کرتے جس مکان میں یہ خواتین دوسری خواتین کو تبلیغ کرتی تھیں میں نے دوبارہ دریافت کیا کہ چار مہینے تو کافی وقت ہے اس میں اگر مرد کو اپنی بیوی سے ملنے کا شوق پیدا ہوتا تو وہ کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا یہ تو کوئی مسئلہ نہیں تھا' مرد اپنے امیر کی اجازت سے مالک مکان کو اطلاع دیتا کہ میں اپنی بیوی سے ملنا چاہتا ہوں مالک مکان اس کی بیوی کو اطلاع دیتا رات کو یہ عورت مسجد میں آجاتی اور مسجد کے ایک کمرے میں میاں بیوی کی ملاقات ہو جاتی یا اس آدمی کو اس مکان میں ایک کمرہ دیا جاتا تھا میں نے کہا اس طریقہ سے تو مرد عورت میں تبدیلی بھی ہو سکتی ہے اس نے کہا نہیں بھائی ایسا تو کبھی ہوا نہیں میں انگشت بدنداں رہ گیا کہ ایک غیرتی انسان یہ بات برداشت نہیں کر سکتا کہ اپنی بیوی سے ملنے کیلئے امیر سے اجازت لے اور تمام ساتھیوں کو بھی خبر ہو جائے کہ یہ آج رات اپنی بیوی سے مل رہا ہے اسی طرح سے عورت سے بھی عورتیں مطلع ہو جاتی ہوں گی کہ یہ اپنے شوہر سے مل کر آرہی ہے کسی نے خوب کہا ہے کہ رواہے مگر چوری سے۔

راونڈی کی تبلیغ انگریز کی تحریک ہے

عورتوں کی اس تبلیغ سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ یہ کام انگریزوں کی تحریک کا ہے اس لئے کہ تاریخ کے

مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس جگہ انگریز ناکام ہوئے وہاں اپنی عورتوں کو سامنے کر دیا رائے ونڈ میں عورتوں کا مرکز دیکھا تھا مگر یہ تو میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ تربیت کے لئے ہی خواتین لندن بھیجی جاتی ہیں' رائے ونڈ والوں نے پاکستان میں خواتین کے لئے پندرہ دن کا کورس مقرر کر دیا ہے اور مردوں کے لئے چار مہینے ہیں' لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ عورتیں بھی چار چار ماہ کے لئے لندن جاتی ہیں عورتوں کی تبلیغ پر آج اتنا زور دے دیا گیا ہے کہ ہر ضلع میں ان کا مرکز قائم کیا گیا ہے اور سوات کے غیور پختونوں کی عورتوں کے لئے بھی مرکز کا انتظام کیا گیا ہے' مرکز جانے کے علاوہ جمعہ کے روز بخت منیر رائے ونڈی کے گھر مینگورہ میں عورتیں جمع ہوتی ہیں اور یہ بخت منیر ان کو تبلیغ کرتا ہے سوچنے اور سمجھنے کا مقام ہے اسلام نے کہاں اجازت دی ہے کہ غیر مرد غیر عورتوں کو تبلیغ کرے یا کوئی شخص غیر محرم عورت کو تبلیغ کرے یہ رائے ونڈی اپنی عورتوں کو غیر مردوں کے پاس بھیج دیتے ہیں اور یہ بات ان کے استادوں نے ان کو برطانیہ میں بتائی ہے انگریز جب اس ملک سے جا رہے تھے تو بہت سے فتنے چھوڑ کر چلے گئے کچھ معاملات کے رنگ میں کچھ سیاست کی شکل میں اور کچھ مذہب کی طرز میں' مذہبی فتنوں میں الیاس کا فتنہ ہے اس کی اگر مزید معلومات کی جائیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ہمارے ملک میں انگریز کے آنے سے پہلے یہ فتنہ نہ تھا جتنا وقت انہوں نے یہاں گزارا تھا ان کے پہلے تہائی حصہ تک یہ فتنہ نہ تھا لیکن جب وہ سمجھ گئے کہ اب ہم جانے والے ہیں تو دوسرے فتنوں کے علاوہ ایک اس فتنہ کو بھی عملی جامہ پہنا گئے چونکہ ہر مذہبی فتنہ کے لئے ایک عالم کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا ادھر بھی ضروری تھا کہ اس تحریک کا بانی بھی ایسا آدمی ہو جسے لوگ مولوی صاحب کہا کرتے ہیں' تمام ہندوستان میں انگریزوں کو ایک ہی بندہ ملا جو کہ حد درجہ دنیا کا عاشق تھا' اس آدمی کا نام الیاس تھا دوسرے علماء کی طرح یہ اتنا جید عالم نہ تھا رائے ونڈ کے جوڑ میں' میں خود مولوی عبداللہ سے سن چکا ہوں کہ تبلیغی جماعت کا بانی مولوی الیاس زیادہ پڑھا لکھا نہ تھا بس چند کتابیں پڑھ رکھیں تھیں بات کرتے وقت اس کی زبان اٹکتی تھی یعنی اس کی زبان اٹکتی تھی اتنے بڑے کام کی بنیاد رکھنے کے لئے صاحب علم اور مجتہد ہونا ضروری ہے الیاس تو پورا

مولوی بھی نہ تھا مگر یہ صرف انگریز کے پیسوں کا زور تھا کہ دوسرے مولوی صاحبان کو خرید لیا۔ مثلاً محمد عمر پالنپوری' مولوی عبداللہ' مولوی انعام الحسن وغیرہ الیاس کا بیٹا محمد یوسف بھی اس کے خلاف تھا لیکن جب والد کا انتقال ہو گیا اور وظیفہ اس کے بیٹے یوسف کو ملنا شروع ہوا تو پھر یہ تحریک کا امیر بن گیا۔

برطانیہ میں اکتالیس دن کا قیام

برطانیہ میں ہم اکتالیس (۴۱) دن رہے اس عرصہ میں ایک دن بھی ہم نے اپنا کھانا نہیں کھایا جسے ہمارے ساتھی من و سلویٰ کہتے تھے ہمیں تیار ملتا رہا اور ہم کھاتے رہے۔ بحری جہاز کے ذریعہ ہم برطانیہ سے چلے آئے فرانس اور برطانیہ کے درمیان صرف سمندر ہے لیکن فاصلہ بہت کم ہے یعنی بحری جہاز کا ڈیڑھ گھنٹے کا سفر ہے دونوں ملکوں کے درمیان آنے جانے کے لئے یہی بحری جہاز استعمال ہوتے ہیں ہم جب فرانس کے پورٹ سے باہر نکلے تو راستوں کا نقشہ ساتھ لے لیا ہر اس جگہ کا راستہ ڈھونڈ رہے تھے جو ہمیں رائے ونڈ میں بتایا گیا تھا' راستہ معلوم کر کے ہم وہاں پہنچے یہ ایک چھوٹی سی جگہ تھی جس کو یہاں کے مسلمان بطور مسجد استعمال کرتے تھے ہم وہیں لیٹ گئے' کیونکہ رات کے ایک بجے کا وقت تھا' جب ہم صبح اٹھے تو معلوم ہوا کہ کافی ساتھیوں کو احتلام ہوا ہے اس مسجد میں پانی اور غسل خانے کا بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے پیش امام پہ بہت برا اثر پڑا' یہاں ایک رائے ونڈی تھا جس کا نام علی تھا اس کا پتہ ہمارے پاس تھا وہ فجر کی نماز کے لئے آیا اور ہم سے مل کر بے انتہا خوشی کا اظہار کیا' ہمارا خیال کہ صبح ہم علی کے مہمان ہوں گے لیکن علی وہ رائے ونڈی نہ تھا یہ فرانسیسی رائے ونڈی تھا اس کی بیوی فرانس کی تھی اور عیسائی مذہب کی تھی اور علی اس کے ہاتھوں مجبور تھا ہماری منزل تو پیرس تھی مگر علی کے

مشورے پر ہم یہاں دو دن رکے' پیرس اور اس شہر کے درمیان ایک اور شہر تھا علی نے کہا ایک آدھ رات کا پروگرام وہاں کریں گے۔ علی کے مشورے پر ہم رات کو یہاں سے روانہ ہوئے اور دوسرے شہر میں جا پہنچے وہاں علی کا ایک دوست تھا جس کا نام یحییٰ تھا یہ پہلے رائے ونڈی تھا بعد میں شیعہ مذہب اختیار کیا وجہ یہ بتاتا ہے کہ ایران کا آیت اللہ خمینی جب فرانس میں تھا تو یحییٰ کے ساتھ چند دن قیام کیا تھا انہی دنوں میں یحییٰ ان سے بہت متاثر ہوا اور اپنے مذہب کو بدل دیا یہاں پر علی ہم سے مل کر واپس ہوا اور یحییٰ پیرس شہر تک ہمارے ساتھ گیا' پیرس جاتے ہوئے شامل جماعت مولوی صاحب کو اور یحییٰ دونوں کو گاڑی کی اگلی سیٹ پر بٹھایا یحییٰ کو ہم نے کہا کہ ڈرائیور کو راستہ بتائے رہنا اور مولوی صاحب کو تاکید کی گئی کہ راستہ پر جاتے جاتے یحییٰ کو تبلیغ کرتے رہنا دو گھنٹے سفر کرنے کے بعد مولوی صاحب کہنے لگے کہ میں پیچھے بیٹھنا چاہتا ہوں یہاں میری جگہ کوئی دوسرا آدمی بیٹھے میری علمیت اس کے لئے کم ہے ڈر ہے کہ پیرس پہنچنے سے پہلے پہلے کہیں مجھے شیعہ نہ بنا دے مولوی صاحب نے سیٹ چھوڑ دی ہمارا سفر ابھی جاری تھا مغرب کی نماز کے بعد ہم پیرس شہر میں داخل ہو گئے ڈرائیور یحییٰ کی ہدایت کے مطابق چلتا رہا کبھی تنگ گلیوں میں اور کبھی چوڑی سڑکوں پر' ایک جگہ پر یحییٰ نے ڈرائیور سے کہا بس گاڑی روک دو یہی جگہ ہے یہاں پر مسجد عمر ابن خطاب تھی ہم یہاں گاڑی سے اتر گئے۔

پیرس کا مرکز مسجد عمر ابن خطاب

جمعہ کی رات تھی فرانس کے رائے ونڈی شب جمعہ کے لئے آئے تھے ایک عربی کھڑا تقریر کر رہا تھا' ہم بھی ایک طرف بیٹھ گئے تقریر کے بعد شیخ یونس اٹھے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر چار مہینے چالیس دن کا (چلوں) مطالبہ شروع کر دیا' کافی دیر تک مطالبہ کرتے رہے دوران تقریر ہماری بہت تعریف کی' ان لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ دیکھو یہ پاکستان سے پیدل آئے ہیں اور حج کے لئے حجاز مقدس بھی پیدل

جائیں گے' یہ ہے رائے ونڈیوں کا صاف ستھرا اور واضح جھوٹ' کیونکہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہم پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن آئے تھے اور لندن ایئر پورٹ سے گاڑی میں بیٹھ کر ان کے مرکز آگئے تھے بہر کیف جب وہ تقریر سے فارغ ہوئے تو ہمارے ساتھ دعا سلام کیا اردو زبان بھی سیکھ گئے تھے ہمارے ساتھ بھی اردو میں باتیں کرتے اور فرانسیسی میں باتوں باتوں میں شیخ یونس (شیخ یونس تیونس کا باشندہ تھا۔ مزدوری کے لئے فرانس آیا تھا اور یہاں فرانس میں رائیونڈیوں کا امیر بن گیا) کہنے لگے جب بھی اللہ پاک ہدایت کی ہوائیں چلانا چاہے تو پھر کافروں کے ہاتھوں سے مسلمانوں کی مدد کرواتا ہے اور کہا دیکھو کہ آج ہمارے اس مرکز کو فرانس کی حکومت چالیس ہزار فرانک (فرانک فرانس کی کرنسی ہے۔ ایک فرانک آج کل پاکستانی چار روپے کے برابر ہے اور چالیس ہزار فرانک ایک لاکھ ساٹھ ہزار پاکستانی روپے ہوئے) ماہوار دیتی ہے کام اپنے دین کا کرتے ہیں اور پیسے یہ لوگ دیتے ہیں اور فرانس حکومت ریڈیو پر بھی ہمیں ہر مہینے ایک تقریر کا موقع فراہم کرتی ہے' جس میں ہم اپنی تبلیغ کرتے ہیں اس مرکز میں بھی کسی چیز کی کمی نہ تھی' ایک عربی کے کہنے کے مطابق وکل شئی موجود' ہر چیز موجود ہے آپ لوگ کوئی فکر نہ کریں۔ پیدل جانے کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت مناسب اور ضروری سمجھتا ہوں فرانس سے ہی ہمارے پیدل جانے کی ابتداء ہو چکی تھی طریقہ یہ تھا کہ صبح ہم چل پڑتے امیر جماعت ڈرائیور کو تاکید کر دیتے کہ آدھ گھنٹے بعد ہمارے پیچھے آجانا جس جگہ بھی گاڑی پہنچ جاتی ہم اس میں سوار ہو جاتے ایک دن ڈرائیور ذرا سی دیر سے آیا تمام ساتھی اس پر غصہ ہوئے میں نے امیر جماعت سے ایک دن کہا کہ یہ تو پیدل جانا نہیں بلکہ یورپ کے بازاروں کا چکر ہے امیر نے جواب دیا رائے ونڈ کے بزرگوں نے ہمیں ایسے ہی کہا ہے ان کی بات میں خیر ہوتی ہے ان کے ساتھ ہدایت چلتی ہے میں نے اس پیدل جانے سے انکار کر دیا اگرچہ میرے تمام ساتھی اس بات پر ناراض تھے میں نے دیکھا کہ فرانس کے انگریز ہمارا مذاق اڑاتے ہیں اور تمسخر کرتے ہیں ہاتھوں کے اشارے سے گالیاں دیتے ہیں ایک دن میں نے کہا کہ برطانیہ کے انگریز ایسے تو نہیں تھے۔ تو شامل جماعت مولوی صاحب کہنے لگے کہ برطانیہ کے انگریز

ہمارے لئے دیو بندی ہیں اور فرانس کے عیسائی ہمارے لئے بریلوی ہیں۔ ہم نے کچھ دن فرانس میں گزارے۔

ہم نے فرانس کے مختلف شہروں میں تبلیغ کا کام کیا' کام نہیں تھا بلکہ گھر سے باہر صحرا میں راتیں گزارنی تھیں بستر سر پر دربدر ٹھوکریں کھاتے رہے ایک جگہ بعد نماز عصر گشت کرنا تھا ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب عصر کی نماز ادا ہو جائے تو ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور تقریری انداز میں گشت کے آداب بیان کرتا ہے پھر وہاں ایک طرف ذکر کے لئے ایک آدمی کو بٹھا دیا جاتا ہے۔ محلّے کے کچھ لوگ مسجد میں ہوتے ہی ہیں تو ایک آدمی ان کو تبلیغ کرنے کے لئے مسجد میں رک جاتا ہے۔ باقی گشت کے لئے نکل جاتے ہیں۔ اتفاقاً" اس دن امیر صاحب نے میرا انتخاب کر کے ذکر کے لئے بٹھا دیا جب میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا تو ہماری جماعت کے مولوی صاحب مجھے کہنے لگے امیر صاحب نے تمہیں ذکر کے لئے تو بٹھا دیا ہے مگر خیال کرنا یہاں کہیں اپنے پیر صاحب والے ذکر کا ورد شروع نہ کر دینا اس بات پر مجھے سخت غصہ آیا میں نے اسے جواب دیا کہ مولوی صاحب اگر خدا دو ہوں تبلیغ والوں کا علیحدہ اور پیر صاحب کا خدا علیحدہ ہو تو پھر مجھے تبلیغ والوں کے خدا کی کوئی ضرورت نہیں اپنے پیر صاحب کے خدا کو یاد کرتا رہوں گا اور اگر خدا ایک ہے تو پھر تمہارے اس کہنے کا مقصد کیا ہے میرے منہ سے جواب سنتے ہی مولوی صاحب خاموشی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گئے ہم نے تقریباً" ایک ماہ فرانس میں گزارہ اور پھر اسپین جا پہنچے۔

اسپین :

ہماری منزل تو اسپین کا دارالخلافہ میڈرڈ تھا لیکن زیادہ فاصلے پر ہونے کی وجہ سے دو راتیں راستے میں گزر گئیں ایک رات سڑک کے کنارے صحرا میں دوسری رات زرہ گوزہ میں آگئی یہاں ایک اسلامی

سینٹر تھا ہم رات گزارنے کے لئے وہاں چلے گئے ایک عرب آیا ہمارے امیر صاحب کو اسپین کی کرنسی کا ایک بنڈل دیا' یہ عرب بالکل سیدھا سادہ آدمی تھا اس لئے یہ روپے ہم سب کے سامنے امیر صاحب کے حوالے کر دیئے اور امیر صاحب کہتے رہے نہیں نہیں لیتا ہوں لیکن آخر کار جیب میں رکھ لئے جب وہ عربی شخص چلا گیا تو امیر صاحب کہنے لگے کہ ہم یہ رقم سینٹر میں میز پر رکھ کر چلے جائیں گے۔ میں نے کہا امیر صاحب یہ رقم اگر ہم یونہی چھوڑ کر چلے جائیں گے تو کوئی دوسرا شخص اٹھا کر لے جائے گا امیر صاحب اور چند ساتھی کہنے لگے کہ خیر کوئی پرواہ نہیں لیکن میں یہ نہیں سمجھا کہ یہ رقم کتنی تھی اگلے دن ہم صبح یہاں سے میڈرڈ جا رہے تھے وہی عرب پھر آ کر ہمارے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گیا شہر سے باہر پیٹرول پمپ پر گاڑی لے کر گیا اور پمپ والے سے کہا اس گاڑی کی ٹینکی بھر دو اور پھر پمپ والے کو پیسے دیئے اور وہیں رہ گیا' ایک ساتھی کہنے لگا جنتی اس کو کہتے ہیں کہ نقد بھی دے دیتا ہے اور گاڑی میں تیل بھی بھر دیتا ہے۔

میڈرڈ :

یہاں پر بھی دو اسلامی سینٹر تھے ہم پہلے ایک میں گئے اور پھر دوسرے میں دونوں سینٹروں میں امیر صاحب نے تعجب کی باتیں کی پہلے سینٹر میں ہم موجود تھے کہ دو آدمی آئے انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ صدقے کا مال ہے آپ قبول کر لیں۔ امیر صاحب نے کہا کہ بھکاری نہیں ہیں کہ خیراتیں قبول کرتے پھریں یہ بڑا شہر ہے کسی اور کو دے دینا انہوں نے ہمیں سر سے پاؤں تک دیکھا اور پھر چلے گئے اگلے دن وہ دوسرے سینٹر چلے گئے اسی سینٹر میں امیر صاحب نے صاف صاف الفاظ میں کفری باتیں کیں کچھ آپ لوگ بھی سنیں۔

امیر جماعت کے کفریہ الفاظ

ہمارے ایک ساتھی کے پاس طارق جمیل (ایک رائیونڈ ملا ہے جو اسی وقت پاپوزبری میں رہتا تھا) کی تقریر تھی جو کہ برطانیہ میں لکھی گئی تھی اس نے کہا امیر صاحب اگر آپ کی اجازت ہو تو میں یہ تقریر ان ساتھیوں کو سنا دوں تاکہ ان کے سینے روشن ہوں اور ایمان تازہ ہوں امیر صاحب نے اجازت دے دی ہم سننے کے لئے تیار بیٹھ گئے جس کی تمہید کچھ یوں تھی کہ اللہ پاک نے انسان کو منی کے قطرے سے پیدا فرمایا ہے کوئی مسلمان بن گیا کوئی کافر کوئی ولی اور کوئی نبی اس سے آگے اور بھی کچھ کہتا تھا لیکن میں نے کہا امیر صاحب یہ لفظ منی کا قطرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی ہے اگر یہ لفظ یہاں نہ پڑھا جائے تو بہتر ہوگا میری یہ بات امیر صاحب کو بری لگی کہنے لگے کہ ابھی ہمارے اکابرین کے ارشادات پر تم اعتراض کرتے ہو اور یہ جو تم کہہ رہے ہو یہ تو حاضر ناظر کا مسئلہ ہے میں نے کہا حضرت یہ ادب کا مسئلہ ہے حاضر ناظر کا نہیں اور ادب کے متعلق اپنے مرشد مبارک سے سن چکا ہوں کہ کوئی شخص اگر نبی علیہ السلام کے سامنے زور سے بولے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام اعمال باطل کر دیتے ہیں' امیر صاحب کہنے لگے میں مسائل نہیں سمجھتا کوئی عقلی مثال پیش کرو۔

مثال :

میں نے کہا کہ اس بات کی مثال یوں سمجھ لیں کہ میں آپ کے گھر کے دروازے پر آکر دستک دوں اور آپ باہر آجائیں میں پوچھوں کہ آپ کے والد صاحب گھر پر ہیں؟ اس وقت آپ کیا کریں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں آپ کی عزت اور احترام کروں گا اور اپنے والد صاحب کو بلا کر آپ سے ملا دوں گا' میں نے کہا اگر میں یہ کہوں تیری ماں کا شوہر اور وہ جس کے منی کے قطرے کی تو پیداوار ہے وہ

گھر پر ہے تو اس وقت آپ کیا کریں گے اس نے کہا' تو میں آپ کا گریبان پکڑ لوں گا میں نے پوچھا امیر صاحب میں نے جھوٹ بولا ہے کیا اس نے کہا جھوٹ نہیں بولا مگر یہ بات بری ہے میں نے کہا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ لفظ "منی کا قطرہ" بولنا بری بات ہے اس کے ساتھ امیر صاحب بہت غصے میں ہوئے اور کہا کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ نبی منی کا قطرہ ہے کئی مرتبہ ان الفاظ کا تکرار کیا میں نے خاموشی اختیار کر لی اور وہ تقریر بھی رہ گئی یہاں اہل سنت والجماعت کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ نبی علیہ اسلام کی شان میں جو کوئی گستاخی کرے قصداً" ہو یا خطاً" سہواً" ہو یا عزماً" مذاقاً" ہو یا جلا" وہ شخص ایسا کافر ہے جس کی دوبارہ توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔

ایک ساتھی کے ساتھ میری گفتگو

میں ایک ساتھی کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہا تھا کہ اس نے مجھ سے پیر' مرشد یعنی بیعت کے متعلق سوالات کئے' اگرچہ میں خود مبتدی تھا اور ان باتوں پر عبور حاصل نہیں کہ دوسروں کو سمجھا سکوں لیکن پھر بھی جو سیکھ چکا تھا ان کو بیان کرتا رہا۔ وہ آخر میں کہنے لگا جن کو اللہ پاک نے پیغمبری کا کام دیا ہو وہ ولایت کو کیا کریں' ہم پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی ہے کہ اس وقت اس نے ہمیں انبیاء کا کام دیا ہے ایک دفعہ ایک ساتھی امیر صاحب سے سوال کیا کہ صحابہ کرام اولیاء تھے یا کہ داعیان (دعوت دینے والے) میں نے امیر کے جواب سے پہلے جواب دیا کہ صاحب جب تک آدمی ولی نہ بنے داعی نہیں بن سکتا' امیر صاحب نے بات کو رفع دفع کرنے کے لئے کہا یہ صحیح ہے صحیح ہے اور ان صاحب کا مقصد یہ تھا کہ صحابہ کرام داعیان تھے اور اولیاء نہ تھے نعوذ باللہ۔

فرانس میں ایک ساتھی کی علالت

یہاں میڈریڈ میں امیر جماعت کہنے لگے کہ یہ ساتھی مزید ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا' اس کو چاہئے کہ پاکستان چلا جائے اس بیمار ساتھی نے بہت منت زاری کی کہ مجھے پاکستان نہ بھیجا جائے میں آپ لوگوں سے کوئی خدمت نہیں لوں گا لیکن امیر صاحب نے کہا کہ نہ صاحب تم ضرور پاکستان جاؤ گے۔ بیمار ساتھی نے کہا کہ لندن میں میرا داماد ہے پاکستان کی بجائے آپ مجھے لندن بھیج دیں وہاں میرا علاج بھی ہو جائے گا اور پھر میں حج کے لئے آجاؤں گا۔ تو آپ کے ساتھ ہی پاکستان چلا جاؤں گا' یا مجھے سعودی عرب بھیج دیں وہاں بھی میرا داماد رہتا ہے وہ میری خدمت کرے گا' اور حج کے موقع تک میں ان کے ساتھ رہوں گا' جب آپ وہاں آئیں گے تو پھر آپ کے ساتھ مل کر پاکستان چلا جاؤں گا' لیکن امیر صاحب نے اس کی ایک نہ مانی اور پاکستان واپس بھیج دیا' جب میں پاکستان واپس آیا تو اس ساتھی کو میں نے رائے ونڈیوں کے ساتھ گھومتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے کہا کہ حاجی صاحب یہ لوگ تو آپ کو معلوم ہو گئے تھے لیکن آپ پھر بھی ان کے ساتھ گھوم پھر رہے ہیں اس نے جواب دیا کہ کیا کروں دوسرا کوئی راستہ جو نہیں۔ تبلیغ کا کام چھوڑ دوں گا تو تباہ و برباد ہو جاؤں گا اور اس راستے کو چھوڑنا تو کفر ہے میں نے اس سے کہا کہ ان رائے ونڈیوں کی تبلیغ سے پہلے کیا مسلمان نہیں تھے اور کیا وہ تبلیغ نہ کرنے کی وجہ سے غرق ہو گئے تھے' حاجی صاحب کہنے لگے میں نہیں جانتا ہمیں بزرگان رائے ونڈ نے اسی طرح کہا ہے۔

ہم جوڑ پیدا کرتے ہیں توڑ پیدا نہیں کرتے

اسی میڈریڈ میں ہی لبنانی مسلمانوں کی تنظیم تھی جس کا سرپرست ایک لبنانی ڈاکٹر تھا یہ لوگ اپنی مصروفیات سے فارغ ہو کر اس سینٹر میں جمع ہوتے تھے اور عصر کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے تھے جو کہ

مذہب حنفی کے مطابق عصر کا وقت نہیں بنتا بلکہ وہ ظہر کا وقت ہی ہوتا تھا جب امیر صاحب سے بات کی گئی کہ ہمارے مذہب حنفی کے مطابق تو یہ نماز ادا نہیں ہوتی' ہمیں عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھنی چاہئے امیر صاحب کہنے لگے یہ بھی تو مسلمان ہیں کوئی کافر تو نہیں جب یہ لوگ پڑھتے ہیں تو ہم بھی ساتھ پڑھیں گے۔ اور اگر ہم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھیں اپنے مذہب کا خیال رکھیں تو یہ لوگ ہم سے ناراض ہو کر ہمارے اس کام سے متنفر ہو جائیں گے اور یہی بات ہمارے اور ان کے درمیان توڑ کا سبب بن جائے گی ہم تو امت میں جوڑ پیدا کرتے ہیں اور جوڑ پیدا کرنے کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔

میڈریڈ سے ہم اندلس چلے گئے

یہاں ہم مختلف شہروں غرناطہ' قرطبہ' اشبیلیہ' ملاگاہ' لینارس وغیرہ میں گئے یہاں بھی اسلامی سینٹر موجود تھے لیکن جب ہم لینارس شہر چلے گئے تو اس شہر میں اسلامی سینٹر نہیں تھا یہاں ہم راجہ حبیب الرحمن کے پاس رہے۔ یہ راولپنڈی کا رہنے والا ریٹائرڈ فوجی تھا یہ مع دو بیٹوں کے یہاں پر مزدوری کے مقصد پر رہتا تھا۔ یہ بہت ہوشیار قابل اور مہمان نواز انسان تھا اس نے ہمیں اندلس کے متعلق بہت سی باتیں بتائیں اور مسجد قرطبہ کے بارے میں بھی کافی معلومات فراہم کیں جب یہ گھر چلا گیا تو امیر صاحب نے کہا کہ یہ آدمی بہت چالاک ہے اس کی باتوں میں نہ آنا بلکہ اس کو اپنے کام کی دعوت دیں' اس شہر میں پنڈی کے اور لوگ بھی رہتے تھے' اگلے دن ہم نے گشت شروع کیا اور ان سب لوگوں کو جمع کر لیا امیر صاحب نے چھ نمبری تقریر سنائی مگر ایک بھی ہمارے ساتھ تیار نہ ہوا جب یہ لوگ چلے گئے تو امیر صاحب کہنے لگے کہ ان لوگوں کو میں جانتا ہوں یہ سب پنجاب کے مشرکین بریلوی ہیں دوسرے دن راجہ صاحب آئے کہنے لگے شام کو دو پاکستانی علماء آئیں گے وہ بھی یہاں آپ کے ساتھ رہیں گے اس بات کے ساتھ ہی امیر صاحب اور مولوی صاحب کے رنگ متغیر ہو گئے تو راجہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ بات ان

کو گراں گزری ہے کہنے لگے میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ بات سن کر آپ کو دلی خوشی ہوگی اور میں آپ کے چہرے پر مہمانوں کی آمد سے خوشی کے آثار دیکھ رہا ہوں ان کا انتظار زیادہ دیر نہیں کرنا پڑے گا وہ انشاء اللہ جلدی ہی پہنچ جائیں گے' راجہ صاحب تو چلے گئے لیکن ہمارے امیر صاحب نے ان دیکھے مہمانوں کے بارے میں گفتگو شروع کی کہنے لگے خوب سمجھتا ہوں بریلوی مشرک ہوں گے' ہمارے کام کے خلاف نکلے ہوں گے' ابھی یہ ہمارے لئے ان کو بلا رہا ہے راجہ صاحب بھی منافق آدمی ہے ہمارے ساتھ بھی محبت رکھتا ہے اور بریلویوں کے ساتھ بھی' یہاں نحوست ہے اور انوارات جہاں کھانے کی دعوت ہے امیر کہتا تھا کہ یہاں انوارات بہت ہیں اور جہاں کھانے کی دعوت نہ ہو تو امیر کہتا ہے کہ یہاں انوارات نہیں نحوست ہے۔ امیر صاحب ہم سے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ مہمان پہنچ آئے ہم نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا لیکن ان کے آنے پر سب ناراض تھے لیکن مہمان اور جگہ دونوں راجہ صاحب کے تھے ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے' مہمانوں نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا ہم قادیانیوں کے خلاف ختم نبوت کی تحریک چلا رہے ہیں' اور اسی سلسلہ میں مسلمانوں کے ساتھ ملاقاتیں کرتے ہیں ہمارے امیر صاحب نے منافقانہ انداز سے ظاہری طور پر ان کی اور ان کے کام کی تعریف کی انہوں نے بھی ہماری بہت تعریف کی لیکن ہم جب علیحدہ ہوئے یعنی لیٹنے کے لئے کمروں میں گئے تو امیر صاحب کہنے لگے کہ ان کا کام اتنا اہم اور ضروری نہیں ہے جتنا انہوں نے زور دیا ہے بلکہ یہ تو ایک طرح قادیانیوں کی تشہیر کرتے پھر رہے ہیں جو لوگ نہیں جانتے وہ بھی جان لیں گے اور اس کا فائدہ قادیانیوں کو پہنچے گا' رات کے کچھ حصے تک ہم ان کی غیبت اور اپنی تعریف کرتے رہے پھر امیر صاحب نے ہمارے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ صبح فجر کی نماز کے بعد آپ تقریر کریں گے لیکن خوب عالمانہ انداز سے کہ یہ لوگ بھی سمجھ جائیں کہ ہم جاہل نہیں بلکہ صحیح عالم ہیں۔

مولوی صاحب کی تقریر یا جھوٹ کا پلندہ

ہمارے مولوی صاحب کوئی خاص عالم نہیں تھے اور نہ ہی ان سے کسی علمی گفتگو کی توقع کی جا سکتی تھی جیسا کہ امیر صاحب نے کہا اس نے تو چند عربی کے الفاظ سیکھ رکھے تھے۔ بہر حال صبح نماز فجر کے بعد اٹھے اور تقریر شروع کر دی تقریر کی تمہید کے بعد مولوی صاحب نے خود ساختہ قصہ شروع کر دیا اور کہا کہ جو انگریز چاند پر گیا تھا اس نے وہاں چاند پر ایک آواز سنی تھی جب وہ واپس آیا تو ایک دن مصر کے بازار سے گزر رہا تھا کہ اچانک اس نے آذان کی آواز سنی تو وہ اس آواز کی تلاش میں مسجد میں پہنچ گیا اور موذن سے کہنے لگا کہ میں اس آواز کی تلاش میں تھا یہ آواز تو میں نے چاند پر سنی تھی مجھے یہ بتاؤ کہ یہ کون سا دین ہے' موذن ہمارا تبلیغی بھائی تھا اس نے کہا کہ یہ دین پاکستان کے رائے ونڈ میں سیکھا جاتا ہے تو اگر اس کا طالب ہے تو وہیں چلا جا وہ انگریز فوراً" پاکستان چلا آیا اب بھی رائے ونڈ میں رہتا ہے وہ بہت بڑا بزرگ بنا ہوا ہے مولوی صاحب نے قصہ ختم کر کے اپنی عالمانہ تقریر کا اختتام کیا مہمانوں نے تقریر سنی اور ہماری علمیت یا جہالت کا اندازہ لگا لیا وہ کہنے لگے اچھا آپ بیٹھیں ہم اپنے کام کے لئے جا رہے ہیں شام کو واپس آجائیں گے مہمانوں کے جانے کے بعد چند آدمیوں نے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ بات تو سراسر جھوٹ ہے اور ان کے اس جھوٹ پر امیر صاحب نے بھی اعتراض کیا مولوی صاحب کہنے لگے کہ آپ مولوی کی ترکیب نہیں سمجھ سکتے یہ ہمارا کام ہے اور ہم جانتے ہیں۔

یاد رکھنے کی بات

یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ تبلیغ والے یہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں دین عام کرنا چاہتے ہیں جب کہ یہ لوگ دین کو مٹانے کے درپے ہیں اس لئے کہ میں نے دیکھ لیا کہ ہم گاؤں گاؤں اور دربدر ٹھوکریں کھاتے رہے خانہ بدوشوں کی طرح آج یہاں اور کل وہاں رات گزارتے رہے' عام لوگ ہمیں بڑی

حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعتیں غیر ممالک جاتی ہیں اور لاکھوں بے دینوں کو مسلمان کرتی ہیں' یہ بات بالکل جھوٹ ہے بے دین لوگوں کو تو یہ تبلیغ نہیں کر سکتے تو مسلمان کیسے بناتے ہیں' دوسری بات یہ کرتے ہیں کہ ہماری پہلی جماعتوں نے بیرونی ممالک میں جہاں جہاں خیمے لگائے تھے آج ان جگہوں پر مسجدیں آباد ہیں۔ جب میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ وہ مسجدیں کہاں ہیں جو پہلے رائے ونڈیوں کے خیموں کی جگہ آباد ہو چکی ہیں تو اس بات پر میرے ساتھی مجھ سے سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ بات تو ہم پاکستان میں ترغیب کے لئے کر رہے ہیں۔

لینارس میں ایک پاکستانی کے ہاں دعوت

جب ہم اس کے گھر جا کر بیٹھ گئے تو میزبان نے کہا کہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور ایک بار الحمد شریف اور گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر ثواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو بخش دیں' ہم نے میزبان کی ہدایت کے مطابق کام کیا۔ اور پھر کھانے کے لئے کمر بستہ ہو گئے جب خوب سیر شکم ہوئے تو پھر اپنے میزبان سے خوشی کے ساتھ رخصت ہو گئے جب اپنی جگہ پہنچ گئے تو امیر صاحب کہنے لگے مولوی صاحب یہ آدمی تو مشرک تھا جو یہ کہہ رہا تھا کہ یہ ثواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی روح کو بخش دیں' مولوی صاحب نے فوراً" فتویٰ لگا دیا ایسے مشرکوں کا کھانا تو بالکل حرام ہے میں نے پوچھا کہ پھر ہم نے کھایا کیوں ان دونوں نے کہا کہ اگر ہم نہ کھاتے تو وہ ہماری دعوت و تبلیغ سے متنفر ہو جاتا پھر میں نے کہا کہ ہمیں تو کھانا چاہئے خواہ مشرک کے گھر کا ہو یا موحد کے گھر کا اس سے ہمیں کیا سروکار' امیر صاحب غضب ناک نگاہوں سے میری طرف دیکھ کر خاموش رہے۔

ملاگاہ :

اندلس میں ایک شہر کا نام ہے ہم جب یہاں آئے' یہاں کا اسلامی سینٹر دریا کے کنارے ایک بلڈنگ میں تھا ہم اس بلڈنگ پر چڑھ گئے عصر کا وقت تھا پوری رات گزرنے کے بعد جب صبح ہوئی تو یہاں دریا کے کنارے پر انگریز مرد اور عورتیں نکل آئیں کبھی دریا کے پانی میں غوطے لگاتے اور کبھی ریت پر لیٹ جاتے تھے ہمارا ایک ساتھی صبح سے لاپتہ تھا سب کا خیال تھا کہ لیٹرین یا غسل خانے گیا ہو گا مگر جب دوپہر کا کھانا تیار ہوا اور یہ ساتھی نظر نہ آیا تو امیر نے حکم دیا کہ بلڈنگ کے سب کمروں کی تلاشی لو شاید کہیں سو رہا ہو یا بیمار پڑ گیا ہو ہم نے بلڈنگ کی تلاشی شروع کر دی مگر جب ایک کمرہ میں گئے تو وہ ساتھی کھڑکی میں کھڑا عورتوں کو ننگے نہاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور دیکھنے میں اس قدر محو تھا کہ ہم نے اشاروں سے تمام ساتھیوں کو جمع کیا اور اس کو دیکھنے لگے یہ ساتھی اس قدر محو ہو چکا تھا کہ ہم تمام اس کے پیچھے کھڑے تھے مگر اس کو خبر تک نہیں تھی۔

پرتگال :

پھر ہم اندلس سے پرتگال پہنچے اسی ملک کے نام سے ہماری جماعت کو منسوب کیا گیا تھا ہم پرتگال کے دارالخلافہ لزبن آئے یہاں کل دو مساجد تھیں اور تیسری مسجد لیبیا کے خرچ سے زیر تعمیر تھی یہاں تقریباً" ڈھائی ہزار مسلمان رہتے تھے اور یہ لوگ ہماری جماعت کے آدمی تھے ہم نے یہاں ایک مہینہ گزارا پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہاں دو مسجدیں تھیں ہم کبھی ایک مسجد اور کبھی دوسری میں پڑے رہتے تھے تبلیغ اور گشت بھی نہ تھے یہ باتیں پاکستان میں ہوتی تھیں لیٹے لیٹے ہم بھی تھک گئے اور مقامی لوگ بھی دل برداشتہ ہو گئے اس لئے کہ ایک ماہ تک متواتر ہم انہیں چھ نمبری تقریر سناتے رہے۔

ساتھیوں کا خیال اچانک امیر صاحب اور مولوی صاحب کی طرف چلا گیا ہم جب پاکستان سے چلے

تھے۔ یہاں تک انہوں نے خدمت کا نمبر نہیں لیا تھا ہمارے ایک ساتھی نے کہا کہ ہم تو بہت ظالم ہیں ہم نے پوچھا وہ کیسے اس نے کہا دیکھو خدمت سے خدا ملتا ہے اور دوسرے اعمال سے جنت ملتی ہے اور ہم تو اللہ پاک کے راستے میں نکلے ہیں کہا جاتا ہے مومن مسلمان وہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرے دیکھو خدمت ہم کرتے ہیں خدا ہمیں مل گیا اور دوسرے اعمال سے جنت ملتی ہے اس میں امیر صاحب اور مولوی صاحب اور ہم تمام یکساں ہیں ان دونوں غریبوں کو تو صرف جنت ملی ہے جب ان کو خدا نہ ملے تو صرف جنت کو کیا کریں گے آپ لوگ ہی جواب دیں ہم خاموش رہے مگر امیر صاحب فوراً بول اٹھے کہ میں بیمار ہوں خدمت نہیں کر سکتا اور مولوی صاحب کہنے لگے کہ خدا ہانڈی چمچ یا روٹی سالن میں نہیں ہے کہ تم لوگوں کو مل گیا اور ہمیں نہیں ملا ہمارے اس ساتھی نے جواب یہ درس تو آپ لوگوں نے ہی ہمیں دیا ہے کہ اسں خدمت سے خدا ملتا ہے مولوی صاحب کہنے لگے یہ بات اس لئے کرتے ہیں تاکہ تم جیسے جاہل ہماری خدمت کرتے رہیں' تمام ساتھی مولوی صاحب کی ان باتوں سے بڑے بے زار ہوئے ایک دن امیر صاحب سے کہنے لگے کہ اس ملک سے چلتے ہیں لیکن امیر صاحب یہاں سے جانا نہیں چاہتے تھے اس لئے کہ یہاں پر من و سلویٰ ملتا تھا' چند دن بعد امیر صاحب نے عصر کی نماز سے پہلے ہمیں اکٹھا کیا کہ مشورہ کرتے ہیں کہ اس ملک سے کب جائیں ہر ایک ساتھی سے امیر پوچھتا رہا اور وہ اپنا اپنا مشورہ دیتا رہا کسی نے کہا کل جانا چاہئے کسی نے کہا پرسوں جانا چاہئے الغرض تمام نے اپنی اپنی رائے پیش کر دی آخر میں امیر صاحب کہنے لگے کہ تمام ساتھی درود شریف پڑھ لیں تاکہ ہمارے اوپر بات کھل جائے ہم نے درود شریف پڑھ لیا امیر صاحب نے تھوڑی دیر کے لئے سر نیچے کیا پھر اٹھایا کہنے لگے کہ بات نہیں کھلی' معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام کی فکر ایک نہیں ہے یہ مشورہ نماز کے بعد کریں گے ساتھی سمجھ گئے کہ امیر صاحب یہاں رہنا چاہتے ہیں نماز کے بعد جب ہم دوبارہ مشورے کے لئے بیٹھے تو امیر صاحب نے ہر ایک سے رائے معلوم کی تو تمام نے کہا کہ آپ جو مناسب سمجھیں' ہم نے ایک بار پھر درود شریف پڑھا تو امیر صاحب کے اوپر بات کھل گئی کہنے لگے کہ

اللہ پاک نے مہربانی فرمائی ہے بات حل ہو گئی رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کے بعد ہی جائیں گے رمضان المبارک کو چند دن ہی باقی تھے یہ تمام دن شور شرابے میں گزر گئے پھر ہم رمضان المبارک کی بارہویں دن لندن سے واپس اسپین روانہ ہوئے۔

اسپین کے باڈر پر گائیوں کا فارم

ہم سے پہلے جماعت نے اپنی ڈائری میں یہ بات لکھی تھی کہ ہم ایک جگہ گائیوں کے فارم کے پاس گزر رہے تھے ان گائیوں کی نظر جیسے ہی ہم پر پڑی تو وہ گائیں ہماری طرف دوڑ کر آئیں اور خاردار تار کے پاس آکر کھڑی ہو گئیں جو فارم کے گرد لگائی گئی تھی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور زبان حال سے کہہ رہی تھیں کہ ہم تو اس ملک کی گائیں ہیں اور اپنی زندگی میں تمہارے جیسے نورانی چہرے نہیں دیکھے ہمارا تو یہی گمان تھا کہ روئے زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرنے والا کوئی نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب بھی یہ ایسے لوگ موجود ہیں جو خود بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی تبلیغ کرتے ہیں' جب ہم اسپین کے باڈر پر پہنچے تو امیر صاحب نے کہا کہ گاڑی یہاں روک لیں دوپہر کا وقت ہے آرام کرنے کے بعد چلیں گے ہم اتر گئے تو میں نے دیکھا کہ سڑک کے کنارے پر گائیوں کا فارم تھا جہاں چند گائیں لیٹیں تھیں چند کھڑی تھیں اور کچھ چارہ کھا رہی تھیں میں نے دل میں سوچا کہ یہ گائیں تو کافروں کے ملک میں ہیں اور ہمارے نورانی چہرے دیکھ کر دوڑی چلی آئیں گی' اور ہم سے بھی ویسے ہی گفتگو کریں گی جیسا کہ ہم سے پہلی جماعت کے ساتھ انہوں نے گفتگو کی ہے۔ کافی دیر گزر گئی مگر ایک گائے بھی خاردار تار کے پاس نہیں آئی میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ حاجی صاحب شاید ہمارے چہروں میں وہ نورانیت نہیں جو پہلی جماعت والوں کے چہروں میں تھی اسی لئے یہ ہماری طرف نہیں آئیں۔ آپ ایسا کریں کہ جائیں اور گائیوں کو اپنی طرف بلائیں تاکہ ہم بھی اپنی ڈائری میں

لکھ سکیں اس بات پر حاجی صاحب ہنسے اور کہا کہ ویسے ہی اپنی ڈائری میں لکھ دیں گے کہ گائیں ہماری طرف دوڑ کر آئیں اور ہم سے گفت و شنید کی۔ اس پر امیر صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی کہنے لگے کہ آپ پہلی جماعتوں کے حالات سے انکار کرتے ہیں' میں نے کہا امیر صاحب ہم ان کے حالات سے انکار نہیں کرتے بلکہ ہمیں اپنے حال پر افسوس ہو رہا ہے۔

مولوی صاحب کی جہالت کی انتہا

یہی دن تھا عصر کی نماز کے بعد ہم گاڑی میں جا رہے تھے سورج غروب ہو رہا تھا مگر ابھی غروب ہوا نہیں تھا مولوی صاحب کہنے لگے امیر صاحب ڈرائیور سے کہیں کہ گاڑی ایک طرف روک لے افطار کا وقت ہو گیا ہے تاکہ افطار کر لیں دوسرے ساتھی نے کہا کہ سورج ابھی غروب نہیں ہوا وہ سامنے نظر آ رہا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ روزے کا اپنا وقت ہوتا ہے سورج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا میں نے کہا مولوی صاحب یہ مسئلہ آپ نے کل کیوں نہیں بتایا مولوی صاحب نے کہا آج ضرورت پڑی ہے تو بیان کر دیا ہے۔ اور اسی کے ساتھ اپنی بات پر اکڑ گئے میں نے پھر کہا کہ مولوی صاحب اگر آپ افطار کرنا چاہتے ہیں تو چلتی گاڑی میں بھی کر سکتے ہیں آپ کو کون منع کر رہا ہے مولوی صاحب کچھ اور بھی کہنے والے ہی تھے کہ ڈرائیور نے آواز دی جھگڑا نہ کرو ہم پہنچ گئے ہیں۔ گاڑی رکی اور ہم اتر گئے تقریباً" دس منٹ بعد مقامی لوگوں نے افطار کیا اور ہم ان کے ساتھ افطار میں شریک ہوئے۔

میڈریڈ کے اسلامی سینٹر میں واپسی

ہم جب میڈریڈ آئے تو عشاء کے وقت سینٹر کے لوگوں نے نماز تراویح دس رکعت اور وتر واجب

ایک رکعت پڑھے ہمارے رائے ونڈی ساتھیوں نے بھی اسی طرح کیا صبح میں نے اپنے مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولوی صاحب ہمارے مذہب میں تراویح اور وتر کا مسئلہ کس طرح ہے اور ہمیں دس رکعت تراویح اور ایک وتر پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ میرے سوال کے جواب میں مولوی صاحب بالکل تھکے ہوئے انداز میں بولے کہ رات کو ہم نے کفر کیا تھا اور ابھی دوبارہ مسلمان بن گئے ہیں۔

ہمارے مولوی صاحب کی ایک اور جہالت

مولوی صاحب لائبریری میں کتابیں ڈھونڈ رہے تھے میں نے پوچھا مولوی صاحب کیا دیکھنا ہے اس نے کہا تین رکعت وتر کے بارے میں حدیث دیکھنا ہے اس پیش امام کو دکھاتا ہوں میں نے پھر پوچھا اس کا فائدہ؟ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ان کو حدیث دکھاؤں گا اس لئے کہ یہ حدیث مانتے ہیں اور پھر تین رکعت پڑھیں گے میں نے کہا مولوی صاحب یہ مذہب کا مسئلہ ہے تمہارا کام نہیں آپ ایک حدیث دکھائیں گے وہ بیس حدیثیں دکھا دیں گے۔ اس نے کہا نہیں ان بچاروں کو پتہ نہیں انہوں نے اگر ایک حدیث دیکھ لی تو پھر ان کا عمل دیکھنا' نماز عشاء کے بعد مولوی صاحب لائبریری کی طرف آئے ایک کتاب سے اس عرب پیش امام کو دلیل دکھائی' عرب سمجھ گیا اس نے میز کے اوپر مولوی صاحب کے سامنے کتابوں کا ڈھیر لگا دیا اور ایک رکعت وتر کے بارے میں اتنے دلائل دکھائے کہ ہمارے مولوی صاحب کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا عرب نے مولوی صاحب سے کہا یہ مذہبی مسئلہ ہے ہمارے مذہب میں تمہارا کیا کام ہے مولوی صاحب شرمندہ ہو کر اٹھ کر چلے آئے ساتھیوں نے پوچھا مولوی صاحب عرب کو شکست دی یا نہیں مولوی صاحب کچھ کہے بغیر سیدھے اپنے بستر میں گھس گئے۔

مولوی صاحب کی ایک جاہلانہ نصیحت

نماز میں یہ عرب قیام کی حالت میں پاؤں کافی کھلے رکھتے ہیں اور نے جب امام دونوں سلام پھیر کر فارغ ہو جاتا ہے تو تب مقتدی سلام پھیرتے ہیں۔ مولوی صاحب امیر صاحب کو مشورہ دیا کہ ساتھیوں سے کہیں کہ وہ بھی ایسا ہی کریں اس بات پر یہ عرب لوگ بہت خوش ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ ہمارا جوڑ پیدا ہو گا امیر صاحب تو خود ہی جاہل آدمی تھے کہا ہاں صاحب یہ بات صحیح ہے۔ میں نے کہا نماز اللہ کا حکم ہے اس سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہئے عرب لوگوں کو راضی کرنے کی کیا ضرورت ہے ان دونوں نے کہا نماز اعمال میں سے ہے اور جب تک ہم اپنے اعمال کو قربان نہیں کریں گے تو امت میں جوڑ پیدا کرنا مشکل ہے۔

میڈریڈ میں پاکستان کا سفیر

ہمیں راولپنڈی میں ہی کہا گیا تھا کہ اسپین کے سفیر کے لئے اپنے ساتھ کراچی سے انار دانہ لے جائیں گے سفیر صاحب انار دانہ بہت پسند کرتے ہیں اس حد تک پسند کرتے تھے کہ یہ پسند عشق کی صورت اختیار کر گئی تھی اور ان کی یہ کمزوری راولپنڈیوں نے معلوم کر رکھی تھی انار دانہ ہم اپنے ساتھ لے کر گئے تھے یہاں ہمیں سعودی ویزے کی ضرورت تھی اور ان کا ملنا محال تھا کیونکہ ان دنوں ہمارے سعودی عرب کے بزرگ جیل میں تھے امیر صاحب نے دو آدمی سفیر صاحب کی ملاقات کے لئے بھیج دیئے اور ان سے کہا کہ یہ انار دانہ سفیر صاحب کو تحفہ کی صورت میں پیش کرنا اول اپنی دعوت دیں بعد میں سعودی عرب کے ویزے کے لئے کہہ دینا۔ ہمارے ساتھیوں نے جب سفیر صاحب کو انار دانہ پیش کیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور پھر جب ویزے کے لئے کہا گیا تو اس نے کہا آپ فکر نہ کریں کل تمام ساتھی سعودی عرب کے سفارت خانہ میں چلے جائیں میں ان سے بات کر لوں گا۔ وہ ویزے دے دیں گی

کل ہم سعودی عرب کے سفارت خانہ گئے حقیقت یہ تھی کہ ہمارے سفیر صاحب ہمارا کام کر چکے تھے ہمارے ویزے لگ گئے ہمارا اگلا سفر اٹلی تک تھا لیکن فرانس راستے میں پڑتا تھا۔

امیر صاحب کا امر اور مولوی صاحب کی مزید جہالتیں

اسی شہر میں ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا وہ یہ کہ جب ہم نے عشاء کے فرض اور دو رکعت سنت ادا کی تو تراویح کے لئے کھڑے ہو گئے امام نے سورہ فاتحہ ختم کی تو جیب سے قرآن شریف نکال کر اس سے قراءت شروع کر دی رکوع کرتے وقت قرآن مجید کو جیب میں رکھ کر رکوع کے لئے جھکے اسی طریقہ سے دس رکعت تراویح اور ایک رکعت وتر ادا کی ہمارے مذہب میں تو ایسی نماز نہیں ہے مگر ہم نے راولپنڈی اصول یا اپنی منافقت کی وجہ سے ان کے پیچھے اقتدا کی نماز ختم ہونے کے بعد جب عربی لوگ چلے گئے تو ہمارے مولوی صاحب نے کہا یہ نماز نہیں ہوئی چلیں ابھی دوبارہ پڑھ لیں مولوی صاحب آگے اور ہم پیچھے بیس رکعت تراویح اور تین وتر ادا کئے یہ رات تو گزر گئی مگر امیر نے کچھ نہ کہا کل امیر صاحب اور مولوی صاحب نے آپس میں مشورہ کیا مولوی صاحب نے ساتھیوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ رات کو میں بھول گیا تھا مسئلہ یہ ہے کہ یہ عرب لوگ جیسی نماز پڑھتے ہیں ایسے ہمارے مذہب میں ہوتی ہے امیر نے کہا اگر ہم تراویح علیحدہ پڑھنا شروع کر دیں تو یہ عرب لوگ ہم سے ناراض ہو جائیں گے اور ہم تو جوڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور علیحدہ تراویح پڑھنے سے توڑ پیدا ہوتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ لوگ وتر ایک رکعت پڑھتے ہیں ہماری مذہب کا فتویٰ تین رکعت پر ہے یہ کیسے ہو گا امیر نے کہا یہ قربانی کا راستہ ہے اس میں سب کچھ قربان کرنا چاہئے اور جب سب کچھ قربان کر دیا تو پھر آپ لوگ کامل داعی بن جائیں گے۔ میں نے پھر پوچھا مذہب کو بھی قربان کر دیں امیر صاحب نے جواباً" کہا ہاں اب سمجھے ناں' اور پھر امیر صاحب بمعہ نو ساتھیوں کے اسی طریقہ پر نماز تراویح پڑھنے لگے اور مذہب کو قربان کر دیا اور اسی طرح سب کچھ

قربان کرنے کے لئے تیار ہوگئے کیونکہ وہ کال داعیان تھے اور ہم دو آدمی نماز تراویح اور وتر مسجد سے باہر ادا کرتے یہ بات امیر صاحب کے لئے بہت مشکل تھی مگر ہم نے ان کی کوئی پروا نہیں کی۔

جہل نمبر۲

ہمارے مولوی صاحب نے ساتھیوں کو جمع کیا اور کہا کہ ان عربوں نے ہمارے اوپر اعتراض کیا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ دوران نماز آپ پاؤں کا فاصلہ کم رکھتے ہیں اور یہ سنت طریقہ کے خلاف ہے سنت طریقہ تو یہ ہے کہ دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو اور دونوں پڑوسیوں کے پاؤں کی چھوٹی انگلیاں ملی ہوئی ہوں تو اب ان عربوں کو کیا جواب دیں امیر صاحب نے کہا آپ عالم ہیں اگر جواب آتا ہے تو بتا دو اور اگر نہیں آتا تو ان سے کہہ دو ہم سمجھے نہیں آئندہ آپ لوگوں کی طرح نماز پڑھیں گے مولوی صاحب کہنے لگے کہ مجھے کوئی جواب نہیں آرہا اس لئے آپ لوگوں کو جمع کیا ہے اور پھر ہر ایک ساتھی امیر صاحب کی طرح جواب دیا۔ میں نے کہا اس بات میں کون سی مشکل ہے آپ عربوں سے کہہ دیں کہ ہم حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد ہیں اور ان کی تقلید کرتے ہیں یہ ان کی تحقیق ہے کہ نمازی کے دونوں پاؤں کا فاصلہ چار انگلیوں سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے اور ہمارا یہی سنت طریقہ ہے میری یہ بات وہ عربوں سے کہنا نہیں چاہتے تھے میں اپنی بات پہ اڑ گیا میرے سختی کے ساتھ اڑنے کی وجہ سے انہوں نے یہ بات عربوں سے کی تو وہ لوگ اس بات پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی تقلید کرتے ہیں تو ہم یہ اعتراض کبھی نہ کرتے۔

جہل نمبر۳

ایک جگہ مقامی لوگوں نے ہمارے مولوی صاحب کو نماز عصر کی جماعت پڑھانے کی غرض سے آگے کیا تو مولوی صاحب نے پوری چار رکعت پڑھی لوگوں کے جانے کے بعد میں نے پوچھا مولوی صاحب چاہئے تھا کہ آپ قصر ادا کرتے یہ چار رکعتیں آپ نے کیسے ادا کیں۔ انہوں نے کہا چار رکعت اس لئے پڑھی ہیں کہ میں نے سوچا کہیں یہ عرب اس شک میں نہ پڑ جائیں کہ ان کا دین متبادل ہے اور عصر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھتے ہیں میں نے پھر پوچھا کہ قصر کا مسئلہ اسلام میں ہے یا کہ پاکستان میں؟ کیا ان کو معلوم نہیں کہ ہم مسافر ہیں ہماری باتیں امیر صاحب نے سن کر کہا مولوی صاحب ان سے کہیں کہ ہم سیکھنے کے لئے نکلے ہیں آپ سکھاتے رہیں۔

جہل نمبر۴

ایک دن چھ نمبری بیان کے بعد ہم نے ان عربوں سے مطالبہ کیا کہ چار مہینے چالیس دن کے لئے کون کون جاسکتے ہیں ایک عربی نے کہا میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو مانیں یا تمہاری بات کو تسلیم کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اپنے محلے کی مسجد میں اعتکاف کریں اور آپ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے سہ چلیں۔ اس بات پر ہمارے امیر صاحب اور مولوی صاحب اور تمام ساتھی خاموش ہوگئے جتنے عرب بیٹھے تھے اٹھ کر چلے گئے اور ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہے گئے۔

ہم فرانس سے اٹلی جارہے تھے روم اٹلی کا دارالحکومت ہے یہاں ایک اسلامی سینٹر بھی ہے سعودی عرب کے خرچے سے چلتا ہے ہماری منزل یہی جگہ تھی ہم روم جارہے تھے کہ راستے میں ہماری گاڑی الٹ گئی تمام ساتھی بحفاظت باہر نکل آئے لیکن ڈرائیور نے فریاد شروع کردی کہ میری فلاں جگہ درد ہے کبھی ایک جگہ بتاتا اور کبھی دوسری' پولیس والے آئے اور اسے اپنی گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے گئے دوسری طرف ورکشاپ والے آئے اور ہماری گاڑی کو سیدھا کرکے اسٹارٹ کیا پھر ہم اپنے ڈرائیور کے پیچھے ہسپتال گئے ڈرائیور سامنے بینچ پر بیٹھا تھا اور ایک ٹانگ پر ہسپتال نے پٹی باندھ دی تھی ہم ڈرائیور کو ساتھ لے گئے جب روم پہنچے تو ہم نے ڈرائیور سے پوچھا کہ تمہارا پاؤں درد کرتا ہے کہنے لگا نہیں ہم نے اسے کہا کہ آرام سے پٹی کھول دو تاکہ پتہ چلے اس کو کیا ہے جب پاؤں سے پٹی کھولی پہلے تو ہم حیران ہوئے اور پھر ہنسے اس لئے کہ ڈرائیور کا پاؤں بالکل ٹھیک تھا۔

ہم اسی سینٹر میں تھے کہ مردان شہر کا ایک لڑکا آیا اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی جس کی عمر تقریباً" سولہ سال تھی اور وہ لڑکی عیسائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوئی تھی وہ دونوں میاں بیوی ہم سے حسن ظن رکھتے تھی اور ہم ان کی نظروں میں علماء اور اولیاء کا درجہ رکھتے تھے' یہ دونوں اسلام کی باتیں سننے کے لئے آئے تھے دوپہر کے کھانے کا وقت تھا امیر صاحب ان دونوں سے کہنے لگے کہ آپ کھانا ہمارے ساتھ کھائیں یہ بات انہوں نے قبول کرلی امیر صاحب مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ آپ چلے جائیں اور دوسرے کمرے میں ساتھیوں سے علیحدہ کھانا کھائیں آپ کو اس لئے ساتھ بھیجتا ہوں تاکہ اس لڑکی کو اسلامی طرز سے کھانے کا طریقہ سکھائیں۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے الحمد کیا مانگے دو آنکھیں مولوی صاحب کو بھی یہی چاہت تھی ہمارے ایک ساتھی نے کہا ملا غرق ہوگیا میں نے پوچھا کیسے اس نے مجھے کہا کہ یہ روم کی ایک حسین لڑکی ہے شوہر ساتھ ہے مولوی کچھ کر تو سکتا نہیں مگر دن رات اس کے خیال میں رہے گا اور پھر اس نے قسم اٹھا کر کہا کہ مولوی صاحب کو رات کو احتلام ہوگا حقیقت یہ ہے کہ صبح ہم نے دیکھا کہ مولوی صاحب روم کے ٹھنڈے پانی سے غسل کر رہے تھے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے یہی سینٹر تھا کہ ایک آدمی آیا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا ہمارے امیر صاحب کو اٹلی کے کرنسی نوٹوں کا ایک بڑا بنڈل دیا امیر صاحب نے بڑی خوشی سے قبول کیا یہ روپے امیر صاحب کے تھے ان میں ہمارا حصہ نہیں تھا۔ اس سینٹر میں امیر صاحب اور اسی ڈرائیور کا سخت اختلاف ہوا اختلاف کا سبب گاڑی کا ایکسیڈنٹ تھا اس ڈرائیور نے امیر کے خلاف ساتھیوں میں پارٹی بنائی امیر انتہائی پریشان تھے مگر کوئی تدبیر نہیں آتی تھی۔ ایک دن امیر صاحب نے کہا کہ یہ آدمی جماعت میں توڑ پیدا کرتا ہے میرا فیصلہ ہے کہ یہ آدمی پاکستان جائے گا یا میرے ساتھ وعدہ کرے کہ ساتھیوں میں توڑ کی جگہ جوڑ پیدا کرے گا ڈرائیور نے کہا یہ آپ کا فیصلہ ہے اب میرا فیصلہ سن لو میں وہ بیمار حاجی زین الحق

نہیں ہوں کہ تیرے کہنے سے پاکستان واپس چلا جاؤں گا رہ گیا جماعت میں توڑ جوڑ اگر میں جماعت میں توڑ پیدا کروں تو آپ ہمارے امیر ہیں تو آپ جوڑ پیدا کریں آپ اپنا کام کریں میں اپنا کام کروں گا۔

اگلے دن ہم یوگوسلاویہ روانہ ہوئے باڈر کے قریب اٹلی کی حدود میں ہمیں رات آگئی مغرب کی نماز کے لئے کھڑے تھے کہ ایک عیسائی آیا ہمارے سامنے بیٹھ گیا اور جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو اس عیسائی نے ہمارے امیر صاحب کا پوچھا امیر صاحب بات کرنے کے لئے آگے بڑھے تو اس نے ہمارے امیر سے پوچھا کہ چرس یا پاؤڈر ہے فرانس کے شہر لائیو سے ایک عرب رائے ونڈی ہمارے ساتھ تھا جو کہ ترجمانی بھی کرتا تھا امیر صاحب نے انکار کیا کہ ہمارے ساتھ یہ چیزیں کہاں عیسائی ہنس کر چلا گیا لیکن رات کے دو بجے پھر آیا امیر، وہ عرب اور عیسائی ساتھیوں سے ذرا دور بیٹھ کر کافی دیر تک باتیں کرتے رہے میں صرف اتنا سمجھا کہ جب ایک دوسرے سے جدا ہو رہے تھے تو تینوں خوش تھے۔

یوگوسلاویہ اور بلغاریہ

یہاں یوگوسلاویہ میں مسلمان زیادہ تھے لیکن حکومت عیسائی سوشلسٹوں کی تھی مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں تھی ہم کافی شہروں میں گھومے لیکن ادھر کی انتظامیہ نے ہمیں مسجدوں میں نہیں رہنے دیا اور کوئی اسلامی سینٹر بھی اس ملک میں نہیں تھا جیسے دوسرے ملکوں میں تھے اور ہمارے رائے ونڈ کے بزرگوں نے جہاں خیمے لگائے تھے اور پھر اس جگہ مسجدیں آباد ہوئی تھیں اور وہ مسجدیں دور بین میں بھی نظر نہیں آئیں، تاکہ ہم وہاں رہ جاتے اس ملک سے نامراد نکل کر بلغاریہ میں داخل ہوئے یہ ملک ہمارے لئے یوگوسلاویہ سے بھی خراب تھا انہوں نے تو ایک منٹ کے لئے بھی نہیں چھوڑا یہاں بمشکل ایک رات سڑک کے کنارے گزار کر اگلے دن ہم ترک میں داخل ہوئے۔

ترک استنبول

استنبول میں ہمارا مرکز تھا ہم وہاں چلے گئے یہاں ایک اور پاکستانی جماعت موجود تھی انہوں نے گاڑی کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسے خراب ہو گئی تو امیر صاحب کہنے لگے دیوار کے ساتھ ذرا ٹکر ہو گئی میں نے حیرت کے ساتھ دوسرے ساتھی سے پوچھا یہاں پر سچ کی بجائے جھوٹ میں کیا حکمت ہے اس کی طبیعت خراب کی گئی تھی اس نے مجھے کہا غرق ہو گیا کرتا ہے ان پر 'امیر جانے اور یہ لوگ جھوٹ بولے یا سچ۔

حضرت ابو ایوب انصاری کا مزار شریف

اسی استنبول میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا روضہ مبارک ہے تین آدمیوں نے امیر صاحب سے اجازت طلب کی تاکہ ہم زیارت کے لئے چلے جائیں مگر امیر نے اجازت نہیں دی کل چلے جائیں ہم نے کل پھر امیر صاحب سے کہا مگر اس نے پھر عذر کیا اگلے دن ہم نے مشورہ کیا کہ آج اجازت دے یا نہ دے ہر صورت میں زیارت کرنے جائیں گے 'امیر صاحب ہمارے تیور دیکھ کر سمجھ گئے کہا کہ چلے جائیں لیکن مولوی صاحب آپ کے ساتھ جائیں گے یہ آپ کا امیر ہو گا اور ایک ترک رائے ونڈی بھی ساتھ بھیجا کہا یہ آپ کا راہنما ہو گا ہم ان سے رخصت ہوئے اور ایک جگہ پر پہنچ گئے وہاں ایک روضہ تھا کافی تعداد میں لوگ وہاں جمع تھے بہت رش کی وجہ سے یہ لوگ قطار در قطار کھڑے تھے ایک ایک جا کر دعا کرتا اور چلا جاتا ہے ہم یہاں سے سیدھا نکل کر چلے گئے میرا خیال تھا کہ ہم حضرت ابو ایوب انصاری کے روضے پر جا رہے ہیں یہ کسی اور کا روضہ ہو گا مولوی صاحب اور ترک رائے ونڈی آگے آگے جا رہے تھے ہم ان کے پیچھے تھے ایک کلو میٹر آگے جا کر ایک عام قبرستان میں ایک قبر کے پاس کھڑے

ہو گئے مجھے تو پہلے ترک حکومت پر بڑا غصہ آیا کہ اتنی بڑی شخصیت آپ کے وطن میں ہے اور آپ ان کی قبر عام قبروں سے ذرا ممتاز کر کے نہیں بنا سکتے لیکن جب قبر کے سرہانے لگی ہوئی تختی پر نظر پڑی تو ترک حکومت پر غصہ ختم ہو کر مولوی اور ترک رائے ونڈی پر غصہ آگیا کیونکہ یہ قبر ایک پاکستانی رائے ونڈی کی تھی میں نے ایک مثال پیش کی کہ کسی گاؤں میں ایک ہندو رہتا تھا جب بھی اس گاؤں میں ہندو لوگ آتے تو وہ اپنے ہندو کا ضرور پوچھتے تو ہم بھی وہی ہندو بن گئے ہیں جدھر بھی جائیں اپنے رائے ونڈی کا ضرور پوچھیں گے اور اب اگر ہم ابو ایوب انصاریؓ کی قبر پر جائیں تو ان کی بجائے رائے ونڈی کی قبر پر جا پہنچیں گے، ہمارے ساتھی مولوی اور ترک رہبر بہت خفا ہوئے لیکن منہ سے کچھ نہیں کہا وہاں سے لوٹ کر اس جگہ پہنچے جہاں کافی ہجوم تھا یہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا روضہ مبارک تھا صحابی کے روضے کی یہ کم توہین ہے کہ ان کو راستے میں چھوڑ کر رائے ونڈی کے قبر پر چلے گئے، ہم نے اس مرکز میں ایک ہفتہ گزارا اور یہاں کھانے کے سوا کوئی کام نہ تھا۔

انقرہ

یہ ترک کا دارالخلافہ ہے یہاں ایک مسجد میں رات کے لئے رہ گئے اسی مسجد میں سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تفسیر تفہیم القرآن پڑا تھی میں نے اٹھا کر کھولا تو مشورہ کے بارے میں بیان تھا میں نے زور زور سے پڑھنا شروع کر دیا جس پر امیر صاحب نے ناراض ہو کر کہا یہ تو مودودی کی تفسیر ہے بند کرو ابھی ہم اپنی تعلیم شروع کر رہے ہیں یہاں اصل بات یہ تھی کہ تفسیر میں مشورے کے حق میں جو کچھ لکھا تھا امیر اس کا تضاد تھا۔ اس وجہ سے تفسیر بیان کرنے سے منع کیا رائے ونڈیوں کا تو ویسا ہی ان کے ساتھ اختلاف ہے ان کے بزرگ مولوی ذکریا نے تو ان کے اوپر کتاب بھی لکھی ہے۔ جس کا نام ہے "فتنہ مودودیت" اور مفتی محمد شفیع کراچی والے نے بھی ان کے اوپر کتاب "مودودی اکابر امت کی

نظر میں" لکھی ہے۔ اسی مسجد میں وہ گاڑی کا ڈرائیور جس سے ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا اپنا روم والا بات یاد ہو گئی اپنے آپ زور زور سے نعت خواں کی طرح کہتا ہے کہ یا جماعت میں جوڑ پیدا کریں یا پاکستان جائیں گے امیر کو یہ بات بہت بری لگی ساتھیوں کو جمع کیا کہنے لگے کہ آپ اپنا مشورہ کریں یا تو یہ حاجی صاحب پاکستان جائیں گے یا میں جاؤں گا ساتھیوں نے آپس میں مشورے شروع کئے میں نے کہا ایسا کرو کہ حاجی صاحب سے پوچھ لو کہ امیر ایسا بولتا ہے آپ کیا کہتے ہو۔ حاجی صاحب سے جب پوچھا گیا وہ کہنے لگے امیر صاحب چلا جائے میں نہیں جاتا اور نہ ہی آپ مجھے بھیج سکتے ہو۔ کیونکہ مجھے حج کا ویزہ لگا ہوا ہے میں حج کرنے جاتا ہوں پاکستان نہیں جاتا اس بات کے ساتھ امیر ایسا خاموش ہو گیا جیسا کہ اس کو کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔

۱ ۔ شعائر اللہ کی توہین

ہم جب ترکی سے شام روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک مقام پر مقیم لوگوں نے ہمیں کہا یہاں اس پہاڑ میں اصحاب کہف ہیں کافی دور دور سے لوگ ان کے زیارت کے لئے آتے ہیں آپ لوگ تو ویسے بھی آئے ہیں ان کی زیارت کریں پھر چلے جائیں ہمارے امیر صاحب اور مولوی صاحب کہنے لگے کہ ہم ان باتوں کے لئے نہیں آئے ہیں اگر ہم زیارتوں کے پیچھے لگ جائیں تو اپنا اصل مقصد فوت ہو جائے گا اس وجہ سے ہم نہیں جا سکتے دوسرا یہ کہ ہمیں رائے ونڈ کے بزرگوں کی اجازت بھی نہیں ہے۔

۲ ۔ ذکریا علیہ السلام کی مسجد

یہی راستہ تھا جس پر ہم شام جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پر لوگوں نے کہا کہ یہاں ایک مسجد ہے

جس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ذکریا علیہ السلام کی مسجد ہے۔ آپ لوگ تو ویسے بھی مسجدوں میں گھومتے پھرتے ہیں اگر ادھر بھی جاؤ تو بہتر ہوگا۔ امیر صاحب کہنے لگے ہم مسجدوں کو دیکھنے نہیں آئے ہیں میں نے کہا حضرت! ہم تو ویسے بھی بستر کندھے پر اٹھا کر گاؤں گاؤں پھر رہے ہیں اگر ادھر چلے گئے تو کون سا نقصان ہوگا امیر نے کہا گاؤں گاؤں تو پھر رہے ہیں مگر مقصد اپنا کام کرنا ہے اور یہاں مقصد مسجد کو دیکھنا ہے اس لئے نہیں جاتے۔

۳ ۔ نمرودیوں نے جس جگہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا تھا

ہمارا سفر ابھی جاری تھا اگلی منزل پر وہاں کے رہائش پذیر لوگوں نے کہا کہ اس مین روڈ سے دس منٹ کے فاصلہ پر وہی مقام ہے جس مقام پر نمرودیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا تھا (ڈال دیا تھا) جو کوئی یہاں آجائے تو اسی مقام کی زیارت (دیدار) کے لئے خواہ مخواہ جاتا ہے۔ آپ لوگ تو اچانک آگئے ہیں میں سمجھتا تھا کہ ابھی امیر صاحب انکار کریں گے تو میں نے پہل کیا اور امیر صاحب سے کہنے لگا اس مقام پر ضرور جانا چاہیے اس لئے کہ اس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کامل ایمان کا ثبوت دیا ہے' دوسری جانب نمرودیوں نے انتہائی ظلم کا ثبوت پیش کیا ہے امیر' مولوی اور چند ساتھیوں نے میری بات رد کر دی اور کہا کہ تم مقامات دیکھنے آئے ہو یا کہ تبلیغ کے لئے؟ یہ تو شیطان کے جال ہیں کہ جگہ جگہ میرے اوپر پھینکتے ہیں۔

شام

جب ہم شام میں داخل ہو گئے تو امیر صاحب کے اوپر ایک دہشت (ہیبت) طاری ہو گئی ان کا خیال

تھا کہ یہ شامی لوگ ہمارے کام کے خلاف ہیں میں نہیں سمجھا کہ پہلے رائے ونڈیوں کے ڈائری میں کچھ دیکھا تھا یا کہ اور کوئی وجہ تھی ڈرائیور سے کہنے لگا سیدھا ملک سے نکل جاؤ پورا دن ہم نے سفر کیا شام کے وقت ہم دمشق پہنچ گئے جو شام کا دارالخلافہ تھا ہے یہاں بتیس ہزار صحابہ کرامؓ کی قبریں ہیں میں نے کہا یہ وہ صحابہ کرامؓ ہیں جو اللہ کی راہ میں اپنا مال' جان' قربان کر چکے ہیں آج ہم جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یہ ان کی قربانیوں کی برکت ہے اگر آپ کا مرضی ہو تو کل ان کی زیارت کا شرف حاصل کرنے چلے جائیں گے۔ امیر صاحب نے کہا کہ کتنی مرتبہ میں یہ بات کر چکا ہوں کہ ہم ان باتوں کے لئے نہیں آئے ہیں یہ معمولی چھوٹی باتیں جو آپ لوگوں کو نظر آرہی ہیں ان کی وجہ یہ ہے کہ دعوت کا کام آپ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آیا ہے جب آپ لوگ دعوت کے کام کو سمجھ گئے پھر یہ زیارتوں کی باتیں کبھی بھی نہیں کریں گے اگلے دن ہم اردن داخل ہو گئے۔

اردن اور پھر سب سے پہلے عمان

عمان میں رائے ونڈیوں کا بہت بڑا مرکز ہے ہم بھی اس اپنے مرکز میں آگئے دو دن اور دو رات ہم نے آرام کیا یہ ذیقعدہ کا مہینہ تھا میں نے امیر صاحب سے پوچھا کہ سعودی عرب کب جائیں گے؟ یہ پرسان میں نے اپنی باطنی حالات کی مجبوری کی وجہ سے کیا تھا میری روح کو مزید یہاں آرام نہیں آرہا تھا۔ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ جانا چاہ رہا تھا امیر نے کہا اس بات کا تو کوئی پتہ نہیں لگتا کیونکہ حج کو کافی دن باقی ہے۔ اور یہاں تبلیغ کا ماحول برابر ہے کیا کریں گے جا کر میں خاموش ہو گیا لیکن یہاں ایک بار پھر میری حالت خراب ہو گئی کسی سے بات کرنے کو جی نہیں چاہتا بالکل خاموش رہا امیر صاحب اردن کے امیر صاحب کو ایک کمرے میں لے گیا نہ معلوم کیا باتیں ان کی آپس میں ہوں گی لیکن پھر تمام ساتھیوں کو جمع کیا اور کہا مشورہ ہے مشورے کا سربراہ اردن کا امیر تھا۔ ایک ایک ساتھی سے پوچھتے رہے کہ حج کے

لئے اردن سے آپ کو کب جانا چاہئے ہر ایک نے اپنی رائے پیش کی اور جب امیر صاحب سے پوچھا کہ آپ کا کیا رائے ہے امیر صاحب کہنے لگے میں دعوت کے کام کے لئے گھر سے نکلا ہوں دعوت کا کام میرے اوپر فرض ہے حج میرے اوپر فرض نہیں ہے۔ اور اگر فرض بھی ہو لیکن دعوت کے کام کے مقابلے میں دوسرے کام کو اہمیت نہیں دے سکتا اردن کا امیر صاحب ہمارے امیر صاحب کی باتوں سے بہت خوش ہوئے پھر مولوی صاحب سے پوچھا اس نے بھی الفاظ کی رد و بدل کرتے ہوئے یہی بات دہرائی پھر مجھ سے پوچھا لیکن میں سمجھتا تھا کہ یہ تمام قصہ (کھیل) میرے لئے بنا ہے میں نے کہا حج کے لئے ہم ذوالحجہ کے بعد محرم کے مہینہ میں جائیں گے تمام لوگ حج کر چکے ہوں گے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہوں گے عرفات خالی ہوگا مزدلفہ خالی ہوگا منیٰ میں بھی شیطان کو کنکریاں مارنے میں تکلیف نہیں ہوگی قربانی کی جگہ میں بھی تکلیف نہیں ہوگی اسی طرح زیارت صفا مروہ کی سعی میں بھی سہولت رہے گی اردن کے امیر نے بڑی تعجب کے ساتھ مجھ سے پوچھا تم حج کا ارادہ نہیں رکھتے؟ میں نے کہا میں ارادہ رکھتا ہوں۔ لیکن امیر جماعت کا رائے آپ نے سن لیا حج کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اس بات پر امیر جماعت میرے ساتھ دوران مشورہ گرم ہوگیا اور جو کچھ اس نے کہا ویسا ہی میں نے جواب دیا مشورہ رہ گیا اردن کا امیر ہمارے درمیان صلح صفائی میں لگ گیا پھر اردن کا امیر کہنے لگا ایک ہفتہ کے لئے آپ لوگوں کی تشکیل دیہاتوں میں کرتے ہیں جب بھی واپس آگئے تو پھر مشورہ کرلیں گے یہ مجلس (محفل) اسی جگہ ختم ہوگئی۔

یہاں سے میں نے اپنے والد صاحب کو خط لکھا کہ ہماری جگہ سے کوئی بھی حج کرنے آتا ہو اس کو کچھ روپے دے دینا۔ تاکہ مجھے لے آئے حج کرنے کے بعد میں گھر آنا چاہتا ہوں یہ خط میں نے اسی عمان میں لیٹر بکس میں ڈال دیا۔

عمان کے نواحی دیہات

یہ دیہاتی بہت مہمان نواز لوگ تھے بالکل ہمارے پٹھانوں کی طرح رسم و رواج رکھتے تھے ہمیں کافی دعوت دینا شروع کردیئے امیر نے جب یہ طریقہ دیکھا تو کہنے لگے یہاں انوارات بہت زیادہ ہیں میری روح یہاں بہت زیادہ خوش ہے۔ امیر صاحب کی روح کی خوشی اور انوارات ساتھی جان چکے تھے جب بھی امیر یہ بات کرتے ساتھی ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے اور کہتے یہاں تو من و سلویٰ آرہا ہے ناراضگی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جنتی لوگ ہیں حج تک یہاں خواہ مخواہ وقت گزاریں گے یہ بات بغیر کسی مبالغہ کے کر رہا ہوں کہ امیر صاحب اور ان کے خواص کے پیٹ خراب ہوگئے۔ یہ تکلیف برداشت کرلیتے تھے مگر روٹی باہر سے ہی ہو۔ یہاں امیر صاحب نے بغیر مشورے کے تمام ساتھیوں سے پاسپورٹ جمع کرکے ایک ساتھی کو دیئے کہ عمان مرکز سے ایک بزرگ ایمبیسی تک ساتھ چلا جائے گا۔ ان پاسپورٹوں میں ویزوں کا وقت کم ہے کہ یہ وقت بڑھا دے جب یہ لوگ ایمبیسی گئے تو انہوں نے ان کے پاسپورٹ ضبط کرلئے اور اردن کے رائے ونڈی سے کہنے لگے کہ یہ لوگ کہاں ہیں جو ابھی تک ہمارے ملک سے نہیں نکلے ہیں۔ اردن کا رائے ونڈی 'تو تو میں میں' کرتا رہا آخر ایمبیسی والوں نے ان سے ضمانت لے کر کہا کہ یہ لوگ آج ہی اس ملک سے نکل جائیں۔ ایمبیسی والوں نے پاسپورٹ دے دیئے۔ جب واپس آگئے تو اردن کی رائے ونڈی نے امیر جماعت سے کہا کہ آپ لوگ ابھی یہاں سے چلے جائیں کیونکہ میں ضمانت میں ہوں۔ لہٰذا ہم اپنا بوری بستر باندھ کر وہاں سے چل روانہ ہوگئے۔

موتی کا میدان

ہمارا رخ اب عمان کے مرکز کی طرف تھا اور ایک دیہاتی عرب عمان تک ہمارے ساتھ تھا راستے میں موتی کا میدان آگیا اس عرب نے امیر صاحب کے مشورے کے بغیر ڈرائیور سے کہا یہاں گاڑی روکنا گاڑی رکتے ہی عرب نے کہا یہ موتی کا میدان ہے یہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک لشکر کو جہاد کے لئے بھیجا تھا۔ اس لشکر کا امیر حضرت جعفر طیارؓ کو بنایا گیا تھا اور لشکر کو ارشاد فرمایا گیا تھا کہ اگر حضرت جعفرؓ شہید ہو گئے تو پھر زیدؓ امیر بن جائے گا اور اگر زیدؓ شہید ہو گئے تو پھر عبداللہ بن رواحہؓ امیر بن جائے گا اور اگر یہ بھی شہید ہو جائے تو پھر آپ اپنے مشورے سے امیر بنا لینا ابھی میرے پیچھے آجاؤ۔ یہاں ان تینوں صحابہ کرام کی قبریں ہیں۔ تاکہ تمہیں ان کی زیارت کراؤں۔ امیر صاحب اور ان کے ساتھیوں کو یہ بات کب پسند تھی۔ لیکن یہاں عرب کو انکار نہیں کر سکتے تھے۔ بادل ناخواستہ ان کے پیچھے چل دئے۔ جب ہم حضرت جعفرؓ کے روضہ میں داخل ہوئے تو میں دیکھتا رہا کہ یہ لوگ ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ لیکن دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھائے۔ یہ ان کی نزدیک شرک تھا اور شرک سے یہ لوگ اپنی جان بچاتے۔ دوسری طرف دیوار پر تلوار' نیزہ' زرہ اور اس قسم کے اور جنگی سامان اس زمانے کا لٹکا ہوا تھا۔ یہ لوگ جب اس کے دیکھنے میں مشغول ہو گئے پھر وہ عرب ہمیں حضرت زیدؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے مزاروں پر لے گیا۔ انہوں نے یہاں بھی ویسا ہی کام کیا کہ اس جنگی سامان کے دیکھنے میں اپنے آپ کو مشغول کر دیا۔ یہاں انہوں نے عرب کے ساتھ منافقت کی۔ اس کو یہ نہیں سمجھایا تھا کہ ہم اپنے اسلاف کی زیارت کی خلاف ہیں۔ اس جگہ سے ہم عمان کے مرکز چلے گئے۔ عمان کے مرکز والوں نے ہمیں کہا کہ آپ لوگ ہر وہ شے (چیز) یہاں چھوڑ جائیں۔ جس سے تبلیغ کا ثبوت مل جاتا ہے۔ کیونکہ سعودی عرب میں ہمارے اس کام پر پابندی ہے ایسا نہ ہو کہ آپ کو کچھ تکلیف پہنچ جائے ہم نے تبلیغی نصاب' فضائل صدقات' ڈائریاں اور دوسری بہت سی چیزیں جس سے تبلیغ کا ثبوت ملتا' چھوڑ دے۔ ہمارے بیگ پر رائیونڈ کا پتہ کچھ اس طریقے سے لکھا گیا تھا "محبوب علی مدرسہ عربیہ رائیونڈ پاکستان" بہت سے ساتھیوں نے مجھ سے کہا' یہ بیگ چھوڑ دیں یہ ہمارے لئے مشکل کا باعث نہ بنے۔ میں نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنا تمام سامان بیگ میں ڈال کر گاڑی میں چڑھا گیا اور ہم سعودی عرب کی سرحد (حاوز) پر پہنچ گئے۔

سعودی عرب

انہوں نے ہمارا (ہمارے) پاسپورٹ اکھٹے کیے ہر پاسپورٹ کا نمبر اور نام اپنے ساتھ لکھ لئے۔ پھر ہماری اور سامان کی تلاشی لینا شروع کی۔ میرے رائیونڈی ساتھی بمعہ امیر صاحب بہت پریشان تھے۔ وہ ضرب المثل ہے کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ اور جب ہمارے سامان کی تلاشی شروع ہوئی تو ان کی پریشانی کی انتہا نہ رہی کیونکہ اس پر ہمارے عالمی مرکز رائیونڈ کا پتہ نوٹ تھا۔ لیکن جب ہمیں جانے کی اجازت مل گئی تو ان کے حوصلے اور رنگ کا تغیر واپس درست ہو گیا۔ یہ رات ہم نے تبوک میں گزاری۔ دوسرے دن مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

مدینہ منورہ

عشاء کی نماز ہم نے مسجد قبلتین میں ادا کی اور اسی مسجد کے سامنے رات گزاری۔ صبح امیر صاحب نے اس انداز سے ساتھیوں سے باتیں شروع کیں' ہم جس مقصد کے لئے نکلے ہیں وہ ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے ہم جدھر جاتے ہیں تو شیطان ساتھ چلتا ہے اس کے ساتھ ہمارے دھوکہ کرنے کے لئے بہت سے طریقے ہیں (اس کے پاس ہمیں دھوکہ دینے کے بہت سے طریقے ہیں)۔ کچھ ظلمانی اور کچھ نورانی۔ اس راستہ میں ظلمانی طریقوں سے ہم کو خطا نہیں کر سکتا تو نورانی طریقے سامنے کر دیتا ہے۔ ایک معمولی کام کو ہمیں اتنا بڑی نیکی ظاہر کرتا ہے کہ اپنا مقصد ہم سے بھلا دیتا ہے۔ شیطان تو ان چھوٹی نیکیوں پر راضی ہے اس پر آپ کے ساتھ کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ انفرادی عمل ہے اگر قبول ہو جائے تو ایک آپ اسی پر جنت میں چلے جاؤ گے۔ (تو آپ خود ہی جنت چلے جاؤ گے) اور دعوت کا کام اجتماعی عمل ہے۔ اجتماعی عمل میں امت کا نجات ہے۔ اس لئے شیطان کوشش کرتا ہے کہ داعی کو ایک چھوٹی سی

انفرادی نیکی سامنے لائے۔ جیسا کہ اب یہ بات ہمارے سامنے ہے۔ ایک طرف مسجد نبویؐ میں جانا اور دوسری طرف مسجد نور (حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے زمانے میں منافقوں نے یہودیوں کی سازش پر مسلمانوں میں اتفاق ختم کرنے کے لئے ایک مسجد بنائی اللہ پاک نے اس کو مسجد ضرار کہا ہے اللہ پاک کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے اسے گرا دیا اور اسے جلا دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے کچرا کی جگہ مقرر کیا۔ آج کل رائیونڈیوں نے دوبارہ تعمیر کر کے اس کا نام مسجد نور رکھ دیا۔) کو۔ مولوی سید خان (یہ وہ آدمی ہے جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ ۱۹۶۲ء میں جیل چلا گیا تھا۔ ۱۹۸۳ کے جون یا جولائی کے مہینے میں رہائی ملی یہ رائیونڈیوں کے مدینے کا بزرگ ہے۔) سے ملاقات اور ان سے مشورہ لینے کی غرض سے جانا ہے۔ (مشورہ کے لئے جانا ہے) اگر اس نے کہا کہ مسجد نبوی چلے جائیں تو پھر بزرگوں کی باتوں خیر ہوتی ہے۔ ہم وہاں چلے جائیں گے اور اگر انہوں نے بولا کہ مسجد نبویؐ مت جائیں۔ مسجد نور آجائیں۔ تو پھر بزرگوں کی بعض باتیں ایسی ہیں کہ ہمارے فکر اور سمجھ میں نہیں آتی۔ لیکن ہمارے لئے ان کے ماننے میں خیر ہوتی ہے اچھا! تو اب آپ کا کیا مشورہ ہے؟ ساتھیوں نے مختلف مشورے دیئے۔ امیر صاحب بہت چالاک آدمی تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ مشورے مختلف ہیں تو کہنے لگے اچھا سب مل کر درود شریف پڑھیئے۔ خود آنکھیں بند کر کے سر نیچے کر کے (گردن جھکا کے) مراقبہ کی شکل میں بیٹھا جیسا کہ وحی کا انتظار کرتا ہے (کر رہا ہے) ہم نے درود شریف پڑھا۔ وہ سر اٹھا کے کہنے لگا ۔ اللہ پاک نے مہربانی فرمائی۔ دو آدمی مسجد نور چلے جائیں گے اور مولوی سید خان سے پوچھ لیں گے تو انہوں نے جیسا بھی کہا اس میں خیر ہوگی۔ پھر دو آدمی بھیج دیئے۔ جب واپس ہوئے تو دن کے گیارہ بجے تھے (بج رہے تھے) فرمان یہ لایا کہ ابھی مسجد نبوی چلے جائیں اور پھر ادھر سے امیر صاحب اور چند ساتھی یہاں آجائیں۔ کچھ ضروری باتیں ہیں تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ کرلیں ہم مسجد نبوی چلے گئے۔

مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ و سلم)

جب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے روضہ مبارک کو کھڑا ہو گیا تو میرے اوپر رونے کی حالت طاری ہو گیا وہاں کوئی دعا میں اور کوئی صلواۃ و سلام میں مشغول تھے میرے قریب پنجاب کا ایک سنی مسلمان یہ نعت کافی (بہت) درد کے ساتھ پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ایک عجیب حالت تھی میں اس حالت میں اپنے آپ سے بے خبر تھا کہ کسی نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا چلو کے چلیں ساتھی انتظار کر رہے ہوں گے۔ یہ ہمارا رائیونڈی ساتھی تھا اس وقت میری کیا حالت ہوتی وہ جانتا ہوگا جو بصیرت کی آنکھ رکھتا ہو اس ساتھی نے کہا ان لوگوں میں واپس آجائیں آگے نہ نکل جائے میں نے بولا واپس جانے میں تو ہمیں بھی تکلیف ہوگی اور ان لوگوں کو بھی تکلیف ہوگی اور یہ لوگ تو سارے آگے ہی نکل جاتے ہیں۔ اس نے کہا یہ مشرک ہیں کچھ نہیں سمجھتے آگے جانے سے تو ہمارا یہ آنا طواف بن جائے گا اور قبر سے طواف کرنا شرک ہے میں نے کہا چلو کہ چلیں پھر میں دیکھتا رہا کہ ہمارے واپس نکلنے میں لوگ کافی تکلیف محسوس کر رہے تھے اور ہمیں بھی تکلیف تھا اس ساتھی نے مجھے مسجد نبویؐ سے روانہ کیا میں نے پوچھا اب کہاں جانا ہے اس نے جواب دیا جہاں اور ساتھی ہیں وہ مجھے ایک بلڈنگ پہ لے آیا تمام ساتھی وہاں موجود تھے۔ میں حیران رہ گیا کہ یہ تمام ساتھی مجھ سے پہلے آپہنچے ہیں۔ دسترخوان بچھایا گیا میں نے دیکھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسا کہ کسی نے ہمیں دعوت کی ہو۔ ایک ساتھی سے میں نے پوچھا؟ اس نے کہا یہاں ہمارا ایک بزرگ ہے یہ دعوت اس نے کی ہے اور جب بلڈنگ کا میں نے پوچھا تو کہا کہ سید خان نے رائیونڈ کے جماعتوں کے لئے کرایہ کیا ہے۔ پہلے یہ جماعتیں مسجد نور میں رہا کرتی تھیں لیکن ۱۹۷۹ء کے بعد وہاں حکومت کی پابندی ہے تو اس وجہ سے یہ بلڈنگ کرایہ کرلیا ہے۔ میں نے کہا وہ بزرگ کہاں ہے جس نے دعوت کی ہے اس نے کہا وہ عشاء کے

وقت آجائے گا آپ دیکھ لیں گے (دیکھ لوگے)

عشاء کے وقت وہ بزرگ آیا

شام کے کھانے کا بھی ہم ان کے مہمان تھے لیکن اس نے کہا کہ یہ کھانا مولوی سید خان کی طرف سے ہے اس صاحب نے اس طریقہ سے بیان شروع کیا کہ مدینہ منورہ میں آپ لوگوں کا یہ وقت یعنی دو رات اور ایک دن کافی ہے آپ لوگ مکہ مکرمہ جائیں گے بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ مولوی سید خان ابھی ابھی جیل سے آیا ہے وہ خود بھی کافی احتیاط کرتا ہے اور مکہ مکرمہ میں بھی آپ احتیاط سے کام لیں گے۔ تمام ساتھی اکٹھا نہ گھومیں (پھریں) پھریں اگر بعض اوقات بازاروں میں ایک دوسرے کے سامنے آجائیں تو آپس میں سلام کلام نہ کریں تاکہ کوئی یہ معلوم نہ کرسکے کہ یہ ساتھی ہیں دوسرے لوگوں سے بھی محفوظ رہیں تاکہ کوئی دھوکہ نہ دیں۔ مسجد حرم میں بھی ایک جگہ اٹھنا بیٹھنا نہ کریں غرض یہ کہ یہ بزرگ رات کافی دیر تک ہمارے کان کھاتے رہے صبح امیر نے حکم دیا کہ مولوی سید خان کی ہدایت یہ ہے کہ عمرے کا احرام یہاں سے ہی باندھ لینا ہم نے غسل کئے اور احرام باندھ لئے صبح نماز فجر کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کرنے گیا واپس جب اپنی گاڑی کی جگہ پہنچا تو مولوی سید خان ہمارے ساتھیوں کو کچھ ہدایات دے رہے تھے جب میں پہنچا تو امیر صاحب نے کہا ساتھی پورے ہوگئے مولوی سید خان نے ہمارے ساتھ مصافحہ کیا اور ہم ایک دوسرے سے رخصت ہوگئے۔

بدر کا میدان

ہم مکہ مکرمہ جارہے تھے میں اسی سوچ میں غرق ہوگیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی راستوں پر آئے گئے ہیں چودہ سو سال پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نقشہ میرے آنکھوں کے سامنے تھا اس سوچ میں اتنا محو ہوگیا کہ مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ میں ایک گاڑی میں ایسے ساتھیوں کے ساتھ جارہا ہوں کہ وہ بزرگی کے جامہ میں خفیہ شیطان ہیں۔ میں ان پر دھوکہ کھاچکا ہوں اور میرے جیسے دوسرے بہت سے مسلمان دھوکہ کھاچکے ہیں اور کب تک دھوکہ کھاتے رہیں گے ڈرائیور نے کہا یہ بدر کا میدان ہے اس بات کے ساتھ فوراً" میری سوچ ختم ہوگئی (ہوئی) گاڑی اپنی رفتار سے جارہی ہے میں نے کہا بدر کے مقام پر تو تھوڑی دیر کے لئے اترنا چاہئے تھا یہ وہی مقام ہے کہ کفر اور اسلام کی پہلی جنگ یہاں لڑی تھی صحابہ کرام بغیر ساز و سامان کے لڑے تھے (لڑ چکے تھے) اس بدر کے مجاہدین کے حق میں اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ ان کا اگلے پچھلے گناہ میں نے معاف کردی ہے۔ امیر صاحب کہنے لگا اور کچھ کہنا چاہتے ہو یا کہ بس میں نے کہا امیر صاحب آپ کے سامنے میں کیا کہوں گا آپ کو بہت اچھی طرح معلومات ہے۔ امیر صاحب نے کہا مقامات کے دیکھنے سے کچھ حاصل نہیں عملی کام چاہئے میں نے کہا کہ جہاد کے عمل کی جگہ تو ہم بستروں کا تبلیغ کرتے ہیں تو وہ عمل کیسے کریں؟ وہ تو نہ ہم کرسکتے ہیں اور نہ کرنے کو تیار ہیں ہم یہ باتیں کرتے رہے کہ بدر کے مقام سے ہمارا گاڑی گزر گئی۔

مکہ مکرمہ

پشتو مصرعہ

پرتوک د سویرے سویرے راوڑہ

چہ کومہ سورہ د کنڈم تریا راغینہ

تعجب کی بات ہے کہ مسجد حرم میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں ان کا مرکز مسجد حرم سے اکلو میٹر کے فاصلہ پر تھا اس مرکز کو یہ لوگ مسجد الفائز کہا کرتے تھے لیکن ۱۹۷۹ء کے

واقعہ کے بعد یہ بھی بند کردیا گیا تھا ہم رائے ونڈیوں نے اس مجبوری کی وجہ سے جگہیں کرایہ کئے اور ان کرایوں کی جگہوں میں سادہ لوح حجاج لاتے۔ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو حاجی صاحب کہتے نماز کے لئے چلیں تو ہم ان سے کہتے کہ پرواہ نہیں نماز یہاں پڑھیں گے تو آپ عالم کی فکر میں بیٹھے ہو اس لئے کہ ایک نماز انچاس کروڑ نمازوں کا ثواب رکھتا ہے اور وہاں مسجد حرم میں تو انفرادی عمل ہے اس لئے ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔ اس وجہ سے یہ صاحبان مسجد حرم میں نماز کے لئے بہت کم آیا کرتے تھے ہمارا امیر صاحب اور ان کے خواص تو وہاں لیٹ گئے جو جگہ ہم کرایہ پر لے چکے تھے۔

مکہ مکرمہ میں دیکھا گیا کہ تمام مسلمان حاجی غار حرا کو دیکھنے جا رہے ہیں لیکن ہمارا امیر صاحب اور ساتھی اور دوسرے رائے ونڈی جتنا بھی ادھر نظر آئے نہیں جاتے مسلمانی کا یہ شوق' ذوق بھی نہیں رکھتے تھے کہ جہاں ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی آئی تھی۔ وہ جگہ تو دیکھ لیں (یا اس جگہ کا دیدار تو کریں) یہاں مکہ مکرمہ میں میری کوشش یہ تھی کہ میں ان سے علیحدہ ہو جاؤں میں نے دوسری جماعت کے ایک رائیونڈی سے کہا کہ آپ کے پاس ایک آدمی کی جگہ ہے؟ اس نے کہا جگہ بہت ہے امیر صاحب تو کسی کی تلاش میں ہے اس لئے کہ کرایہ ہم پر کم ہو جائے میں نے کہا تم اپنے امیر سے پوچھ لو اگر اجازت ہو تو میں آپ کے پاس رہ جاؤں گا کرایہ جتنا بھی ہو۔ مجھے منظور ہے اس رائیونڈی کو اپنا ناراضگی ظاہر نہیں کی بلکہ بہانہ بنایا کہ آپ کا جگہ مسجد کے قریب ہے اس وجہ سے یہاں آنا چاہتا ہوں اگلے دن اس نے مجھ سے کہا ہمارے امیر صاحب نے انکار کردیا اور کہا کہ میں اس کو جگہ نہیں دے سکتا کیوں کہ ان کا امیر صاحب مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔ میرا یہ خیال تھا کہ رائیونڈیوں کا یہ کفریات مجھے اچھی طرح ظاہر ہو جائے لیکن جب انگلینڈ کا جماعت مکہ مکرمہ پہنچی تو معلوم ہوا کہ ان میں بھی ایک سنی مسلمان ہے اور اس نے ہر بات پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ شدت کی راستہ اختیار کیا تھا اس وجہ سے اردن میں اپنے ساتھیوں نے مارا تھا سینیگال کا جماعت جب مکہ مکرمہ پہنچی تو مولوی عبدالغفور ان سے علیحدہ ہوئے اور علیحدہ اپنے ساتھیوں سے مدینہ منورہ چلے گئے اور پاکستان کو بھی اپنے ساتھیوں سے علیحدہ

آگئے لیکن یہ ملا اعتقاداً" رائیونڈی تھا یہ اختلاف اپنے ساتھیوں سے تھا رائیونڈیت سے نہیں تھا میں مسجد حرم میں بیٹھا کہ تھا ہمارے گاؤں والے حاجیوں نے مجھے روپے لا کر دے دیئے (دیدیئے) یہ روپے ہمارے والد صاحب نے دیئے تھے میں بہت خوش ہوا کہ اب انشاء اللہ ان سے جدا ہو جاؤں گا دوسری طرف میرے والد صاحب نے مطیع اللہ کے نام خط بھیجا کہ میرا بیٹا سعودی عرب آچکا ہے تم اس کا معلوم کرلیں۔ یہ بھی میرے ساتھ مسجد حرم میں مل گیا اس نے مجھے کہا چلو کہ جدہ چلیں کل پھر (آجائیں گے) میں اس کے ساتھ چلا گیا اس نے مجھ سے مشورہ کیا کہ آپ کا خوشی ہو تو حج دونوں ایک ساتھ کرلیں گے میں بھی یہی بات چاہتا تھا اس لئے میں نے کہا میں اپنا سامان تبلیغ والوں سے لاتا ہوں دوسرے دن اس نے دو آدمی بھیجے اور میں نے اپنا سامان رائیونڈیوں سے اٹھالیا اور جدہ چلا گیا اس طریقہ پر ہامان کے طائف (گروہ) سے چھٹکارہ مل گیا۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا کام نقل ہے اصل کام تو ہم نہیں کرسکتے اور نقل پر ہی اللہ پاک بہت خوش ہوتا ہے کہیں اسرائیلیوں سے یہ بات لے لی ہے کہ ہامان موسیٰ علیہ السلام کا نقل فرعون کے سامنے کرتا تھا تاکہ فرعون اور اس کا درباری ہنسنے لگیں جب فرعون اور اس کا ساتھی دریا میں غرق ہوگئے تو ہامان رہ گیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ یہ تو ہمارا بڑا دشمن تھا اور یہ رہ گیا اللہ پاک نے فرمایا موسیٰ! فرعون کے دربار میں یہ تمہارا نقل کرتے تھا اس نقل کی وجہ سے رہنے دیا یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ جو کوئی پیغمبر کا نقل (استہزاء) کے طریقہ پر کرے تو وہ ایسے کفر پر کافی ہو جاتا ہے کہ اس کا توبہ بھی قبول نہیں ہوا کرتا اور یہاں رائیونڈی خود نقل کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ نقل جو استہزاء کیا گیا ہو اس وجہ سے ان کو میں نے ہامان کا طائفہ کہا ہے۔

حج کے بعد رائیونڈیوں کی منت

مطیع اللہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ میں نے حج ادا کیا حج کے بعد ایک دن ہمارا ڈرائیور اور

ایک دوسرا ساتھی میرے پیچھے جدے چلے آئے اور منت شروع کیا کہ آپ ہمارے ساتھ پاکستان اکٹھے چلے جانا میں نے کہا آج آپ ایسے کہتے ہیں تو وہ پچھلے دن آپ لوگوں نے امیر صاحب کو نصیحت کیوں نہ کی اس نے مجھے رخصت کرتے وقت کہا تھا کہ محبوب علی کے ساتھ دوسرا کوئی ساتھی جاتا ہے تو بھی اجازت ہے انہوں نے کہا کہ امیر صاحب کی باتیں چھوڑیں۔ آپ کے پیچھے منت کے لئے آئے ہیں میں نے کہا یہ سوچ آپ اردن میں کرلیتے تھے الغرض اس دن میں ان کے ساتھ نہیں گیا اگلے دن یہ لوگ پھر آئے اور اپنا تبلیغ مجھے شروع کردیا لیکن پھر بھی ناکام واپس چلے گئے اگلی دفعہ رات کو آئے اور میری جگہ مطیع اللہ کو منت سماجت شروع کی اس نے جواب دیا میں آپ کے باتوں کو پر نہیں سمجھتا اور نہ ہی ان کو آپ کے ساتھ جانے پر مجبور کرسکتا ہوں یہ لوگ واپس چلے گئے لیکن اگلے دن پھر آئے اور کہنے لگے کہ سوات کا امیر صاحب آیا ہے اور وہ آپ کو بہت یاد کرتا ہے ہمیں بھیج دیا کہ یہ میرے پاس بلالاؤ میرا اور امیر صاحب سوات کا اچھی گفت' شنید تھی بلکہ میرا اس سے بہت محبت تھا میں ان کے ساتھ مکہ معظمہ چلاگیا۔

سوات، کا امیر صاحب

جب ہم سوات کے امیر صاحب کی جگہ پہنچ گئے تو میں نے دیکھا کہ پاکستان کے اور بہت سے ضلعوں کے امراء صاحبان نے موجود تھے رائیونڈ کے مرکز والوں نے ان کو اپنے خرچ پر بھیج دیئے تھے۔ بہانہ حج تھا باقی یہ لوگ اپنے رائیونڈی تحریک کے غرض سے آئے تھے سوات کے امیر صاحب نے تو پہلے میری ناراضگی کا پوچھا کہ تم کیوں ناراض ہوچکے ہو اس کو میں نے رائیونڈ سے لے کر مکہ معظمہ تک تمام حالات وواقعات بیان کئے۔ اور اس نے بڑی ہمدردی سے سنے لیکن آخر میں اس نے بھی وہی بات کی جس کے لئے میں تیار نہ تھا اور یہ کہ تم اپنی جماعت کے ساتھ مل کر پاکستان جاؤ گے میں نے انکار کیا اس

نے بہت اسرار کیا مگر میں تیار نہ ہوا پھر ہم نماز عشاء کے لئے اٹھے مسجد حرم میں اس نے ایک جگہ بتادیا اور کہا نماز کے بعد وہاں میں آپ کا انتظار کروں گا لیکن جب نماز ہوگئی تو میں ادھر نہیں گیا بلکہ سیدھا جدہ آگیا دوسرے دن میں جدے سے پاکستان آگیا۔

پاکستان

جب میں پاکستان آیا تو یہ رائیونڈی ہمارے خوش آمدید کے لئے آئے اور باتوں باتوں میں مجھے نصیحتیں کرتے کہ دعوت کا کام مت چھوڑنا یہ تو انبیاء والا کام ہے اور آپ پر تو اللہ پاک نے مہربانی فرمائی سال کا سفر بھی کیا ابھی تو آپ سے بہت خیر پھیلے گی۔ اسی طرح اور بہت باتیں کرتے رہے لیکن میں ان کو کہا کرتا تھا کہ

ماچه ننه لیلائی هغه ناکله لیدلی دی

غلے شه ناصحه ما ویښے شراب څکلی دی

اگلے دن رائیونڈ کا بڑا بزرگ مولانا احسان سوات آگیا (آیا) اس نے دو آدمی میری پیچھے بھیج دیئے انہوں نے میرے ساتھ رات گزاری صبح میں نے رخصت کردیا انہوں نے مجھے کہا آپ ہمارے ساتھ صرف مولوی احسان تک چلے جانا میں سمجھتا تھا کہ اگر میں چلا جاؤں تو وہ مجھے رائیونڈی تحریک کے مجبور کریں گے اس لئے میں گیا ہی نہیں۔

عصر کے وقت احسان ہمارے گاؤں کو خود ہی آگئے سوات کا امیر صاحب بھی اس کے ساتھ تھے انہوں نے مجھے کہا کہ دیولئی گاؤں میں ہمارا جوڑ ہے آپ ہماری ساتھ چلے جائیں میں ان کو انکار نہیں کرسکا اور ساتھ چلا گیا لیکن عشاء کے نماز کے بعد میں ان سے واپس آگیا۔ کچھ عرصہ بعد رائیونڈ کا سالانہ اجتماع تھا اس اجتماع میں جانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اپنے والد صاحب کے کہنے سے اسی

اجتماع میں چلا گیا۔ اجتماع میں ہمارے ساتھی بھی آئے تھے امیر صاحب اور ملا صاحب کے علاوہ باقی تمام ساتھی مجھ سے مل گئے ان سے میں نے گاڑی کے بارے میں دریافت کیا کہ پاکستانی کسٹم میں کیا ہوا انہوں نے کہا کہ کوئٹہ کے بزرگوں کی ضمانت پر ہم گاڑی میں رائیونڈ آئے ہیں لیکن غضب یہ ہوا کہ اشرف اجتماع کو نہیں آیا ہماری گاڑی سرکاری ہونے کا خطرہ ہے میں نے پوچھا کہ انگلینڈ کی جماعت والوں کی گاڑی کا کیا ہوا تو انہوں نے کہا کہ ان کی گاڑی تو نکل آئی کی اس لئے کہ ان کا امیر صاحب نے کاغذات اپنے نام بنوائے تھے اور ہمارا امیر صاحب تو گدھا تھا اس نے اپنی گاری کے کاغذات دوسرے کے نام پر بنوائے تھے اور پھر بھی وہی ہوا کہ گاڑی پاکستان کی حکومت نے ضبط کر لیا۔ اس طریقہ پر ہمارے امیر صاحب نے اپنی بیوقوفی کی وجہ سے ۶۰۰۰ چھ ہزار پونڈ نقصان اٹھایا۔ اجتماع کے بعد کچھ دن انہوں نے ہمارے گاؤں بھیج دیا اس جماعت والوں نے ہمارے پیچھے بہت زور لگایا ان کے کرتب مجھے یاد تھے اس وجہ سے یہ لوگ اپنے ہر کرتب میں ناکام رہتے پھر انہوں نے میرے والد صاحب کی منت شروع کر دی کہ آپ ہمارے ساتھ سہ روزہ کے لئے چلے جائیں انہوں نے ان کے ساتھ نام لکھوایا اگلے دن یہ رائیونڈی ہمارے والد صاحب کے پیچھے آگئے کہ آپ نے تو ہمارے ساتھ نام لکھوایا ہے مگر آپ اپنی جگہ ہمارے ساتھ اپنے بیٹے محبوب علی کو بھیج دیں میرے والد صاحب نے ان کے ساتھ اقرار کیا اور پھر میرے والد صاحب نے مجھے کہا کہ تم ان کے ساتھ تین دن کے لئے رائیونڈ جاؤ گے میں خاموش رہا نہ اقرار کر سکتا تھا نہ انکار لیکن دوبارہ انہوں نے کہا کہ تم خواہ مخواہ جاؤ گے میں مجبور ہوا اور ان کے ساتھ ایک بار پھر رائیونڈ چلا گیا اس جماعت کے امیر نے رائیونڈ کے بزرگ کو میری رپورٹ کر دی کہ محبوب علی رائیونڈ آیا ہوا ہے دوسرے دن ظہر کے نماز سے تھوڑی دیر قبل لاؤڈ اسپیکر پر اعلان ہوا کہ سوات کا محبوب علی جہاں کہیں بھی ہو ممبر کے قریب آجائے میں آیا تو ایک بزرگ نے ساتھ روانہ کیا کہنے لگے مولانا جمشید تم کو بلاتا ہے میں ان کے ساتھ مولانا جمشید تک پہنچ گیا مولانا جمشید مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم اپنی جماعت سے پہلے کیوں آئے تھے تمہارے خفگان کی وجہ کیا تھی؟ میں سمجھ گیا کہ وہ تمام قصے اگر میں

ان کو بیان کروں جو ہمارے خفگان کا ذریعہ بنے ہوئے تھے تو یہ اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ وہ ملا اور امیر صاحب رائیونڈ سے بند کر دیں اور تبلیغی تحریک کے لئے خطرناک معلوم ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ مجھے یہاں ہی ختم کر دے۔ کیونکہ میں نے لنگر خانہ میں بہت سے ایسے لوگ دیکھے تھے کہ جن کو جسمانی اذیت دیا کرتے تھے چینی کی بھری بوریاں اوپر رکھا کرتے تھے۔ ڈنڈوں سے مارا کرتے تھے اور لٹکاتے تھے۔ پوچھتے وقت یہ بات بتاتے تھے کہ اس نے اس مرکز میں چوری کیا ہے یہ چور ہے اس لئے اس کے ساتھ ایسا کرتے ہیں میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ ابھی میرے اوپر چور کا نام رکھ دیں گے۔ (چوری کا الزام لگا دیں گے) اور یہ قصے میرے ساتھ بھی کریں گے میں نے کہا حضرت نماز کا وقت بہت کم ہے اور میری باتیں بہت ہیں، اگر آپ کا خوشی ہو (اگر آپ راضی ہو) تو میں نماز کے بعد آجاؤں گا۔ ملا جمشید نے کہا کہ ٹھیک دو بجے یہاں تم حاضر ہو میں نے "ہاں جی" میں جواب دے دیا اور ان کے کمرے سے نکل آیا نماز کے بعد میں نے بسترہ اٹھایا اور سیدھا گھر آیا۔

کربوغے کا پیر صاحب

رائیونڈ والوں نے چند دن بعد ہمارے گاؤں کو (چند دن بعد رائیونڈ والوں نے ہمارے گاؤں کو) اپنی جماعت بھیج دی۔ اس جماعت میں کربوغے کا گدہ نشین پیر صاحب بھی تھا انہوں نے ہمارے پیچھے آنا جانا شروع کیا منتیں نصیحتیں کرتے رہے جب یہ نصیحتیں کارآمد نہ ہوئیں اور ناامید ہو گئے تو دوسرا حربہ استعمال کیا میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس علاقے کا ہمارا تبلیغی پرانے دوست ہو آپ سے مشورہ لیتے ہیں کہ اس علاقے میں ہم کس طریقہ سے کام چلائیں۔ میں نے کہا آپ لوگوں کا کہنا ہے کہ جو

کام اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو گے۔ انہوں نے جواب دیا مومن کا بھی یہی نشانی ہے میں نے کہا کہ پھر تم لوگ بھی گھروں کو جائیں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی تنگ نہ کریں کیونکہ میں نے اپنے لئے یہی پسند کیا ہے کہ اب رائیونڈیوں کے ساتھ نہیں گھوموں گا یہ لوگ بہت ناراض ہو کر چلے گئے ٹھیک ایک سال بعد ہی یہ لوگ جو کہ کرونے کا نقلی پیر بھی ساتھ ہے صبح تقریباً" نو بجے کا وقت تھا کہ یہ پیر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہمارے حجرے پہ آگیا اور پھر وہی اپنا رائیونڈی بات شروع کردی میں نے ان سے کہا آپ بیٹھیں میں چائے لے کر آتا ہوں میں گھر چلا گیا ان کے لئے چائے لایا انہوں نے چائے پی لی اور پھر اٹھے مجھے تاکید کرتے رہے کہ نماز کے لئے اس مسجد میں آجائیں جس میں ہم ہیں ہمارے گاؤں کا ایک رائیونڈی مجھ سے پوچھنے لگا کہ آپ تو پیران صاحبان کو بہت چاہتے ہیں تو اس پیر صاحب کے ساتھ طبیعت کیوں نہیں لگتا؟ میں نے کہا یہ برائے نام پیر ہے پیری کا ان میں کچھ بھی نہیں۔ مجھے اصل پیران صاحبان پسند ہیں نقلی نہیں اس طریقہ سے انہوں نے میرے پیچھے ہر وقت اپنی کوشش جاری رکھیں ایک دن سوات کا امیر صاحب راولپنڈی کا خواجہ صفدر اور میرے سال کے سفر کا ساتھی تینوں آگئے یہ لوگ ہمارے بڑے حجرے میں میرے دادا کے ساتھ بیٹھے تھے میرے دادا نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں انہوں نے جوابا" عرض کیا ہم تبلیغ والے ہیں محبوب علی سے ملنے کے لئے آئے ہیں پھر انہوں نے اپنا تعارف کرایا کہ یہ صاحب راولپنڈی کا ہے اور یہ سوات کا امیر صاحب ہے ہمارے عمر رسیدہ دادا نے سوات کے امیر صاحب سے کہا کہ تم نماز سناؤ آتا بھی ہے کہ نہیں۔ اس نے نماز شروع کیا سوات کا امیر ملک یوم الدین میں غلطی ہوا اور یہ غلطی انہوں نے پکڑ لیا اور کافی دیر تک ان کے ساتھ یہی اس طرح برابر کرتا رہا اگرچہ یہ اپنے آپ کو دانا ہوشیار سمجھتے تھے اور وہ ان کو سیدھا سادہ لگتا تھا لیکن یہاں ان سے سب کچھ بھول گئے پھر انہوں نے میرے ساتھ باتیں شروع کیں۔ خواجہ صفدر نے کہا تمہاری ملاقات سے (دیکھنے سے) دل کو بہت خوشی حاصل ہوئی میرا دل بہت خوش ہوا یہ آپ کی محبت ہے کہ ہمیں یہاں تک لے آیا (کہ ہم کو یہاں تک لے آیا) اور ایک عجیب انداز سے میرا

تعریف کیا لیکن آخر میں وہی ایک بات کہ آپ بڑے کام کے آدمی ہو۔ دعوت کے کام کو مت چھوڑنا آپ کی وجہ سے بہت فائدے پھیل گئے ہیں اور بھی بہت فائدے پھیل جائیں گے پھر سوات کے امیر صاحب نے کہا رائیونڈ کا جماعت آئی ہے آپ ہماری ساتھ آج کے دن کے لئے چلے جانا۔ میرے والد صاحب بھی اسی محفل میں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ یہ مہمان ہیں ان کے ساتھ چلے جانا کہیں ناراض نہ ہو جائیں میرا دل نہیں چاہتا تھا لیکن والد صاحب کو انکار بھی نہیں کر سکتا ان کے ساتھ چلا گیا ہمارے گاؤں کو یہ لوگ موٹر کار میں آئے تھے مجھے بھی ساتھ لے گیا رائیونڈیوں کا تربیت اس طریقہ سے کیا گیا ہوتا ہے کہ ان کو خوشامد' منافقت اور چاپلوسی بنادیا ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ انہوں نے مجھے فرنٹ سیٹ میں بٹھایا اور راستے میں بڑی خوشامد کرتے رہے میں نے ان کے ساتھ ہی ایک دن گزارا شام کو گھر واپس آیا یہ دن ان کے ساتھ میرا آخری دن تھا اس کے بعد پھر میں ان کے ساتھ نہیں گیا ہوں۔

حضرت سیدنا و مرشدنا خواجہ آخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب دامت برکاتہ العالیہ کے دست مبارک پر میرا بیعت

۱۸ دسمبر ۱۹۸۶ء کا تاریخ تھا جو کہ سندھ والے باباجی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اور سلوک کے راستے میں میرا کام ادھورا رہ گیا تین مہینے تک میں نقشبندی طریقے کا پیر کامل مکمل کی تلاش میں گھومتا رہا آخر کار اللہ پاک نے مہربانی فرماکر میری تلاش کا ثمر مجھے مل گیا اور میں حضرت سیدنا مرشدنا خواجہ آخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب کے دربار میں پہنچ گیا ظہر کی نماز کا وقت تھا نماز کے بعد میں حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے آگے ہوا انہوں نے بڑی محبت سے اپنے آپ کو قریب کردیا اور پوچھا جوان کہاں کے ہو میں نے عرض کیا حضرت سوات کا ہوں پھر انہوں نے مجھے قریب بٹھایا دوستوں کا حلقہ جما ہوا تھا (لگا ہوا تھا) اسی دن ایک رائے ونڈی بھی یہاں آیا ہوا تھا حضرت مبارک ان

سے مخاطب ہو کر کلمہ طیبہ کا مقصد پوچھا رائے ونڈی نے کہا کلمہ کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرنے کا اور مخلوق سے نہ کرنے کا یقین ہمارے دل میں آجائے کہ سب کچھ اللہ کرتا ہے مخلوق کچھ نہیں کرسکتا یہی مقصد میں نے بھی تمام عمر سیکھا تھا یاد کیا تھا اور بیان کیا تھا اور یہ میرا یقین تھا کہ کلمہ شریف کا یہی مقصد ہوگا خبر نہیں تھا کہ رائیونڈیوں نے اس میں بھی فریب بنا رکھا ہے یہاں پر مبارک صاحب کے ارشادات سننے کے لئے دل کے کانوں سے متوجہ ہوا انھوں نے فرمایا کہ قرآن' حدیث اور مذہب کی کتابوں نے تو اس بات کا رد کیا ہے اور یہ عقیدہ کہ سب کچھ اللہ کرتا ہے اور مخلوق کچھ نہیں کرسکتا یہ جبریوں کا عقیدہ ہے اور جبریوں کا عقیدہ کفر کا عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کو رکھنے والا کافر ہے۔ مبارک صاحب نے اس رائیونڈی سے بہت بحث کیا اور یہ ہاں جی' ہاں جی کرتا رہا۔

کرامت

یہاں پر میں نے مبارک علیہ رحمت کا کرامت بھی دیکھا میں ان کے صحبت میں اپنی تربیت کے لئے آیا تھا اور عقیدہ میرا بھی جبریہ عقیدہ تھا رائیونڈیوں کے ساتھ میرا اختلاف دوسری باتوں پر آیا تھا تا یہ بات تو مجھے صحیح لگتا تھا مبارک صاحب نے بیعت کرنے سے پہلے میرے عقیدے کی تربیت کردی اس لئے مولانا رومیؒ نے فرمایا ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

مبارک صاحب کی پہلی صحبت میں جبریہ عقیدے سے توبہ تائب ہوگیا یہاں میرا دل بہت خوش ہوا کہ میں ایک کامل پیر کی تلاش میں تھا اور اللہ پاک نے ان کے دربار میں پہنچادیا۔ مبارک صاحبؒ جب رائیونڈی سے فارغ ہوا تو اپنا چہرہ مبارک پلٹ کر فرمایا کہ ابھی میں گھر جاؤں گا باقی باتیں عصر میں کریں

گے (عصر کے وقت کریں گے) مبارک صاحب ایک عجیب شان کے ساتھ اٹھے اور گھر روانہ ہوئے اور میں ان کے محبت کی سوچوں میں ڈوب گیا۔ مجھے ان کے ظاہری' باطنی کمالات نے حیران کردیا تھا ان کی محبت میرے اوپر اسی غالب ہوئی کہ میں خود حیران ہوگیا کہ یہ کیا ہوا۔ نماز عصر کے بعد مبارک صاحبؒ نے ختم خواجگان کا ختم شریف کیا ختم کے بعد ایک قاری صاحب نے "عم یتساءلون" کی تلاوت کی اور مبارک صاحب علیہ رحمت نے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد میں حضرت مبارک صاحبؒ کے روبرو قریب آیا میں نے عرض کی حضرت! میں آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں مبارک صاحب کے لبوں پہ تبسم آیا یہ تبسم تا مرگ میں نہیں بھول سکتا فرمانے لگے ابھی وقت کم ہے۔ عشاء کے بعد ہی بیعت کروں گا شام کا کھانا اس مبارک نے اپنے (سالکین) دوستوں کے ساتھ ایک دسترخوان پہ کھایا اور پھر اپنے دوستوں (سالکین) کے ساتھ علوم اور معارف پر کافی دیر تک بات چیت کرتے رہے۔

میں نے اولیاء متقدمین کے قصے کتابوں میں پڑھے تھے یہ میرا گمان تھا کہ اب ایسے اولیاء دنیا میں نہیں ہیں لیکن مبارک صاحبؒ کی ملاقات پر پہلے اولیاء اللہ کے حالات بھی پہچان لئے کہ اکثر ولایت صغریٰ میں تھے۔ نماز عشاء کے بعد قاری صاحب نے سورۃ ملک "تبارک الذی" تلاوت کی مبارک صاحبؒ نے دعا کے بعد فرمایا ابھی آرام کرلیں گے صبح بیعت کروں گا مبارک صاحب اٹھے گھر تشریف لے گئے اور میں سوچوں میں پھنس گیا تمام رات جاگتا رہا اپنے گناہ سامنے آئے اور اپنے آپ کو ملامت نظر آنے لگا خود کو دربار سیفی کا قابل نہ سمجھا میرے اوپر یہ خوف طاری ہوگیا کہیں اس دربار سے بے آسرا' بے سہارا نہ چلا جاؤں۔

نماز فجر کے بعد اس مہربان اور شفیق انسان نے اس گنہگار (مجھے) بندہ کو اپنے سامنے بلا کر بٹھایا اور بہت محبت کے ساتھ بیعت کیا۔ طریقہ نقشبندیہ کے پہلے پانچ اسباق یعنی قلب' روح' سر' خفی اور اخفیٰ میں مبارک نے مجھے تلقین کی اور اس طریقہ کی شاہان دستور کے مطابق مجھے توجہ کی میرے یہ لطائف اسی وقت ہی اللہ کے ذکر پہ جاری ہوئے اسی دن مبارک صاحب نے عام سالکین سے مخاطب ہو کر فرمایا

صادق مرید ہو ہے کہ اپنے آپ کو پیر کے سپرد کر دے اس کا اپنا کوئی ارادہ نہ ہو اگر پیر فرمائے رہ جائیں تو یہ رہ جاتا ہے اور اگر پیر فرمائے چلا جا تو یہ جاتا ہے میں نے اپنی بات پہچان لی میں مبارک صاحبؒ کے دربار میں رہ گیا ایک ہفتہ بعد مبارک صاحبؒ نے فرمایا کہ اب چلے جانا لیکن دیکھو دوبارہ جلدی آنا ایک دن میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو گیا کہ چھ سال سندھ باباجی کے ساتھ گزارے لیکن میرا مقصود حل نہ ہوا خدا جانے یہاں کتنے سال گزاروں گا۔ اس مبارک نے مولوی حفیظ اللہ صاحب سے فرمایا کہ مولوی صاحب لوگ دوسرے پیروں کے ساتھ عمریں گزارتے ہیں لیکن کوئی جلدی نہیں کرتا جب یہاں آجائے تو پھر بہت جلدی کرتا ہے اس بات کے بعد مبارک صاحب کے صحبت میں بڑی احتیاط سے بیٹھتا ہوں میں دربار سیفی سے گھر آیا مگر مبارک صاحب کا محبت یاد آتا تھا میں ہر وقت اسی سوچ فکر میں تھا چند بعد میں پھر مبارک صاحب کے خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس مرتبہ مبارک صاحب نے میرے لطیفہ نفس، قالب پر انگلی رکھ کر نفی اثبات میں توجہ فرمایا اور رخصت کرتے وقت مراقبات کرنے کا اجازت دے دیا۔ کچھ دن بعد میں پھر ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس مرتبہ مبارک صاحب نے اس عاجز سیاہ کار خطار کے کندھوں پر خلافت کا بھاری بوجھ ڈال دیا۔

جب میں نے طریقت کا تبلیغ شروع کیا تو میرے پرانے رائیونڈی دوست گھبرا گئے ان کا یہ گمان بھی نہیں تھا کہ محبوب علی بھی ان سے جدا ہو جائے گا ان کا یہ خیال بلکہ یقین تھا کہ یہ ہم سے خفا ہو گیا ہے۔ خامخا (خامخواہ) ایک دن رضا (راضی) ہو جائے گا۔

رائیونڈی کی زبان سے میرے مبارک کی تعریف

ایک دن دو رائیونڈی میرے جگہ پر آئے ایک عرب تھا اور دوسرا اس کے ساتھ ترجمان تھا ترجمان نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ حضرت آخند زادہ صاحب کے مرید ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے کہا کہ اکوڑہ خٹک کے مدرسہ میں میں اور احمد علی صاحب دونوں پڑھے ہوئے

ہیں۔ میں ان کے ساتھ مبارک صاحب کا دیدار کرنے کے لئے تو شہو چلے جاتے تھے اور اس نے مجھے مبارک صاحب کی بہت تعریف کی میں نے کہا (حیرانگی) تعجب کی بات ہے کہ مبارک صاحب کا دیدار کیا ہوا ہے اور مبارک صاحب کی تعریف بھی کرتے ہو (کرتے ہو) اور سید احمد علی صاحب کے ساتھ ایک جگہ سبق پڑھے ہوئے ہو اور اس کے باوجود ان جاہلوں کے ساتھ پھرتے ہو تمہارے حال پر تو افسوس کرنا چاہئے اس ترجمان کی طبیعت ذرا بگڑ گئی وہ تو یہ چاہتا تھا کہ میں ان کے پیر صاحب کی تعریف کروں گا تو یہ خوش ہو جائے گا تو پھر میں ان کو اپنی رائیونڈیت کی باتیں کروں گا لیکن خبر نہ تھا کہ رائیونڈیت میں ان اساتذہ میرے شاگرد ہیں پھر وہ دوسرے طرز سے میرے سامنے آیا (دوسرے طرز پر شروع ہوا) کہا کہ یہ مکہ مکرمہ سے آئے ہیں بہت بڑی قربانی کی ہے اگر ہم اور آپ ان کے ساتھ نصرت کر لیں تو یہ خوشحال ہو جائے گا میں نے کہا۔ مکہ مکرمہ کی بزرگی میں کوئی شک نہیں ہے لیکن گدھا طواف کرنے پر حاجی نہیں بنے گا میں نے ان سے کہا کہ لوگوں کو تو سرے سے باتیں ہیں نہیں کرو کے کے لوگوں نے تو پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو ہجرت پر مجبور کیا تھا بدر میں لڑائی بھی لڑی۔ کئی مرتبہ جنگ کے لئے مدینہ منورہ بھی گئے پھر بھی اپنی مرضی سے اسلام ایمان نہ لائے بلکہ زور اور طاقت کو دیکھا تو مسلمان ہوئے اور پھر یہ عرب جو تمہارے ساتھ آیا ہوا ہے یہ تو ابولہب کی اولاد ہے ان کا دادا بھی اسلام کا دشمن تھا اور یہ بھی اسلام کا دشمن ہے اسی لئے رائیونڈیوں کے ساتھ پھرتا ہے۔ میری اس بات پر دونوں بہت زیادہ خفا (ناراض) ہوئے کھڑے ہو گئے اور بعد سلام دعا کے رخصت ہو گئے۔

دوسرے دن ہنوں کے دلکش خان میں میرے پاس بھیجا اس کے ساتھ میرا دعا سلام رائیونڈیت کے زمانے سے تھا لیکن میرے مبارکؒ کی کرامت تھی کہ یہ ذرہ بھی منہ کھول نہ پایا صرف اتنا کہہ پایا کہ سوات آیا تھا تو آپ کو دیکھنے کے لئے بھی حاضر ہوا۔ گھڑی بیٹھا اور پھر چلا گیا مبارک صاحبؒ کی صحبت میں مجھے بہتر(۷۲) باطل فرقوں اور ان کے عقائد کی پہچان ہوئی اور اہل سنت والجماعت کے اچھے اور میٹھے عقیدہ بھی پہچان لیا پہلے میں صورت اسلام اور صورت ایمان پر تھا ان کی محبت میں اللہ تعالیٰ نے

مجھے حقیقت اسلام اور حقیقت ایمان پر مشرف کیا اور یہ مجھے عین الیقین کے ساتھ معلوم ہوا۔

مبارک صاحبؒ کے جتنے بھی اوصاف لکھوں تو کم ہیں۔ کیونکہ ان کی محبت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنی مہربانیاں کیں ہیں کہ میں اس کے لکھنے اور بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً دشمنان مصطفیٰ سے

تمت بالخیر

مترجم : صوفی عبدالحلیم حنفی سیفی